رسالہ ساؤنڈنس و ایج اسپان

طبع دوئم

گھوڑوں کا صحیح البدن یا معیوب ہونے کے لئے امتحان کرنے کا طریق مع تشخیص عمر اسپان

باتصاویر

مصنفہ

کرنیل ایچ ٹی پیز صاحب بہادر سی آئی ای

وی ڈی ایف زیڈ ایس وایف آر ایم ایس وایف

آر جی ایس وایف ایس اے وغیرہ پرنسپل پنجاب ویٹرنری کالج لاہور

جس کو

حسب ارشاد مصنف برائے استفادہ طلبائے ویٹرنری اسسٹنٹان و دیگر شائقین

لالہ پربھو لعل مترجم و ہیڈ کلرک کالج مذکور نے بزبان اردو ترجمہ کیا

سنہ ۱۹۱۶ء

گلزار محمدی سٹیم پریس لاہور میں چھپی

دیباچہ

پنجاب وٹیرنری کالج کی تعلیم کو فروغ دینے میں ہمارے آقائے نامدار کرنیل ہنری طامس پینر صاحب بہادر دام اقبالہٗ نے جو کوشش بلیغ فرمائی ہے حاجت بیان نہیں۔ سہولیت متعلمین و شائقین فن حیوانات کے لئے بہت سی کتب درسیہ مثل طبّ اسپاں و جرّاحی اسپاں عام فہم اردو زبان میں تحریر فرمائیں۔ جن کی تعلیم ازحد مفید ثابت ہو رہی ہے۔ تاہم کانفرنس انبالہ کے مقاصد کو پورا کرنے کی غرض سے صاحب ممدوح الصدر نے معالجہ اور عملیات متعلقہ امراض اسپاں کی تعلیم میں ایک رسالہ اور ایزاد فرمانا ضروری خیال فرمایا کہ جس میں وہ ہدایات اور طریقہ امتحانات درج کئے جائیں جو گھوڑے کے صحیح البدن اور معیوب ہونے سے علاقہ رکھتی ہیں۔ نیز گھوڑے کی عمر کے انفصال کے لئے بھی جو تشخیص کہ مناسب اور ضروری ہے مع تصاویر جبڑوں و ڈاڑھوں وغیرہ کی ترکیب کے سہل ترین طریق پر مندرج کی گئی ہے۔ یہ بتانا ضروری نہیں ہے۔ کہ ہمارے وٹیرنری اسسٹنٹان کو طریق امتحان صحیح البدن و عیب و ثواب و تشخیص عمر اسپاں کی کوئی مستند

کتاب نہ ہونے سے کیسی دقتیں در پیش آتی تھیں۔ کیونکہ اس معاملہ سے بلحاظ مالیت و منصب ہونے اس جانور کے ہر شخص کی دلچسپی ہے اور معقول آدمی کبھی ایسے جانور سے کار لینا پسند نہیں کرتے۔ جس میں کوئی نقص کسی طرح کا بھی موجود ہو۔ جس کے ملاحظہ کے لئے کسی پرفن و تجربہ کار بیطار کی ضرورت پڑا کرتی ہے۔ اور چونکہ وٹیری نیری اسسٹنٹ لوگ جو اس فن سے اچھی طرح ماہر نہیں ہوتے صحیح البدنی کی سند دینے میں مختلف اقسام کی غلطی کر جا سکتے ہیں۔ جس کے صلہ میں بجائے شکریہ کے بہت طرح کی قانونی گرفت میں بھی آ سکتے ہیں۔ لہذا اُس کے بچاؤ کی غرض سے یہ ضروری ہوا۔ کہ وٹیری نیری اسسٹنٹوں کے لئے ہدایت متعلقہ عیب و ثواب و تشخیص عمر اسپاں بہت اچھی طرح مشرح کر کے ایک مختصر سے رسالہ میں معہ تصاویر درج کی جائیں۔ چنانچہ حسب الارشاد جناب آقائے نامدار کرنیل ایچ۔ ٹی پیز صاحب بہادر اُن کے صادق خادم **پربھو لعل** نے اس رسالہ کو بھی مثل دیگر کتب کے جہاں تک ممکن تھا۔ عام فہم اُردو زبان میں بلا آمیزش الفاظ اجنبی و دیگر و قیق محاوروں کے ترجمہ کر کے شائع کیا +

گر قبول اُفتد زہے عز و شرف

نمبندہ

پربھو لعل مترجم طب اسپان و علم و عمل فن جراحی اسپان و رسالہ علم نباتات
و رسالہ نعلبندی و ہائی جین

رسالہ ساؤنڈنس آف اسپاں

مسمےٰ بہ

گھوڑوں کا صحیح البدن یا معیوب ہونے کے لئے امتحان کرنے کا طریق معہ تشخیص امراض اسپان

مصنفہ کرنیل ایچ۔ ٹی پیز صاحب بہادر پرنسپل پنجاب ویٹرنری کالج لاہور

مترجمہ لالہ پربھو لعل مترجم و ہیڈ کلرک پنجاب ویٹرنری کالج لاہور

ساؤنڈنس کے واسطے گھوڑے کو امتحان کرنے کا طریق

جب ہم کسی گھوڑے کا ساؤنڈنس کے واسطے امتحان کرنے کو بلائے جاتے ہیں۔ تو ہمیں سب سے پہلے اُن ساؤنڈنس کے مختلف اسباب کا پورا پورا علم ہونا چاہئے۔ کہ اُن کو کیسے معلوم کر سکتے ہیں۔ اور جب اتنا معلوم ہو جائے تو امتحان کرنے کے لئے کوئی آسان طریقہ کام میں لائیں اور ایسا کریں کہ امتحان کرتے وقت کوئی حصہ یا عضو بلا امتحان کئے چھوٹ نہ جائے۔ انگلستان میں جہاں تک گھوڑے بہت قیمتی ہوتے ہیں اور جہاں کے باشندے

اُن کے بڑے شائق ہیں۔ یہاں تک ہے۔ کہ اگر اُس جگہ گھوڑوں کا امتحان کرنے میں کسی وٹیرنیری سرجن سے سرٹیفکیٹ میں کسی قسم کی غلطی ہو جاتی ہے۔ تو ڈاکٹر موصوف پر نالش کی جا کر قیمت وصول کی جاتی ہے۔ اور ہندوستان میں بھی اگرہم یہ چاہیں۔ کہ ہم پر نالش نہ ہو۔ تو ہم کو چاہیئے۔ کہ اُن کا امتحان کرنے میں ہر ایک عیب کو جہاں تک ممکن ہو سکے ضرور معلوم کریں +

گھوڑے کے صحیح اُلبدن ہونے سے کیا سمجھنے ہو۔

اس بارہ میں بہت کچھ اختلاف رائے ہے۔ جس کے باعث بارہا مُباحثہ ہوتا رہتا ہے۔ چنانچہ بعض وٹیرنیری سرجن تو تاوقتیکہ گھوڑا بالکل بے عیب ثابت نہ ہو صحیح البدنی کا سرٹیفکیٹ ہی نہیں دیتے۔ یا اگر کسی جانور کو **ساؤنڈ** پاس بھی کریں۔ تو بہت ہی کم کرتے ہیں۔ کیونکہ ایسے بہت کم جانور ہوتے ہیں۔ جو عیب سے بالکل مبرّا ہوں۔ مگر بعض وٹیرنیری سرجن ایسے گھوڑوں کو تو پاس کر دیتے ہیں جو کارآمد اور مُفید ہوں۔ مگر اُن گھوڑوں کو جن میں کوئی عیب ہو جو قانوناً عدالت سے فیصلہ ہو کر **آن ساؤنڈنس** قرار دیدیا گیا ہو پاس نہیں کرتے پس جب کبھی ہم کسی گھوڑے کو صحیح اُلبدنی کے لئے امتحان کرنے کو طلب کئے جائیں۔ تو ہمیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس بارہ میں رائے زنی کرنے کے لئے اُس کے متعلق قانونی امور کو مدِ نظر رکھ کر رائے دیں +

آن ساؤنڈنس کی تعریف۔ اگر کسی گھوڑے کو کسی قسم کا عارضہ لاحق ہو یا کوئی ایسی ساخت جسم متغیّر ہو جائے جس سے اُس کا کارآمد ہونا کم ہوتا جا رہا ہو سیا اُس کے باعث سے کم ہو جانے کا احتمال ہو

یا اگر کسی گھوڑے میں کسی قسم کی ایسی بے قاعدہ خراب بناوٹ عاید حال ہو جائے۔ جس سے جانور مذکور مناسب طور پر اپنے مقررہ کام کے ناقابل یا کم قابل ہو جائے۔ ایسے تمام گھوڑے اَن ساؤنڈ ہوتے ہیں +

مُندرجہ بالا بیان سے تم نے معلوم کیا ہوگا۔ کہ گھوڑے کے صحیحُ البدن ہونے کا انحصار مرض کی نسبت اُس کے مُفید مطلب ہونے پر زیادہ ہوتا ہے۔ چُنانچہ ذیل کی دفعہ مُجوزہ مسٹر پارک صاحب جو بمقدمہ مسٹر پیڈل بنام یرنڈ صاحب لگائی گئی تھی۔ اس امر کو ثابت کرتی ہے۔ (دیکھو میسن اور ویلبی کی رپورٹ جلد نہم صفحہ ۶۷۰) +

اگر فی الواقع مرض لاحقہ ایسا ہو کہ جس سے مریض اپنے مقررہ کام کی انجام دہی کے لئے بیکار ہو جائے یعنی جس کام کے لئے مریض مخصوص تھا اُس میں خلل واقع ہو مثلاً اگر کسی گھوڑے کی جلد میں کوئی پُھنسی یا مسّہ ہو جائے۔ تو ضروری نہیں۔ کہ ایسا مریض اَن ساؤنڈ ہوگا۔ لیکن اگر ایسی ہی پُھنسی یا پُھوڑا وغیرہ جسم کے کسی ایسے مقام پر ہو کہ جس کے باعث زین یا ساز لگانے میں خلل اندازی ہوتی ہو۔ تو اَن ساؤنڈ ہو سکتا ہے +

ذیل میں جج بیرن پارک صاحب کی مُجوزہ اَن ساؤنڈنس کی تعریف درج کرتا ہوں۔ اگر فروخت کرنے کے وقت گھوڑے کو کوئی ایسا عارضہ لاحق ہو جائے۔ جس سے خواہ مریض کا کارآمد ہونا یا اُس کا معینہ کام کم ہوتے ہوتے وہ کسی قسم کے کام دینے کے ناقابل ہو جائے۔ خواہ ایسا عارضہ لاحق ہو کہ جس کے معمولی طور پر ترقی پکڑ جانے سے کسی وقت مریض کے مُفید مطلب ہونے میں خلل واقع ہو جانے کا احتمال ہو یا اگر

کسی گھوڑے کی (خواہ حادثہ سے یا مرض کے باعث) کوئی ساخت یا جسم متغیر ہوگیا ہو جس سے خواہ اُسی وقت یا کسی وقت بعدہٗ اُس کے ترقی پکڑ جانے سے مریض کی مخصوصہ اور معیّنہ کارآمدگی کم ہوگئی ہو یا اُس کے کم ہوجانے کا احتمال ہو۔ تو ایسا گھوڑا آن ساؤنڈ ہوگا÷

ساخت جسم کا ناقص ہونا۔ مثلاً ڈو کاٹرا ہُوا ہونا جو جانور کو موجودہ کام کے ناقابل نہیں کردیتا۔ خواہ آئندہ اُس کا باعث نقصان ہونا ہی اغلب ہو۔ آن ساؤنڈنس نہیں ہوتا۔ لیکن اگر یہ عیب جانور کے موجودہ کام میں حارج ہوتا ہو۔ تو بیشک آن ساؤنڈنس ہوگا چنانچہ لارڈ چیف جسٹس اوبنگر (ایک مقدمہ میں براؤن صاحب بنام ایلکنسٹن صاحب فرماتے ہیں۔ کہ گھوڑے کی بناوٹ کا ایسا نُقص جس سے فروخت کے وقت تو لنگ موجود نہ ہو۔ مگر آئندہ کسی وقت وہی نُقص مریض کو زیادہ لنگڑا کردینے کا باعث ہوسکتا ہو۔ تو قانوناً ناجائز قرار نہ دیا جائیگا۔ نیز صرف شکل کے خراب ہوجانے سے ہی گھوڑے کو قانوناً آن ساؤنڈ نہیں کرسکتے غرض جب تک کہ وہ صحیح سالم ہو۔ اُسے ساؤنڈ ہی خیال کرنا چاہئیے۔ مگر جب اُس کے قدم کی خرابی سے ضرب پیدا ہوجاتی ہے۔ تو بیشک آن ساؤنڈنس سمجھی جائیگی÷

پریکٹیکل ساؤنڈنس۔ پریکٹیکلی ساؤنڈ کی اصطلاح کے اگرچہ قانون میں کچھ معنی نہیں تاہم سہولیت کے لحاظ سے ایسے گھوڑے پر عاید کرسکتے ہیں۔ جس میں باوجود ایک یا دو ایسے نُقص ہونے کے بھی جن کے باعث ساؤنڈنس کا سرٹیفکیٹ تو نہ دیا جاسکتا ہو۔ مگر تاہم وہ کافی طور پر کارآمد ہونے کی قابلیت رکھتا ہو۔ لہٰذا اگر کوئی وٹیرینری سرجن کسی گھوڑے

کا امتحان کرنے میں معلوم کرے کہ گھوڑے کو تھرش یا کرب ہے یا اُس گھوڑے کے فٹلاک خفیف سے بڑھے ہوئے معلوم پڑیں۔ تو بالفرض اگر خفیف سا تھرش ہو اور ہاک یا فٹلاک کے جوڑ میں کوئی علامت حال کی سوزش کی نظر نہ آئے اور گھوڑا لنگڑا بھی نہ ہو۔ تو ہم کو چاہئے۔ کہ اگر مذکورہ گھوڑا اور ہر طرح پر ساؤنڈ ہو۔ تو سرٹیفکیٹ میں مندرجہ بالا عیوب کو بیان کرکے ہم مناسب طور پر لکھ سکتے ہیں۔ کہ گھوڑا پریکٹیکلی ساؤنڈ ہے ❖

بعض وٹیری نیری سرجن ایسے بھی ہوتے ہیں۔ کہ جو باوجود گھوڑے کے ساؤنڈ ہونے کے بھی اسی اصطلاح کو تحریر کرتے ہیں۔ جن سے یہ غرض ہوتی ہے۔ کہ اُن کے اوپر کوئی حرف نہ آوے مگر یہ نامناسب ہے۔ کسی عیب کے ضروری ہونے کی بابت فیصلہ کرنے میں ہم کو اُس کارِ معینہ کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ جس کے لئے گھوڑا مخصوص کیا گیا ہے۔ یا جو کام وہ کرتا رہا ہے۔ اور اُس کی عمر کو بھی خیال میں رکھ کر یہ دیکھیں کہ کوئی ایسی علامت تو ظاہر نہیں ہوتی جس سے سابق میں علاج ہونا ظاہر ہوتا ہو۔ مثلاً اگر کسی ایسے چار سالہ گھوڑے کو بیر ہڈی (سپلنٹ) ہو جو بظاہر کچھ عرصہ سے بیکار کھڑا رہا ہو مگر جو گاڑی میں تیز کام دینے کے لئے مخصوص تھا۔ تو ایسا نقص بہ نسبت اُس کے جو کسی گاڑی کے گھوڑے میں جو باقاعدہ کام دیتا رہا ہو پایا جائے۔ زیادہ خطرناک ہوگا۔ اسی طرح اور سمجھ لو ❖

گھوڑے کا امتحان کرنے میں وٹیری نیری سرجن کے کیا کیا فرائض ہیں۔

جب کسی گھوڑے کا امتحان کرنے لگے تو وٹیری نیری سرجن کو چاہئے۔ کہ اپنے ہی مقصد تک محدود رہے اور احتیاط رکھے۔ کہ مریض کی بناوٹ اُس کے قدم اور مطلوبہ کام کی مناسبت یا کسی

دیگر ایسے معاملہ میں جس سے ازروئے فن اُس کا کچھ تعلق نہ ہو۔ رائے زنی کرنے سے درگذر کرے۔ ہاں البتہ اگر اپنی ہی فوج کے واسطے امتحان کرنا ہو یا اگر اُس کا خریدار اہل حرفہ کی رائے اسبات میں طلب کرے تو بیشک رائے دینے میں کچھ عذر نہ کرو۔ مگر میری رائے میں اہل فن کو چاہیئے۔ کہ جو جو نُقص گھوڑے میں نظر آتے ہوں۔ اُن سب کو بیان کردیوے۔ اگرچہ اپنے سرٹیفکیٹ میں صرف ایسے نقص تحریر کرے جو گھوڑے کی ساؤنڈنس کے متعلق ہوں ✤

نمونہ سرٹیفکیٹ

صحیح اُلبدنی کے سرٹیفکیٹ میں بغرض شناخت جس گھوڑے کا امتحان کیا جائے۔ اُس کا حلیہ صاف صاف لکھو یعنی گھوڑے کی عمر۔ اُس کی اونچائی۔ اُس کا رنگ۔ نیز نشانات و داغ و تذکیر و تانیث کی بابت تحریر کرو۔ اور اُس کے تمام نُقص درج کرتے ہوئے اگر کوئی ایسا نُقص بھی ہو جو اَن ساؤنڈنس ہوسکے تو اُس کا بھی حوالہ دیدو۔ پھر اس سب کے بعد ممتحن کو چاہیئے۔ کہ اپنی رائے اس بارہ میں تحریر کرے کہ آیا گھوڑا اَن ساؤنڈ ہے یا نہیں جس کے لئے ذیل میں ایک سرٹیفکیٹ بطور نمونہ درج کیا جاتا ہے ✤

جگہ کا نام ———————

تاریخ ———————

آج میں نے حسب درخواست فلاں ———————

ایک براؤن دلیسی نسل کے اختہ گھوڑے ملکیت اسلم خاں سوداگر اسپاں لاہور کا
امتحان کیا۔ گھوڑے کی اونچائی ۱۳ - ۳ ہینڈز اور اس کی عمر جیسکہ دانتوں
سے عیاں ہے۔ پانچ سال ہے ٭

حلیہ ستارہ پیشانی (سٹار) اور اگلی بائیں پاسٹرن سفید رنگ کی
ہیں۔ مجھے اس گھوڑے میں کیپڈ ہاکس وائیں ٹانگ میں ایک چھوٹا سا
سپلنٹ معلوم ہوتا ہے۔ مگر اسپ مذکور میری رائے میں ساؤنڈ ہے ٭

دستخط ———— ڈمیری نیرین

مگر یاد رکھو کہ جانور کی قیمت اُس کے صحیح البدن یا معیوب ہونے
سے کچھ تعلق نہیں رکھتی ٭

بدعادات و دھبے وغیرہ۔ کسی قسم کی خراب عادت بلکہ وہ عادات
بھی جو مضر صحت ہیں۔ مثلاً کرب بائیٹنگ یعنی تھاں کاٹنا اور ونڈ سکنگ
یعنی ہوا چوسنا قانوناً ان ساؤنڈنس نہیں ہوتی تاوقتیکہ ان سے فی الواقع
کوئی مرض یا تبدیلی ساخت پیدا نہ ہوگئی ہو۔ اسی طرح بلیمش یعنی کسی قسم
کے دھبے وغیرہ بھی ان ساؤنڈنس نہیں ہوتے۔ تاوقتیکہ اُن سے جانور
ناکارہ ہو جائے یا اُس کے ناکارہ ہو جانے کا احتمال ہو ٭

انگلستان میں جہاں گھوڑوں کو عمدہ اصطبل میں رکھنے کا دستور ہے
گھوڑے کو اصطبل میں کھڑا رہنے کے وقت دیکھنے سے بہت حالات معلوم
کئے جا سکتے ہیں۔ برخلاف اس کے ہندوستان میں عام طور پر ایسا نہیں کیا
سکتا۔ میلے اور نمائش اسپاں کے موقع پر محکمہ ریماؤنٹ کے گھوڑوں کا امتحان
کرنے کے وقت اُن کے عیب و صواب کا فیصلہ کرنے میں بڑی مشکل درپیش
آتی ہے۔ بلکہ بعض وقت تو ہم پورے طور پر جانور کا امتحان ہی نہیں کر سکتے

مگر ہم کو چاہیئے۔ کہ ہر ایک جانور کا جو ہمارے پاس امتحان کے واسطے لایا جائے۔ حتے الامکان بہت ہی غور اور احتیاط کے ساتھ امتحان کریں اور جہاں تک ممکن ہو سکے بالکل غلطی نہ کریں +

اب میں تم کو گھوڑے کے امتحان کرنے کی بابت چند باتیں جو کپتان ہیز صاحب بہادر نے اپنی کتاب میں درج کی ہیں معہ چند ضروری تشریحات کے جن سے وہ صاف طور پر سمجھ میں آسکیں بتاتا ہوں +

جب ہمیں کسی گھوڑے کا ساؤنڈنس یا لنگ کے واسطے امتحان کرنا ہو۔ تو ہم کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جب تک گھوڑا گرم رہے امتحان شروع نہ کریں۔ کیونکہ چند امراض اور بعض قسم کی لنگ گھوڑے کے گرم ہونے کے وقت یا کام کرنے کے بعد آسانی سے معلوم نہیں کی جا سکتی۔ مثلاً نیوی کیولر ڈزیز اور اسپیوں سے پیدا شدہ لنگ کام کرنے کے بعد موجود نہیں رہتی یا بہت خفیف ہو جاتی ہے +

پس جب کوئی گھوڑا تمہارے پاس ملاحظہ کے لیئے بھیجا جائے تو اُسے کم از کم نصف گھنٹہ آرام دینا بہتر ہوگا۔ تاکہ اگر اس قسم کی لنگ موجود ہو۔ تو بآسانی دیکھی جا سکے اور نیز جانور کو اور خصوصاً اُس کے اطراف و پیروں کو بہت اچھی طرح صاف کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ بہت سے سوداگر جب اپنے خراب پیروں والے یا ایسے گھوڑوں کو جن کے پیر میں سینڈ کریک وغیرہ بیماریاں ہوں فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ تو قبل از معاینہ اُن کے پیروں کو کیچڑ وغیرہ سے بایں غرض ڈھک دیا کرتے ہیں۔ کہ اس قسم کے تمام عیب امتحان کرنے والے کی نظر سے بچے رہیں +

پس اگر کسی گھوڑے کو اصطبل میں کھڑے ہوئے دیکھنے کا موقع ملے تو ہم کو

چاہیئے۔ کہ اُس کو اُس وقت دیکھیں۔ جبکہ وہ اصطبل میں بالکل امن سے کھڑا ہو کیونکہ اِس طرح سے ہم دیکھ سکینگے۔ کہ جانور کیسے کھڑا ہوتا ہے۔ آیا کسی اپنے پیر کو پوائنٹنگ یعنی آگے بڑھا کر رکھنے کے ذریعہ آرام دیتا ہے یا نہیں اور اس طور سے ہم لیمی نائی ٹس و نیوی کیولر ڈزیز سے پیدا شدہ اور دیگر اقسام کی لنگ آسانی سے معلوم کر سکینگے۔ نیز ہم کو تھان کاٹنے یا ہوا چوسنے یا ویونگ کی علامات بھی بغور ملاحظہ کرنی چاہئیں اور چاہیئے کہ اپنی آنکھوں اور دماغ سے اصطبل میں ہونے کے وقت اُس کے انتظام کے متعلق ہر ایک بات کے دریافت کرنے میں جس سے ہر ایک طرح کے نقص معلوم ہو سکیں پُورے طور پر کام لیتے ہوئے اڑ گڑوں وغیرہ کو بھی دیکھیں کیونکہ اگر اڑ گڑے اور بلّے وغیرہ لکڑی کے ہونگے تو اُن پر کاٹنے کے نشانات جو تھان کاٹنے والے گھوڑے کے اصطبل میں ہونے چاہئیں معلوم دینگے اور نیز دیکھنا چاہیئے کہ بلّوں وغیرہ پر ایلوا یا تھار بٹول یا ہینگ وغیرہ تو لگا ہوا نہیں ہے۔ کیونکہ تھان کاٹنے والے گھوڑے کی خراب عادات چھوڑانے کے واسطے اکثر ایسا انتظام کیا کرتے ہیں۔ کبھی کبھی گھوڑے پر کریڈل یا سایڈ اسٹک بھی لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ تاکہ وہ اپنی جھول کو نہ پھاڑ سکے۔ اور کبھی کبھی ایک قسم کا گنڈہ یا تسمہ اُس کی گردن کے گرد باندھ دیتے ہیں۔ تاکہ وہ تھان کاٹنے یا ہوا چوسنے کی بدعادتوں سے بچا رہے۔ نیز دیکھنا چاہیئے۔ کہ اُس کی گردن پر تھان کاٹنے کی قسم کے نشان تو نہیں پائے جاتے علاوہ بریں ہمکو یہ بھی خیال کرنا چاہیئے۔ کہ اصطبل میں کوئی ایسی چیز تو نہیں رکھی گئی جو اُسے دولتّے مارنے سے باز رکھے ✦

اس طور پر گھوڑے کا سرسری ملاحظہ کرنیکے بعد ہم کو چاہیئے کہ جانور کو

تھان ہیں گھومانے کا حکم دیں اور اُس کی پچھلی ٹانگوں کے جھکاؤ کو اسپیون (ہڈا) اور اسٹرنگ ہالٹ یعنی سرن بلا کی علامات کے واسطے بغور دیکھنے جائیں کیونکہ اس موقع پر یہ بہت ہی اچھی طرح پر دیکھی جا سکتی ہیں۔ پھر ہم کو چاہئے کہ ایک صاف لگام چڑھا کر اُس کے جسم پر سے گردنی وغیرہ اُتار دیں۔ اور تھان ہی ہیں کھڑے کھڑے اُس کو گھما کر وہیں اُس کی آنکھیں اور نتھنوں و مُنہ کا امتحان کریں ✣

آنکھوں کے امتحان کرنے کا طریق۔ یہ تحقیق کرنے کے لئے کہ کنجنک ٹائیوا اور ممبرنیا نکٹی ٹینس تندرست بھی ہیں ہم کو حسب طریق ذیل آنکھوں کو کھولنا چاہئے۔ گھوڑے کو اچھی طرح تھپ تھپا کر اپنا ایک ہاتھ اُس کے ناک پر رکھ کر دوسرے ہاتھ کی اُنگلی اور انگوٹھے سے ڈھیلے کو خانۂ چشم میں دبا کر پلکوں کو کھولنا چاہئے۔ اس طور سے ممبرنیا نکٹی ٹینس اور بہت سے پلکوں کی اندرونی سطح دکھائی دی جائیگی۔ اب صرف آنکھوں کا امتحان کرنے کے لئے ہم کو چاہئے کہ اوّل اوّل صرف آنکھوں کی طرف غور سے دیکھیں اور اُن پر روشنی کی پوری شعاع پڑنے دیں اس طور سے امتحان کرنے پر تندرست آنکھیں صاف مُلائم اور بھری ہوئی اور آنسو یا دیگر رطوبت سے مبرا نظر آنی چاہئیں اور نہ اُن میں کسی قسم کی سوزش یا خراش ہونی چاہئے۔ اور کوئی مرض چشم یا اُس کی علامت بھی موجود نہ ہونی چاہئے۔ دیکھو بیاں امراض چشم جراحی اسپاں صفحہ ۱۵ ا تندرست آنکھوں کو روشنی بھی ناگوار نہ ہونی چاہئے جو آنکھوں کے کم و بیش چوندھیا کر بند ہو جانے اور ممبرنیا نکٹی ٹینس کی اپنی اصلی سطح سے قدرے اوپر کو اُبھر جانے سے معلوم ہو جائیگا۔ پلکیں متورم نہ ہونی چاہئیں اور نہ اُن کی کسی قسم کی سکڑی ہوئی

حالت ہونی چاہئے۔ کیونکہ یہ گذشتہ حالت پر یا ڈک انتھلمیا کی بڑی بھاری علامت ہے بلکہ میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ جب کوئی آنکھ ایک مرتبہ اس مرض کے حملہ میں گرفتار ہو چکی ہو جو کہ اگرچہ کوئی بہت عام بیماری نہیں ہے مگر اس کے حملہ سے آنکھ دھندلی کمزور اور اصلی کی نسبت چھوٹی دکھائی دینے لگتی ہے۔

دونو آنکھیں برابر ہونی چاہئیں اور کسی قسم کا زیادہ اُبھار یا گولائی یا تاریکا کا چپٹا ہونا مدنظر رکھنا چاہئے۔ نیز ہم کو یہ دریافت کرنے کی بھی کوشش کرنا چاہئے۔ کہ اِن سب باتوں کا نظر پر کس درجہ تک اثر پڑتا ہے ایک آنکھ کی بینائی کا امتحان کرنے کے لئے ہم کو چاہئے۔ کہ دوسرے خالی ہاتھ کی اُنگلیوں سے دوسری آنکھ کو ڈھک لیں مگر احتیاط رکھیں کہ ہمارا ہاتھ پلکوں کو نہ چھونے پائے۔ اور نیز ہاتھ کو اس طرح رکھو کہ اُس سے ہوا پیدا نہ ہو ورنہ قدرتی طور پر ہوا سے گھوڑا آنکھ بند کر لیگا۔ اس طور پر اگر ممکن اور دستیاب ہو سکے تو آنکھوں کو موم بتی یا چھوٹے لیمپ سے دیکھ کر امتحان کریں۔ ہم اس کام کے لئے جانور کو اندھیرے تھاں میں لے جاتے ہیں۔ کیونکہ جہاں تک ممکن ہو پتلی خوب پھیل جانی چاہئے تاکہ اندرونی خانۂ چشم اچھی طرح پر دیکھا جا سکے دیکھو کتاب جراحی اسپاں صفحہ ۶۲۷)

اگر یہ عمل کیا جا سکتا ہو۔ تو صرف ایک ہی طرف سے آنے والی روشنی مثلاً کسی دریچہ کے اوپر سے گذرنے والی شعاع سے بھی کام لیا جا سکتا ہے۔ امتحان کے وقت یہ احتیاط رکھنی چاہئے۔ کہ کسی سفید چیز مثلاً دیواروں کی سفیدی سفید کپڑے یا سفید پگڑی کا سایہ آنکھ میں ہرگز نہ پڑنے پائے ورنہ اس قسم کے عکس سے ہم موتیا بند وغیرہ کی موجودگی کے لئے غلطی کر جائینگے۔ اگرچہ عموماً آنکھ کا امتحان کرنے میں

ہم کو ایسی باریک نکتہ چینی کرنے کے لئے وقت نہیں ملتا تاہم کھلے میدان میں ہی نظر کا امتحان اچھی طرح پر کیا جا سکتا ہے۔ یعنی اس کام کے لئے کسی سیاہ ٹوپی یا سیاہ تختہ کے استعمال کرنے سے بھی آنکھ میں سفید چیزوں کا عکس نہیں پڑ سکتا اور نیز اُن کے ذریعے ہم چوندھ کو بھی روک سکتے ہیں۔ تاکہ ہم خود بھی آنکھوں کو اچھی طرح دیکھ سکیں +

موم بتّی سے امتحان کرنے میں بہت باتیں حاصل ہو جاتی ہیں یعنی یہ کہ جب کسی تندرست آنکھ کے متصّل روشنی آتی ہے۔ تو آنکھ کی پتلی سکڑ جایا کرتی ہے۔ جو روشنی کے ہٹائے جانے سے پھر پھیل جائیگی۔ اس لئے ہم دیکھ سکتے ہیں۔ کہ آیا آئرس کا کوئی حصہ لینس کے ساتھ لگتا ہے۔ یا نہیں۔ ہر ایک آنکھ کا امتحان علیحدہ علیحدہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ ممکن ہے۔ کہ ایک آنکھ ایماروس یعنی نابیناپن سے بالکل اندھی ہو گئی ہو مگر تاہم اُس کی پتلی اُس خفیف امتحان کو پیرو کر سکے جو دوسری آنکھ پر کیا جا رہا ہے گو خود اپنے اوپر روشنی کا عکس پڑنے پر اندھی ثابت ہو۔ اس قسم کا امتحان کرنے میں ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہیئے۔ کہ کارپور انگر ابھی درست ہے۔ یا نہیں۔ کیونکہ بعض وقت ایسا واقع ہوتا ہے۔ کہ اُن میں سے ایک یا زیادہ پھٹ کر آئرس سے علیحدہ ہو جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ بینائی خراب ہو جائیگی۔ قارنیہ کا احتیاط کے ساتھ امتحان کرنا چاہیئے۔ اور دیکھو کہ اُس میں کسی قسم کے داغ یا سفیدی وغیرہ تو دکھلائی نہیں دیتی اور جب ہمارے ہاتھ میں لیمپ یا بتّی ہو۔ تو ہم کو چاہیئے۔ کہ حسب موقعہ بتّی کو کبھی ایک طرف کو اُٹھا کر اور کبھی دوسری طرف کو پتلی کی طرف غور سے دیکھیں اور اگر اُس کے لینس یا کیپ سیول میں کسی قسم کا موتیا بند یا پھوڑے وغیرہ

کا داغ دکھلائی دے تو کوشش کرکے اُس کو دریافت کریں۔ لینس کی حالت کا اور زیادہ امتحان کرنے کے لئے ہم کو چاہئے۔ کہ بتّی کو آنکھ کے ایک طرف قدرے بڑھا کر شعلہ کے تینوں عکسوں کو آنکھ میں تلاش کریں۔ جو کہ اگر تندرست آنکھ ہوگی تو اس طرح دکھائی دینگے۔ کہ پہلا عکس جو بہت ہی چمکیلا ہوتا ہے قارنیہ پر اور دوسرا جو بہت بڑا ہوتا ہے۔ لینس کے سامنے کی سطح پر چمکیگا۔ اور تیسرا جو چھوٹا اور دھوندلا سا ہوتا ہے۔ لینس کے پیچھے سے اوپر کی طرف دکھائی پڑیگا اور اگر اس بتّی کے شعلے کو ایک جانب سے دوسری جانب تک آہستہ آہستہ حرکت دی جائے۔ تو پہلے دو تو عکس تو بتّی کے ساتھ ساتھ رہینگے۔ مگر تیسرا اُس کے مُقابل کی طرف چلا جائیگا۔ اور اگر کامل موتیا بند موجود ہوگا تو تیسرا عکس نظر ہی نہ آئیگا۔ لیکن اگر خفیف موتیا بند ہوگا۔ تو سفیدی کے اوپر روشنی پڑنے کے وقت تیسرے عکس کا نظارہ بند ہو جائیگا۔

نتھنوں کا امتحان۔ ہم کو چاہئے۔ کہ ہر ایک نتھنے کو کھول کر امتحان کریں۔ تاکہ اُن کی گذرگاہ کا امتحان اچھی طرح پر کیا جا سکے۔ اور دیکھا جاسکے کہ اُن کی میُوکس ممبرین کا رنگ ہلکا پیازی ہی ہے۔ جیسا کہ تندرستی میں ہونا چاہئے تھا۔ اور اگر نتھنوں میں اتفاقاً کچھ گرد یا مٹی جم گئی ہو۔ تو اُس کو دیکھ کر رنگ کے واسطے ہرگز غلطی نہ کرو۔ نتھنوں کا امتحان السر۔ اسکار۔ پالی پس۔ اور کسی قسم کے اخراج کی موجودگی کے لئے کرنا ضروری ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر دائیں نتھنے کو کھولنا ہو تو اپنا انگوٹھا اور اُس کے قریب کی اُنگلی نتھنے کے اندر داخل کرکے اُن کو چھیدانے کے ذریعہ سُوراخ کو بڑا کرکے دیکھو تو لیکریمل کنال کا منہ اصلی حالت میں دکھائی دینا چاہئے یہ نتھنے کے نچلے حصے پر ایک چھوٹے صاف کئے ہوئے سُوراخ کے موافق جو جلد

اور میوکس ممبرین میں ہوتا ہے۔ معلوم کیا جا سکتا ہے مگر اس میں آنسر کے واسطے غلطی نہ کرنی چاہئیے +

مُنہ کا امتحان۔ گھوڑے کے مُنہ کو کھول کر اُس کی عمر تحقیق کرو اور دیکھو کہ اُس کے دانت باقاعدہ ہیں یا نہیں اور نیز یہ بھی دیکھو۔ کہ اُس میں کوئی علامت مرض یا تھان کاٹنے کی تو عیاں نہیں ہوتی۔ اگر ہوگی تو دانتوں کے اگلے کناروں کے گھسے ہوئے ہونے سے معلوم ہو جائیگی۔ زبان کے امتحان کرنے میں یہ بھی دیکھنا چاہئیے۔ کہ وہ مکمل ہے یا نہیں اکثر ایسا واقع ہوتا ہے۔ کہ زبان کا کچھ حصہ کٹا ہُوا ہونے کی وجہ سے گھوڑا اپنی خوراک کو ٹھیک طور پر نہیں کھا سکتا اور نیز ہم کو دیکھنا چاہئیے کہ فرینیم مجرُوح تو نہیں ہوگئی ہے اور یہ بھی خیال کرنا چاہئیے۔ کہ منہ کے گوشے سخت تو نہیں یا اُن پر آنسر یا پُرانے آنسروں کے نشان مثلاً برساتی آنسر تو نہیں پائے جاتے۔ کیونکہ اس مقام پر برساتی کا حملہ اکثر کرکے ہو جایا کرتا ہے۔ مُنہ کو کھولنے کے لئے ہمیں بائیں طرف کھڑا ہونا چاہئیے۔ اور اپنے بائیں ہاتھ کو ناک پر رکھ کر یا نیچے کا ہونٹھ پکڑ کر دائیں ہاتھ سے زبان کو پکڑ لینی چاہئیے جو دو انگلیوں کو ہونٹوں کے درمیان رکھنے کے ذریعے کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح کہ اُن انگلیوں سے زبان کو پکڑ کر قابو رکھو تیسری اُنگلی اور انگوٹھے سے پھسلنے نہ دیں پھر زبان کو باہر نکال لیں لیکن بموقعہ میلے نمائش جبکہ ہم گھوڑے کو تھان میں ملاحظہ نہ کر سکیں تو اس کی آنکھ ناک اور مُنہ کا میدان میں ہی امتحان کریں۔ گھوڑے کا امتحان کرنے کے وقت ایک نوٹ بک اور پنسل کا پاس رکھنا نہایت دانائی کی بات ہے تاکہ ملاحظہ کرتے ہوئے تمام واقعات درج کرتے جائیں ڈھیلی باگ اور طاقت دہانہ

سے چکنی اور سخت زمین پر جاتے ہوئے جو آدمی اُس کے ہمراہ آہستہ دُلکی
جاتا ہو گھوڑے کا سر ڈھیلا رکھے اور جب گھوڑا دُلکی جا رہا ہو۔ تو اُس کی پچھلی
ٹانگوں کا قدم احتیاط سے ذہن نشین کرتے ہوئے ہر ایک جوڑ کی حرکت کو
بھی علے الخصوص گھونچ اور گابچی کی حرکت کو بہت ہی غور اور احتیاط
کے ساتھ دیکھیں۔ پھر جب وہ ہماری طرف واپس لایا جائے تب اگلی
ٹانگوں کا مُلاحظہ کریں۔ اُس وقت ہم برشنگ یعنی زیور لگنے و سپیڈی
کٹمنگ وغیرہ کے لئے اور گھُمانے کے وقت اسٹرنگ ہالٹ یعنی سرل بائی
کے لئے بھی امتحان کیا کرتے ہیں۔ اور دیکھو کہ وہ لنگڑا ہے یا نہیں اور
اُس کام کے لئے جانور کو آگے اور پیچھے کی طرف بیس یا چالیس گز تک دُلکی
کراؤ اور پیچھے سے گھُماؤ اور پھر جلدی سے دو تو بائیں اور دائیں طرف کو لوٹاؤ۔
جب چلتے وقت گھوڑے کا مشاہدہ کیا جائے تو امتحان کرنے والے کو
پیچھے اور ایک دفعہ سامنے کھڑا ہونا چاہیئے۔ نیز گھوڑے کے جانبین
کی طرف بھی کھڑا ہو کر دیکھنا چاہیئے مگر احتیاط رکھنی چاہیئے کہ جانور سے
فاصلہ پر کھڑے ہوں تا کہ ہر ایک چیز اچھی طرح نظر آئے اور میری رائے
میں گھوڑے کو بغور دیکھنے سے پیشتر اُس کو دُلکی کرانا بہتر ہو گا ورنہ
ممکن ہے کہ ہم تعصب سے ہر ایک عیب کو خواہ وہ گھوڑے کے اٹلی
لنگ کا باعث ہو یا نہ ہو عیب شمار کریں +

اوّل گھوڑے کے رنگ کو مُلاحظہ کرو پھر جنس کو کہ آیا گھوڑا ہے
یا گھوڑی یا اختہ۔ نیز دیگر خاص نشانات کو جو اُس پر دیکھے جائیں شناخت
کی غرض سے درج کر لو تا کہ اگر کسی وقت آیندہ ضرورت ہو تو تم جانور
مذکور کو شناخت کر سکو۔ یہ سب سے ضروری بات ہے کیونکہ اگر گھوڑا

لہٰذا اگر کسی خاص جانور کی شناخت کے بارہ میں کوئی جھگڑا در پیش آئے تو تمہاری نوٹ بک یا دستخطی سرٹیفکیٹ (سند) کے حوالے سے اُس کا تصفیہ ہو جائیگا۔

پہچان کے لئے نشانات یا حلیہ۔ جس گھوڑے کی پیشانی پر سفید نشان ہوئے اصطلاح میں سٹار یا ستارہ پیشانی کہتے ہیں اگر چہرے سے نیچے کلاں سفید چوڑی لکیر گزرتی ہو۔ تو بلیز کہلاتا ہے جو اگر صرف تنگ سفید لکیر ہوگی تو لیس۔ رنیچ۔ یا سٹرائک کے نام سے موسوم ہوگا۔ ناک یا بالائی لب کے اوپر بھی کبھی سفید نشان ہوتا ہے جو اکثر زیرین لب تک پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ تو ایسے نشانات کا اصطلاحی نام سنیپ ہے۔ علاوہ ان صاف و صریح نشانات کے یہ بھی درج کر دینا چاہئے۔ کہ آیا جانور کی ایڑیاں یا گامچی بھی سفید ہیں یا کیا۔ اور اگر کسی بارہ میں زیادہ صحت مطلوب ہے تو ناک کے رنگ سے اُس کا تصفیہ ہو سکتا ہے مثلاً جس گھوڑے کا جسم سیاہ ہو اور ناک اُس کا براؤن ہو۔ تو اُسے براؤن رنگ کا گھوڑا کہینگے۔ ایسے ہی جس گھوڑے کا جسم براؤن ہو مگر ناک اُس کا سیاہ ہو۔ تو سیاہ رنگ کا گھوڑا کہلائیگا۔

جب ہم نتیجہ نکال لیں کہ گھوڑا لنگڑا ہے یا نہیں تو ہم کو چاہئے کہ جانور کو ہموار زمین پر کھڑا کریں اور ایک مددگار کو اُس کے سامنے کھڑا رہنے دیں تاکہ وہ جانور کی باگ اپنے دونو ہاتھوں میں سیدھی پکڑے رکھے۔ اب امتحان کرنے والے کو چاہئے کہ گھوڑے کے گرد گھوم کر اُس کو بہت غور کے ساتھ ملاحظہ کرے اور مندرجہ ذیل باتوں کا دیکھنا بہت ضروری ہوتا ہے۔

اوّل یہ کہ گھوڑا ٹھیک اور تندرست حالت میں اندازہ سے کھڑا ہو ٭

دوم - یہ کہ ٹانگوں کی شکل ٹھیک ٹھیک ہو اور ایسے زیادہ کام دینے کے نشانات نہ پائے جائیں - جو جانور کو اَن ساؤنڈ کرنے کا باعث ہوں ٭

سوم - یہ کہ جانور کے سُم کی بناوٹ بہت عمدہ ہو (نہ بہت چھوٹے ہونے چاہئیں اور نہ بہت بڑے اور دونو کا قد بھی مساوی ہو) ٭

چہارم - اُس کے رُوئیں اور شکل سے جانور تندرست معلوم دیوے

پنجم - یہ کہ آغوش کی حرکات حسب قاعدہ قدرتی طور پر درست ہوں اور اُن کے دیکھنے سے کوئی ایسا شبہ نہ ہوتا ہو جس سے کوئی تنفس کی بیماری مثلاً دمہ وغیرہ کا احتمال یا اشتباہ ہوتا ہو ٭

ششم - یہ کہ کولے اور سُرین کی ہڈیاں شکستہ ہو جانے کے باعث نیچے نہ ہو گئی ہوں جو **ڈون اِنڈی ہپ** یا ٹیوبراسٹی آف اسکیم کے فریکچر کے باعث بھی ہو سکتا ہے اور دُم کے ورٹبرے شکستہ نہ ہوں ٭

ہفتم - یہ کہ جانور کو کرب کی مرض نہ ہو اور اُس کی نسیں نہ جھکی ہوئی ہوں اور سورشنس (نلی کا ورم) کی مرض یا دیگر امراض بھی نہ ہوں ٭

نیز یہ بھی دیکھو کہ جسم کی ہر دو سمت خوش اسلوب ہیں اور کسی جگہ بھی بدوضعی اور نامناسب تو معلوم نہیں ہوتی آنکھوں نتھنوں اور منہ کو سابق سے امتحان کر کے ہمیں چہرہ کا امتحان بھی کرنا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ اُس میں کوئی چوٹ یا بیماری سے کسی قسم کی خصوصیت تو نظر نہیں آتی خاص زنخداں میں بھی جہاں کہ کرب رہتی ہے کوئی چوٹ وغیرہ نہ ہونی چاہئے

اور کسی قسم کا استخوانی اجتماع جو ٹھیر یکچر یا کرب کی وجہ سے ہوگیا ہو نہ ہونا چاہئیے جبڑوں کی درمیانی جگہ کو معلوم کر کے دیکھو کہ اُس جگہ کے غدود متورم تو نہیں ہیں نیز دیکھو کہ پیرنکس کے اوپر کی جلد متوّرم تو نظر نہیں آتی اور ٹریکیا (ہوا کی نالی) کو دیکھو کہ اُس پر کوئی ایسا نشان تو نہیں پایا جاتا جس سے ٹریکیا ٹومی کے عمل ہو چکنے کا شبہ پڑتا ہو اور پول ایول کی بیماری کے واسطے پول (کلغی سر) کو بھی دیکھو اور کانوں اور جبڑۂ زیرین اور درمیانی گوشوں کو غدود کے بڑھ جانے کے لئے امتحان کرو اور کانوں کا امتحان کر کے معلوم کرو کہ اُن میں کسی قسم کی بیماری تو نہیں پائی جاتی۔ کریسٹ کے مقام پر جو بدرس (بدہو) تک ہاتھ پھیرو اور دیکھو کہ اُن میں کوئی زخم یا گھاؤ یا پُرانے کھرنڈ وغیرہ تو نہیں ہیں اگر عیال بائیں طرف لٹکتے ہوں تو اُس کو اوپر اُٹھا کر دیکھو کہ اُس کے نیچے گردن پر کوئی زخم تو پوشیدہ نہیں ہے۔ جو گلر وریدکے دوران کو گردن کے بائیں جانب دریافت کر کے امتحان کرو۔ اور دیکھو کہ اُس پر فصد وغیرہ کے نشان تو نہیں پائے جاتے نیز یہ بھی معلوم کرو کہ ورید مذکور میں دوران خون قُدرتی طور پر بحالت اصلی ہے یا نہیں پھر دیکھو کہ بائیں کندھے پر کسی قسم کے ساز وغیرہ کی رگڑ یا حصہ چھوٹا تو نہیں ہوگیا۔ نیز سم کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیپڈ ایلبو تو نہیں ہے۔ اور یہ بھی کہ گرفتہ گال کے نشان یا کسی قسم کے چھلے وغیرہ کے نشان تو نہیں پائے جاتے اور بائیں ٹانگ کوئی زیادہ کام کرنے کی علامت نہ ظاہر کرتی ہو اور گھٹنے پر کوئی اسٹینڈ نگ اوور یعنی اُبھار نہ ہونا چاہیئے اور پاسٹرن کے جوڑ ٹیڑھے یا بہت ڈھلوان بھی نہ ہونے چاہئیں۔ گھٹنے کو بھی چوٹ کی علامات کے واسطے امتحان کرنا چاہیئے اور کینن ہڈی کے سامنے کی طرف سوزش اور اسپلنٹ

کے لئے دیکھنا چاہئے اور فیٹ لاک کا امتحان کرنے میں ورم وغیرہ یا گولائی دیکھنی
چاہیئے اور پاسٹرن کا رنگ بون یا اسپلنٹ پاسٹرن (ٹوٹی ہوئی پاسٹرن ہڈی)
کے لئے امتحان کرنا چاہئے اور کارونٹ کے سامنے کو پیڈل بون ہیری یا پیڈل
پراسس کی بیماری یا کارونٹ کے امراض مثلاً کارونائیٹس ولائیٹس کوٹر
وغیرہ نقصانات کے لئے امتحان کرنا چاہئے۔ بعد ازاں ٹانگ کی پُشت
کو ٹوہ کر اُس کے تمام عضلات پر اپنا ہاتھ پھراویں اور اگر کوئی غیر معمولی
چیز معلوم پڑے تو بغور دیکھیں گھٹنے کی پُشت کا امتحان کر کے دیکھنا چاہئے
کہ وہ پھیٹی ہوئی تو نہیں ہے یا اُس میں کوئی بات (جس کا نام میلنڈرس
ہے) تو نہیں پائی جاتی اور گھٹنے کے زیریں حصہ کا چیک لے گے منٹ کی
موچ کے لئے امتحان کر کے پھر اپنا ہاتھ سپنسری لے گے منٹ کے اوپر
پھراؤ اور بعدہٗ پچھلی نسوں پر ہاتھ پھراؤ۔ دیکھو کہ اُن میں موچ تو نہیں آگئی
ہے اور نیز سٹے کا رِنگ بون کا امتحان کرو اور دیکھو کہ اُس مقام پر اسپلنٹ
اسپیڈی کٹنگ یا ایسے نشانات تو نہیں جس سے معلوم ہوتا ہو کہ سپیڈی
کٹنگ بوٹ استعمال کیا گیا ہے پھر پیر کو اُٹھا کر اگر ضرورت ہو تو سپنسری
لیگے منٹ اور پچھلی نسوں کو علیحدہ علیحدہ پھیلا کر دیکھو پھر اپنا ہاتھ فیٹ لاک
پر گذارو اور برشنگ یعنی نیور لگنا سپیڈی کٹ نیوراٹمی یا سے مائی ڈائی
ٹس ونڈ گالز یعنی بیضہ اُترنا یا فٹلاک کا متورم ہونا یا داغ دینے کی علامات
معلوم کرو اور پھر انفیریر سسی مائڈ لیگے منٹ کے نیچے پاسٹرن تک ہاتھ
پھیر کر دریافت کرو کہ کوئی علامت رنگ بون یا پاسٹرن کے پیچھے
لیگے منٹ کی موچ یا اوور ریچ کی تو نہیں پائی جاتی پھر ایڑی کے زیریں
مقام تک ہاتھ پھرا کر کریکڈ ہیل اور گریس کو دریافت کرو اس کے بعد ہم

کو چاہئے کہ سایہ ہوں۔ کونٹر۔ فصد اور داغ کے نشانات سیٹ کریں۔ ٹھوڑی اور
فالس کوارٹر کے پیدا ہو جانے کی جگہوں کا امتحان کریں اور دیکھیں کہ کاروٹ
اور سُم کے مقام میں کسی طرح کی گرمی تو نہیں معلوم پڑتی اور پھر سُم کا بہت
احتیاط کے ساتھ امتحان کریں اور پیر کے قد اور اُس کی شکل تو نیچی کیولڈرز
اور لیمی نائی ٹس کے واسطے دیکھتے ہوئے سیڈی ٹو کا امتحان کرنے کے لئے سُم
کے اردگرد ہتھوڑہ مار کر امتحان کریں۔ پیر کو اُٹھا کر یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ ایڑیاں
سکڑی ہوئی تو نہیں ہیں۔ نیز یہ بھی کہ اُس مقام پر تھرش یا کنیکر تو موجود نہیں
ہے۔ اور سول بھی قدرتی طور پر حالت اصلی میں ہونا چاہئے۔ اس موقعہ پر یہ بھی
دیکھ لو کہ جانور کی نعلبندی کسی خاص طریقہ میں تو نہیں ہوئی جس سے ٹرننگ
فورجنگ یا اوور ریچ وغیرہ سے بچانا مراد ہوتا ہے۔ یہ بھی دیکھو کہ اُس کے نعل ٹو یا ایڑی
پر سے زیادہ تو گھسے ہوئے نہیں ہیں بلکہ نعلوں کو اُتروا کر پیر کو کارن اور برڈ سول
کے لئے امتحان بھی کریں ؛

بعد ازاں ہم کو پیٹ کے نیچے نظر ڈال کر رانوں کے اندرونی طرف اور
قضیب یا پینس اسکروٹم یا بیمری گلینڈس یعنی حیوانہ کو ہرنیا اسکریس کارڈ
اور رگ وسار کو سیل و بیری فائی موسس و ناسور اسکروٹم کے لئے امتحان
کریں اس کے بعد پھر ہم اپنا ہاتھ ویدرس یعنی مدہو اور پُشت پر پھرا کر
دیکھیں کہ اُس مقام پر کوئی ضرب وغیرہ تو نہیں لگی ہے اور واربل یا سٹ
فاسٹ وغیرہ نقصانات تو نہیں ہیں۔ پسلیوں کو بھی فریکچر کی علامات
دریافت کرنے کے لئے ملاحظہ کر کے اپنے ہاتھ کو ہر دو کولوں کی نوک پر پھرا
کر معلوم کریں کہ کولے اُترے ہوئے یا اُس کی علامات تو موجود نہیں ہیں علاوہ
ازیں جانور کی دُم اور مقعد کو بھی دیکھیں اور معلوم کریں کہ دُم شکستہ یا جدید

کٹی ہوئی تو نہیں ۔

شمائل کے جوڑ کو بھی دیکھنا چاہیئے۔ کہ اُس میں پٹیلا کے اُتر جانے کے علامات کی نشانیاں تو نہیں پائی جاتیں اور ٹانگ کے اندر کی جانب ہاک اور اسٹیفل کے درمیان اُس مقام کو بھی جہاں ہڈی پتلی جگہ سے ڈھکی ہوتی ہے زخم اور ضربات کے واسطے مُلاحظہ کریں۔ اس کے بعد کیپڈ ہاک کرب۔ تھارو پن۔ باگ اسپیون۔ سلنڈرس۔ اور بون اسپیون۔ اور ہاک کے بیرونی جانب کسی اُستخوانی اجتماع اور بہت سی ایسی خرابیوں کے واسطے امتحان کریں جس کا بیان اگلی ٹانگ کا ذکر کرتے ہیں اوپر کر آئے ہیں۔ مگر پچھلی بائیں ٹانگ کا امتحان کرنے کے وقت ہم کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ پچھلی بائیں اور دائیں دونو ٹانگوں کا مُقابلہ کریں خاص کر موچ کے مُشتبہ گھوڑوں کی ٹانگوں کا ضرور مقابلہ کرنا چاہیئے۔ پچھلی بائیں ٹانگ کا امتحان کرنے کے بعد ہم کو چاہیئے کہ پچھلی دائیں کا امتحان بھی کریں اور پھر آگے کو بڑھتے بڑھتے سر کے اوپر امتحان ختم کریں ۔

اگلی ٹانگوں کے امتحان کرنے کا طریقہ۔ پروفیسر ولیم صاحب اپنے طلباء کو اگلی ٹانگوں کا امتحان بطریق ذیل کرنا سکھلاتے ہیں۔ اگلی بائیں ٹانگ کا امتحان کرنے میں ڈاکٹر کو چاہیئے کہ اپنے گھٹنوں کو سیدھے رکھ کر اپنا دایاں ہاتھ ٹانگ کے سامنے کی طرف نیچے تک ہلکے اور اعتدال کے ساتھ چھوتا ہُوا جلدی سے پھرا دے پھر گھوم کر اسی طور پر اپنا بایاں ہاتھ ٹانگ کے پیچھے کی طرف پھرا دے تو سپنسری لیگے منٹ جو کم و بیش ٹانگ کے مرکز میں رہتا ہے۔ ان ہر دو مرتبہ ہاتھ پھرانے میں معلوم کیا جا سکیگا اور پھر جانور کو پوتہ دوڑانے یا اُس سے بہت بھاری بوجھ کھینچوانے کے ذریعے اُس کے

تنفس کی حرکت کا امتحان بھی کر سکتے ہیں۔ اگر گھوڑے کو پوئیہ دوڑانے یا گاڑی کے کام میں لے جانے کا موقعہ نہ ہو تو گھوڑے کو غرّانے کی کوشش کرنی چاہیئے جو اُس کے دائیں جانب کو دیوار سے متصل لگانے سے کی جا سکتی ہے اور اُس وقت دہانے کو بائیں ہاتھ سے سر کے بہت متصل پکڑے رکھو اور پھر گھوڑے کے شکم کے نیچے کوئی چھڑی یا چابک کے مارنے کے بہانہ سے اُس کو ڈراؤ تاکہ وہ ناک سے غرّانے کی آواز نکالے +

پھر نعل اُتار کر سُم کو کارنس - سیڈی ٹو - سول کے نقصانات اور دیگر پیر کی بیماریوں کے واسطے امتحان کرو +

اعضاء تنفس کا ساؤنڈنس کے لئے اِمتحان کرنا۔

بہت سے امراض ایسے ہیں جو اعضائے تنفس کے ساتھ خلل انداز ہو کر اُسے مُناسب طور پر انجام نہیں پانے دیتے جس سے جانور کی دم کشی کا فعل معیوب ہو جاتا ہے یا امراض بروکن ونڈ (دمہ) رورنگ (خیرومی کرنا) وِسِلنگ (سیٹی کی آواز دینا) گرنٹنگ (غُرانا) ہائی بلوانگ اور کھنہ کھانسی وغیرہ (دیکھو بیان امراض اعضاء تنفس طب اسپاں صفحہ ۳۴۳) لاحق ہو جاتے ہیں +

پس گھوڑے کی دم کشی کے فعل کا امتحان کرنے کے لئے اُسے نرم زمین پر دُلکی یا پوئیہ چلانے کے لئے بھیج کر خوب بھگاؤ جس سے وہ جلد جلد اور گہرے سانس لینے لگے۔ اور مُلاحظہ کرنے والے کو اُس کے تنفس اچھی طرح نظر آئیں۔ اور جب کہ ملاحظہ کرنے والا خیال کرے کہ گھوڑے کو کافی طور پر بھگا چکے تو اُسے چاہیئے۔ کہ مذکورہ گھوڑے کو بھاگتا ہوا اپنی طرف آنے دے اور مستعدی سے اپنے پاس لائے تاکہ اپنے کانوں کو گھوڑے کے

نتھنوں سے لگا سکے اور اگر اُس کے تنفس میں کوئی نقص ہو۔ تو معلوم کر سکے
کیونکہ ایسی بات صرف تُواُتر تنفس اور اُس کے زور سے انجام پانے کے وقت
ہی معلوم کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ ایسے وقت اگر اندرونی سانس لینے میں
ذرا سی بھی کھُردری آواز آئے تو نامبردہ گھوڑے کو معیوب کر دینے کے لئے
کافی ہوتی ہے اسی طرح گاڑی کے گھوڑے کو بھی نرم زمین پر بھگا کر امتحان کر سکتے
ہیں مگر جب ہم اس طور سے کسی گھوڑے سے سخت محنت نہ لے سکتے ہوں
تو ہم اُس کو بطریق ذیل بھی دیکھ سکتے ہیں کہ آیا وہ غُراتا ہے یا نہیں۔ یعنی
ایک ہاتھ سے گھوڑے کی راسیں قریب سے پکڑ کر دوسرے ہاتھ میں چابک
یا لکڑی لیں اور اُس کے شکم کے نیچے مارنے کے ذریعہ اُس کو ڈرائیں تو
اس ترکیب سے اگر وہ شبروی کرنے والا (روزر) ہوگا۔ تو بہت سے حالات
میں ضرور غُرائیگا۔ اور ایسا کرتے ہوئے اگر اُس کی دائیں سمت کو کسی دیوار کے
متصل لگائیں تاکہ وہ نکل نہ جائے تو بہت اچھی طرح ملاحظہ ہو جائیگا +

پھر ہم کو چاہیئے۔ کہ گھوڑے کو کھانسی اُٹھائیں گو لیرنگس کے دباتے
شبروی کرنے والے (رورر) گھوڑے تو مشکل سے کھانستے ہیں مگر جن گھوڑوں
کو یہ عارضہ نہیں ہوتا با آسانی کھانسنے لگتے ہیں۔ نیز یہ دیکھیں کہ کھانسی کس
قسم کی ہے +

ذیل کے امراض یقینی طور پر اَن ساؤنڈنس خیال کرنے چاہئیں

۱۔ دمہ۔ دیکھو صفحہ (۴۲۰) طب اسپاں +

۲۔ نابینا پن۔ خواہ گھوڑا بالکل اندھا ہو یا کم وبیش +

۳۔ باگ اسپیون یعنی موترا۔ یہ بیماری ایک ضروری اَن ساؤنڈنس
خیال کی گئی ہے (دیکھو آرے خنٹ صاحب کا قانون اسپاں) +

اگرچہ ہیں خاص اپنے مطلب کے لئے اس کو جبکہ کسی بڈھے گھوڑے
میں کوئی چھوٹا سا اور نرم باگ اسپیون یعنی موترا ہو جس میں سوزش کی بھی کوئی
علامت نہ پائی جاتی ہو۔ اور جو کام دینے کے بعد بڑھتا بھی نہ ہو اور جانور کے
کام میں خلل انداز ہوتا ہو۔ تو ان ساؤنڈنس خیال نہیں کرتا +

۴۔ **بون اسپیون**۔ یعنی ہڈا ۔ دیکھو صفحہ (۸۱ ء) جراحی اسپاں +

۵۔ **بریک ڈون**۔ یہ اصطلاح سپنسری لیگمنٹ کی ایک یا دو
شاخوں کے پھٹ جانے کے لئے مستعمل ہے جو کسی حادثہ سے جس سے فیٹ
لاک کا جوڑ کم و بیش اتر جایا کرتا ہے پیدا ہوتی ہے۔ مگر یہ اصطلاح سپنسری
لیگمنٹ کی سخت موچ کو ظاہر کرنے کے لئے۔ زیادہ تر استعمال کی جاتی
ہے +

۶۔ **بروکن ونڈ**۔ یعنی شکستہ تنفس جیسا دمہ ہوتا ہے۔ بربانی الس
کینکر۔ کیپڈ ایلبو۔ ان امراض کو میں ہر وقت ان ساؤنڈنس خیال کیا کرتا
ہوں۔ جو خواہ کتنی ہی خفیف کیوں نہ ہوں ان کے بڑھ جانے کا ہمیشہ
خطرہ ہوتا ہے۔ کیونکہ گھوڑے کے لیٹنے کے وقت ایڑی کے دباؤ سے
یہ ہمیشہ بدتر ہو جایا کرتی ہے +

۷۔ **کیپڈ ہاک بباعث سنوویا**۔ کیپڈ ہاک کی یہ کسی قدر غیر معمولی
قسم ہے۔ جو سنوویل برسا کے بڑھ جانے سے جو ہاک کی نوک اور اس سے
لگنے والی نس کے درمیان ہوتا ہے۔ واقع ہوتی ہے اور بلکہ کبھی کبھی کیپل
سس کی بالائی ہڈیوں کے گل جانے سے ایب سس بھی بن جاتے
ہیں +

۸۔ **کیپڈنی** بھی ان ساؤنڈنس ہے +

۹- کیٹرا کٹ یعنی موتیابند خود لینس ہیں یا اس کے کیپ سیول ہیں ذرہ سی سفیدی بھی ان ساونڈنس خیال کرنی چاہئے۔ کیونکہ اس سے صرف نظر ہی کا نقصان نہیں ہوتا بلکہ اُس کا تمام آنکھ ہیں پھیل جانا بھی ممکن ہوتا ہے۔ نیز لینس پر کسی طرح کی غیر واجب گولائی جو گھوڑے کو ٹھوکا دے +

۱۰- **اسکرس کارڈ کی مرض**۔ دیکھو جراحی اسپاں صفحہ (۵۵۸) +

۱۱- **کارنس کی مرض**۔ دیکھو جراحی اسپاں صفحہ (۲۷۵) +

۱۲- **کھانسی**۔ اس سے خصوصاً مرض کے وقت گھوڑا عموماً ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کو بھی ہمیشہ ان ساؤنڈنس خیال کرنی چاہئے۔ نیز جانوروں ہیں امراض اعضائے تنفس کے بعد بھی یہ وقوع میں آسکتی ہے کھانسی خود کوئی بیماری نہیں۔ بلکہ ہوا کے گذرگاہوں ہیں یا اُن کو پرورش کرنے والے اعصاب ہیں خراش کی موجودگی کی ایک علامت ہوتی ہے اگر یہ خراش عرصہ تک جاری رہے۔ جس سے جانور متواتر طور پر کم و بیش کھانستا رہے۔ تو ایسا گھوڑا ان سائونڈ ہوگا اور ایسی ان سائونڈنس کا سبب خراش کا جاری رہنا خیال کیا جائیگا۔ اگرچہ یہ خراش اور جیسی کہ دانت نکلنے کے وقت ہُوا کرتی ہے۔ تندرست اور قدرتی ترتیب کی علامت بھی ہوسکتی ہے جو کہ ایسی خراش ہو۔ تو جانور کے مُفید ہونے ہیں کچھ نقصان وہ نہیں ہوتی +

۱۳- کرب بھی ان ساؤنس ہے۔ جراحی اسپاں صفحہ (۸۳۱) +

۱۴- **ڈاکنگ** سے زخم پیدا ہوگئے ہوں تو اُس کو بھی تاوقتیکہ زخم مُندمل نہ ہو جائیں اور آئندہ خطرناک نتائج مثلاً ٹیٹنس وغیرہ کا جو اس اپریشن کے بعد ہوسکتی ہیں خطرہ رفع نہ ہو ساؤنڈ پاس نہ کرو +

۱۵۔ ڈوون ان دی ہپ۔ یعنی جس گھوڑے کے کولے نیچے ہوں وہ بھی ان ساؤنڈ ہوتا ہے +

۱۶۔ ابیلے فین ٹائیمس +

۱۷۔ امراض چشم۔ جراحی اسپاں صفحہ (۶۱۵) +

۱۸۔ فالس کوارٹر۔ صفحہ (۷۰۸) +

۱۹۔ فارسی۔ طب اسپاں صفحہ (۶۸۵) +

۲۰۔ فسیچیولس وبدرس +

۲۱۔ لیمی نائی ٹس۔ جراحی اسپاں صفحہ (۶۹۰) +

۲۲۔ گلینڈرس۔ طب اسپاں صفحہ (۶۸۵) +

۲۳۔ گریس۔ طب اسپاں صفحہ (۱۵۳۸) +

۲۴۔ ہرنیا۔ جراحی اسپاں صفحہ (۴۹۷) +

۲۵۔ جانڈس یعنی یرقان۔ طب اسپاں صفحہ (۳۲۷) +

۲۶۔ فلی بائی ٹس یعنی جگلر وریدکی سوجن۔ جراحی اسپاں صفحہ (۶۲۹) +

۲۷۔ گمری۔ دیکھو طب اسپاں صفحہ (۳۸۳) +

لنگ کو پیدا کرنے والے امراض

۱۔ سائڈبون۔ جراحی اسپاں صفحہ (۶۷۲) +

۲۔ لمفن جائی ٹس۔ طب اسپاں صفحہ (۴۳۰) +

۳۔ سیلنڈرس +

۴۔ مینج یعنی خارش۔ طب اسپاں صفحہ (۵۰۹) +

۵- میلانوسس +

۶- پیریاڈک افتھلمیا- جراحی اسپاں صفحہ (۶۳۸) +

۷- نیزل گلیٹ +

۸- نیوی کیولرڈو زیز- جراحی اسپاں صفحہ (۶۷۸) +

۹- نیورامی- جراحی اسپاں صفحہ (۶۲۸) +

۱۰- فیشیل پیرالی سز یا چہرہ کا فالج- طب اسپاں صفحہ (۲۸۰) +

۱۱- کمر کا فالج +

۱۲- پول ایول- جراحی اسپاں صفحہ (۲۳۳) +

۱۳- پیومسڈ فیٹ +

۱۴- کوئیڈنگ دی فوڈ- یعنی خوراک کو اوگل دنیا بھی ایک قسم کی اَن ساؤنڈنس کی علامت ہے جو خوراک کے نگلنے میں ہارج ہوا کرتی ہے +

۱۵- کوئیٹر- جراحی اسپاں صفحہ (۳۴۷) +

۱۶- رومی ٹیزم- یعنی وجع المفاصل- اگر کوئی گھوڑا مرض روماٹیزم میں مبتلا ہو تو اُس کو بلاشبہ ان ساؤنڈ پاس کرنا چاہئے +

۱۷- رنگ بون- خواہ ٹرو رنگ بون یعنی اصلی چکر اول ہو یا فالس یعنی جھوٹی انساؤنڈنس ہی ہوتی ہے- کیونکہ اُستخوانی بڑھاؤ جوڑونس- یا لیگیمنٹ کے واسطے ہمیشہ ہی بہت خطرناک ہوتا ہے- اور اُس کے بڑھ جانے کا بھی ہمیشہ اندیشہ رہتا ہے +

۱۸- رنگ وارم +

۱۹- رورنگ +

۲۰- سلنڈرس +

۲۱- سینڈکریک +

۲۲- سیڈی ٹو +

۲۳- سس مائی ڈائی ٹس +

۲۴- شارٹ سابٹ - یعنی اُفق نظری کا کم ہونا +

۲۵- ویبسٹڈ شولڈرس - یعنی لاغر شانہ +

۲۶- اسپیرین - یعنی سب اقسام کی موچ - دیکھو جراحی اسپاں صفحہ (۷۹۲) +

۲۷- اسٹرنگ ہالٹ - یعنی سرن باء طب اسپاں صفحہ (۴۹۲) +

۲۸- تھک ونڈ +

۲۹- تھرش +

۳۰- ولائی گٹس +

۳۱- وہسلنگ +

۳۲- ورم آف دی آئی یعنی آنکھ میں کرم ہو جانا +

۳۳- فسچولس ویدرس +

عیب ہائے جو ان اساؤنڈنس کے لئے ضروری خیال کرنا چاہئیں

عیب ہائے مندرجہ ذیل تاوقتیکہ کچھ خصوصیت کے ساتھ واقع ہوں حسب حالات مرض کبھی تو ان ساؤنڈ ہو سکتے ہیں اور کبھی نہیں مثلاً لحاظ اپنی خاصیت اور موقع اور جانور کی عمر اور نیز اس کام کے لحاظ سے جو کرنا پڑتا ہے خیال کرنے چاہئیں +

۱۔ بروکن نیز یعنی گھٹنے کی شکستگی۔ اس قسم کا حادثہ زخم یا ضرب کے مندمل ہو جانے کے بعد کبھی تو آن ساؤنڈنس خیال کیا جاتا ہے اور کبھی نہیں۔ اگرچہ عموماً گھٹنے پر ذرا سے نشان سے بھی گھوڑوں کی بازاری قیمت گھٹ جاتی ہے۔ خواہ مذکورہ حادثہ سے اس کے منصبی مطلب ہونے میں ذرا بھی فرق نہ آیا ہو۔ ایسے مریض کی بابت صرف یہ ضروری ہوگا۔ کہ سرٹیفکیٹ میں بروکن نیز کی موجودگی کا ذکر کیا جائے۔ رہا یہ سوال کہ آیا گھوڑا صحیح البدن ہے یا نہیں یا یہ کہ کس طرح شکستگی عمل میں آئی چنداں ضروری نہیں۔ ہاں البتہ اگر گھوڑے کا قدم بہت معیوب ہو کہ وہ لغزش کھاتا ہو۔ تو بیشک ساؤنڈنس کا سرٹیفکیٹ نہیں دینا چاہیئے۔ بعض دفعہ جبکہ کسی سوراخ وغیرہ میں پاؤں دھس کر گھوڑے گر جاتے ہیں تو وہ خود قصوروار نہیں ہوتے لہٰذا اس کا انحصار بہت کچھ گھوڑے کے قدم پر اور اس بات پر ہوگا کہ آیا ضرب ایسی شدید تو نہیں ہے جو گھٹنے کو ہمیشہ کے لئے کمزور کر کے اس کے قدم کو معیوب بنا دے۔

غرض ان ہی باتوں پر گھوڑے کو ساؤنڈ یا آن ساؤنڈ کرنا چاہیئے اگر اچھی طرح پر محنت سے آزمائش کر لینے پر بھی اس قسم کی کمزوری کی کوئی علامت نہ معلوم کی جا سکے اور اگر قدم اچھا ہو۔ اور ضرب خفیف ہو تو ہم گھوڑے کو ساؤنڈ پاس کر سکتے ہیں۔ مگر اس کی موجودگی کا ذکر سرٹیفکیٹ میں ضرور کر دینا چاہیئے۔ اور ویٹرنری اسسٹنٹوں کو بروکن نیز کی حالت میں صحیح البدنی کا سرٹیفکیٹ بہت ہی احتیاط سے دینا چاہیئے۔

۲۔ برشنگ۔ اس زمرہ میں سپیڈی کٹ۔ برشنگ یعنی ٹیونگنا

ٹریڈ یعنی پیر پر پیر پڑنا۔ اور اوور ریچ وغیرہ شامل ہیں۔ ایک مقدمہ از جانب
ڈیکسن بنام مسٹر فالبیٹ مورخہ ۲۵۔ جولائی ۱۸۳۳ء (دیکھو صفحہ ۲۲۹ موڈی
ورانبسن کی رپورٹ جلد دوم) +

اس مقدمہ میں مذکورہ گھوڑے کو ساؤنڈ پاس کرایا تھا۔ مگر وہ فوراً
ایک ماہ گاڑی میں جوتا جانے کے بعد اَن ساؤنڈ کر کے واپس کیا گیا اور بیان
لیا گیا تھا۔ کہ جانور مذکور اُس وقت نیور لگنے کے باعث اَن ساؤنڈ تھا مگر
اس بارہ میں کہ آیا فروخت کے وقت بھی یہ اَن ساؤنڈنس موجود تھی یا بعد
میں کسی حادثہ سے پیدا ہو گئی ہے۔ ایک بڑا معرکہ کا ثبوت موجود تھا چنانچہ
ایک وٹیری نیری سرجن کو بلایا گیا۔ جس نے یہ رائے دی کہ یہ لنگ حال ہی کی
پیدا شدہ ضرب کے باعث وقوع میں آئی ہے۔ کیونکہ پرانے برشنگ
کا کوئی نشان موجود نہ تھا۔ نیز اُس نے یہ بھی کہا کہ گھوڑا مذکور ایسا خراب
بناوٹ کا جانور ہے۔ کہ اُس کی اگلی ٹانگیں باہر کو مڑی ہوئی ہیں جس سے
وہ نیور لگنے اور مرض میں مبتلا ہوئے بدون سخت کام کر ہی نہیں سکتا۔
تب جج صاحب نے فرمایا کہ کوئی گھوڑا صرف بدوضعی کے باعث اَن ساؤنڈ
نہیں ہو سکتا۔ بلکہ تا وقتیکہ کوئی ضرب موجود نہ ہو ہمیشہ ساؤنڈ ہونا چاہئے۔
اور جبکہ قدم کی خرابی سے ضرب عائد حال ہوئی ہو۔ تو ایسی ضرب ضرور
اَن ساؤنڈ ہونی چاہئے +

پس میں خیال کرتا ہوں کہ اگر کسی جانور کے نیور لگنے کے نشان
پائے جائیں اور اُس کا قدم ایسا ہو کہ سامنے کے پاؤں بہت ملا کر چلتا ہو
یا اگر وہ اپنے ٹو کو زیادہ موڑتا ہو تو اَن ساؤنڈ کر دینا چاہئے۔ حالانکہ اُس کا قدم
درست اور اچھا صاف ہو اور نشانات یا نشان بھی خفیف ہوں تو ساؤنڈ

پاس کیا جا سکتا ہے۔ مگر میں ایسے کسی گھوڑے کو ساؤنڈ پاس نہ کرونگا جسے خاص قسم کی نعلبندی یا بوٹ وغیرہ ضرب سے محفوظ رہنے کے لئے درکار ہو +

۳۔ کیپڈ ہاک۔ یہ مرض تاوقتیکہ باعث لنگ نہ ہو۔ اَن ساؤنڈنس نہیں ہے۔ اور عموماً گھوڑے کی ہاک کی نوک کے کسی سخت چیز سے ٹکر کھاتے رہنے سے پیدا ہو جاتا ہے اکثر کرکے یہ بیماری اُن گھوڑوں میں پائی جاتی ہے جو خواہ گاڑی میں جوتنے کے وقت یا اصطبل میں کھڑے رہنے کے وقت دولتّی مارنے کے عادی ہو جاتے ہیں اور جب یہ بڑی ہوتی ہے۔ تو نظر نہیں آیا کرتی اور جانور کی قیمت گھٹا دیتی ہے۔ اس کا بڑھاؤ اگر چھوٹا ہو۔ اور اُس میں کسی قسم کی سوزش کی علامت بھی نہ پائی جاتی ہو۔ تو اَن ساؤنڈنس نہیں ہوتا۔ کیونکہ اِس قسم کی کیپڈ ہاک کی بیماری گھوڑے کے مُفید ہونے میں خلل انداز نہیں ہُوا کرتی +

۴۔ چیپڈ ہیلس۔ یعنی ایڑیوں کا پھٹ جانا +

۵۔ کنٹرکشن آف دی فوٹ۔ یعنی پیروں کا سُکڑا ہُوا ہونا۔ کنٹرکٹڈ فوٹ کی اصطلاح اُس سُم پر عاید ہو سکتی ہے۔ جس کے اطراف بمقابلہ طول کے اپنے اصلی قد کی نسبت تنگ ہوں۔ اگر سُم ایڑیوں کی طرف سے سُکڑا ہُوا ہو۔ تو گھوڑے کو کنٹرکٹڈ ہیل والا گھوڑا کہتے ہیں اور اگر پیر کی بناوٹ تو اچھی ہو۔ مگر وہ اپنے مقابل کے دوسرے پیر کی نسبت چھوٹا ہو تو اصطلاح میں اُسے آڈ فیٹ والا گھوڑا کہتے ہیں۔ جس جانور کے دونو پیر اُس کے برابر قد والے جانور کے پیروں کی نسبت چھوٹے ہوں تو ایسے جانور کے پیروں کے لئے کنٹرکٹڈ کی بجائے اسمال یعنی

کوتاہ کی اصطلاح مستعمل کی جاتی ہے۔ بعض گھوڑے کے پیر قدرتی طور پر خچر کے پیروں کی مانند تنگ ہوتے ہیں۔ لہٰذا ایسے گھوڑے کو اَن ساؤنڈ نہیں خیال کرنا چاہئے۔ بشرطیکہ جانور کی چال اور رفتار برابر اور آزاد ہو اور کوئی بیماری کی علامت بھی ظاہر نہ ہوتی ہو۔ قدرتی طور پر چھوٹے پیروں کی بابت بھی جو یکساں قد کے ہوں یہی خیال کرنا چاہئے۔ پیر کے سکڑاؤ کی مریض حالت عموماً نیوی کیولر بیماری کے نتیجہ سے ہو جایا کرتی ہے۔ جس سے گھوڑا قریباً ہمیشہ کے لئے اپنے ٹو کے بل چلنے کا عادی ہو جاتا ہے۔ اور جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اُس کی پچھلی بناوٹیں کم وبیش ناکارہ ہو جاتی ہیں۔ سابق میں سکڑاؤ کو اَن ساؤنڈنس کا سبب خیال کرتے تھے۔ اور اُس کا نتیجہ خیال نہیں کرتے تھے۔ گھوڑے کے اپنے ٹو کے بل چلنے سے اور ایڑیوں کے بہت زیادہ لمبے ہو جانے سے اور خراب نعلبندی سے اور بار و فراگ کو کاٹ ڈالنے کی عادت سے خاص کر کے ایڑیاں سکڑ جایا کرتی ہیں اور سکڑی ہوئی ایڑیوں کے ساتھ تھرش کی بیماری بھی اکثر کر کے دیکھنے میں آتی ہے یہ بیان کرنا ضروری نہیں ہے۔ کہ کوئی طبیب حیوانات کسی ایسے جانور کو جس کے پیر نابرابر یعنی آڑا سکڑے ہوئے ہوں ساؤنڈنس کا سرٹیفکیٹ خوشی سے دیگا۔

۵۔ **قارنیہ پر چوٹوں کا پا جانا**۔ قارنیہ حوادث سے بہت کر کے زخمی ہو جایا کرتی ہے۔ جبکہ اوّل اول تو اُس کا داغ نیلگوں ہوتا ہے مگر بعدہٗ سفید رنگ کا ہو جاتا ہے اس امر سے ہم زخم کے پیدا ہونے کے بعد جو وقت گذرتا ہے۔ اُس کی مدّت معلوم کر سکتے ہیں۔ آنکھ میں سے کیڑا نکالنے کے لئے جو ایچ بش کیا جاتا ہے۔ اُس میں بھی قارنیہ زخمی ہو جایا

کرتی ہے۔ کسی قسم کی سفیدی جب زیادہ جگہ گھیر لیتی ہے۔ یا جب ایسے موقع پر واقع ہو کہ مخل نظر ہوتی ہو۔ تو ان ساؤنڈنس کا سبب خیال کرنی چاہئے۔

۷۔ **کریکیڈ ھیل**۔ ساؤنڈنس کے سوال کے بارہ میں اگر ہم کریکیڈ ھیل۔ اور گریس کے امراض میں بہت فرق نہ کر سکیں تو چنداں مضائقہ نہیں کیونکہ اگر کریکیڈ ھیل کا بیمار غلطی سے گریس کا تشخیص ہو جائے۔ تو وہ بلاشبہ ان ساؤنڈ ہی ہوگا۔ لیکن اگر گھوڑے کی ایک یا چاروں پاسٹرن کی پشت پر خفیف سا کھردرا پن یا چند کھرنڈ پائے جائیں تو ایسے جانور کو پاس کر دینا چاہئے۔ مگر جس جانور کے مریض حصہ کی عام سطح پر سوزش بھی ہو خواہ جلد پھیلی ہوئی ہو یا نہ ہو تو ایسے گھوڑے کو ان ساؤنڈ خیال کرنا چاہئے۔ کیونکہ ایسی حالت کا رفع ہونا اکثر مشکل ہوا کرتا ہے۔ اور اس سے مریض جانور کو بہت دقت درپیش آیا کرتی ہے۔ کہنہ امراض میں تو ممکن ہے کہ جلد کے شگاف ظاہرا اچھے ہو جائیں۔ لیکن جب حصہ موٹا ہو جاتا ہے۔ یا اس میں سوزش ٹھہر جاتی ہے۔ تو جلد کا ذرا سے صدمہ سے بھی پھر مجروح ہو جانا بہت اغلب ہوا کرتا ہے۔ اگر جلد بالکل نرم اور نازک ہو گئی ہو یا سابق کی سوزش کے حملوں سے اس پر داغ موجود ہوں۔ تو چونکہ جانور سے تیز کام لئے جانے کے وقت اس جلد کے بہت زیادہ اور متواتر جھکنے سے تیز ہلکے کام کی نسبت اس میں ٹھنڈ لگ جانے کا زیادہ اندیشہ ہونے سے بھی اس مرض کے عود کر آنے یا زیادہ بڑھ جانے کا حسب حالات موقع ہمیشہ زیادہ اندیشہ ہوتا ہے۔ ریشہ دار ٹیشو جو کھرنڈ اتر جانے کے بعد سفید داغ کی شکل میں رہ جاتے ہیں ان میں تندرست اور غیر مجروح جلد کی سی لچک اور ملائمت نہیں رہتی۔ بلکہ بہت کم ہو جاتی ہے۔ علاوہ بریں

جب جلد میں سوزش ہو جاتی ہے - تو اُن کی پرورش اگرچہ روغن پیدا کرنیوالے
غدود سے پیدا شدہ چکنے عروق سے ہوتی ہے مگر بہت کم ہوا کرتی ہے اور اُس
وقت میں یہ حصّہ سخت اور متواتر جھکاؤ کے اثر کو برداشت کرنیکے قابل نہیں رہتا ؛

۸- کریب بائیٹنگ یعنی تھان کاٹنا و ونڈسکنگ یعنی ہوا چوسنا - یہ عادات قانوناً عیب شمار کی گئی ہیں - مگر اُن ساؤنڈنس نہیں جیسا کہ مسٹر اسکو فیلٹ بنام راپ کے مقدمہ میں ای ورانسن کی رپورٹ جلد اول صفحہ ۱۰۲ سے واضح ہوگا - جو ایک گھوڑے کی بابت اس طرح مندرج ہے - کہ گھوڑا صحیح البدن اور عیب سے مبرا تھا اور مدعی کا دعوےٰ یہ تھا - کہ نامبردہ گھوڑا تھان کاٹنے والا اور ہوا چوسنے والا ہے آخر مانا گیا - کہ تھان کاٹنے اور ہوا چوسنے کے عادات عیب تو ہیں - مگر اُن ساؤنڈنس نہیں کیونکہ وولٹا مارنے کی موافق یہ عادت مزاج کی خرابی نہیں ظاہر کرتی بلکہ اغلب ہے کہ ایسی عادت مُضر صحت ہو کر جانور کے مُفید مطلب ہونے میں بھی خلل انداز ہوں - لہٰذا جج صاحب کی رائے میں ان عادات کے واسطے وائس یعنی عیب کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے اور یہ امر کہ گھوڑا کریب بائٹر یعنی تھان کاٹنے والا ہے - ہمیشہ سرٹیفکیٹ میں درج کر دینا چاہئے ؛

۹- کٹنگ - جیسے اسپیڈی کٹ اور برشنگ وغیرہ کے ؛

۱۰- اکزیما - جو کہ ایک جلدی بیماری ہوتی ہے دیکھو طب اسپاں صفحہ ۵۷۴

۱۱- برٹیل فیٹ - یعنی سول کا کمزور ہونا ؛

۱۲- فیلڈ لیگس - یعنی کام سے ٹانگوں کا پھول جانا - اگر کسی
بڈھے گھوڑے کی ٹانگیں کام کرتے کرتے کسی قدر پُر ہو گئی ہوں یا کسی قدر

شکستہ حالت میں ہوں۔ تو یہ نقص اُس کے اَن ساؤنڈ کرنے کے لئے کافی نہیں ہے بشرطیکہ اس نقص سے جانور کے کار آمد ہونے میں کچھ خلل نہ واقع ہوتا ہو جو اس طرح پر معلوم کیا جا سکتا ہے۔ کہ ٹانگوں کی ساخت میں کسی قسم کی گرمی یا نرمی خلاف قاعدہ قدرتی نہ ہونی چاہیئے اور نسیں اور لیگے منٹس کا ہموار ہونا پورے طور پر تحقیق کر لینا چاہیئے۔ اور اگر ٹانگیں خفیف سی پُر ہوں تو یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ کسی قسم کی مزاجی بیماری یا کمزوری کے سبب سے تو ایسا نہیں ہوا۔ جب کسی بچھیرہ میں زیادتی کام کی علامت پائی جائے۔ تو اس قسم کا کیس بہت مختلف ہوتا ہے۔ ساؤنڈنس کے تمام اس قسم کے سوالات ٹانگوں کے پُر ہونے یا شکستہ ہونے کی بابت قدرتی طور پر صرف امتحان کرنے والا طبیب حیوانات ہی اچھی طرح فیصل کر سکتا ہے۔

۱۳۔ داغ دینے کے نشانات۔ بعض گھوڑے والے احتیاطاً اپنے بچھیروں کی ہاک پر داغ دینے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ یعنی جب اُن کو اپنے بچھیروں کی ہاک کمزور معلوم پڑتی ہے تو اُس پر داغ دے دیا کرتے ہیں۔ باشندگان عرب و دیگر مشرقی ملکوں کے باشندے داغنے کے مختلف علاج کرنے میں اُنھیں بہت ہی غیر معین طور پر استعمال کیا کرتے ہیں۔ جن میں سے چند مثلاً گرمی کے لئے ایک عارضی قسم کا داغ دیتے ہیں۔ تمام حالات میں جہاں ہمیں داغنے کا نشان نظر آئے ہم کو چاہیئے کہ اُس موقع کا امتحان دوچند کوشش سے کریں اور دیکھیں کہ اس مقام پر کوئی ایسا نقص موجود تو نہیں ہے۔ جس سے جانور کے ساؤنڈ ہونے میں فرق آتا ہو۔ اگر تحقیقات کرنے سے ہمیں کوئی نقص نظر نہ آئے تو صرف داغ کے نشان ہی سے جانور کو اَن ساؤنڈ نہ کر دینا چاہیئے کیونکہ

اس قسم کے داغ کسی جانور کو ان ساؤنڈ کر دینے کے زمرہ میں شامل نہیں ہیں +

۱۴- زین اور ساز سے پیدا شدہ زخم- اگر ایسے حصے ہیں جہاں زین اور ساز وغیرہ رکھے جاتے ہوں۔ زخم ہو جائیں۔ تو ان ساؤنڈنس کا باعث ہونگے۔ مگر دوسرے حصوں کے زخم ان ساؤنڈنس نہیں ہوتے +

۱۵- گرنٹنگ یعنی گُڑگُڑ کرنا۔ اس کے اوپر بہت مباحثہ ہو چکا ہے اور جہاں تک میں دیکھ سکتا ہوں گھوڑے کا گڑگڑانے والا ہونا کسی طرح سے ایسا ثابت نہیں ہوتا۔ کہ جانور کو ان ساؤنڈ کر دے۔ کیونکہ اب تک یہ نہیں دیکھا گیا کہ گرنٹنگ کسی مرض یا ساخت کے بدل جانے یا بدوضعی سے پیدا ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ سچ ہے۔ کہ گڑگڑانے والے گھوڑے کی بابت بہ نسبت معمولی گھوڑے کے شیردمی کرنے کا بہت زیادہ گُمان رہتا ہے +

پس ہم ایسے گڑگڑانے والے گھوڑے کو تو صرف اسی باعث سے ان ساؤنڈ نہیں کر سکتے۔ بلکہ کسی بظاہر تندرست گھوڑے کو جس کے والدین شیردمی کرنے والے ہوں ناپسند کر سکتے ہیں +

۱۶- اسپلٹ ہوف یعنی شکستہ سُم۔ اس کا انحصار ضرب کی وسعت اور اس بات پر ہوتا ہے۔ کہ آیا ضرب مذکور جانور کے مُفید ہونے میں بھی خلل انداز ہوتی ہے یا نہیں +

ہرپیس یعنی ایک قسم کا جلدی مرض +

اسکیم اور ٹیوبراسٹی کا فریکچر۔ سارٹیفکیٹ کے اندر یہ عیب

ظاہر ضرور کر دینا چاہئے +

۲- بڈفیور- دیکھو طب اسپاں صفحہ (۵۳۹)

۳- نٹل ریش- یعنی چھپاکی +

۴- آڈ فیٹ- یعنی سُکڑا ہُوا پیر +

۵- بیرٹ مائوتھ- یہ بلحاظ کمی بیشی کے اَن ساؤنڈنس بھی ہوسکتا ہے- اور کبھی نہیں بھی ہوتا +

۶- پرور آئگو- جلد کا مرض- دیکھو ہارنس گالس +

۷- ریٹ ٹیلس- جلد کا مرض +

۸- نن پیری سائی ٹک رنگ وارم +

۹- سٹ فاسٹ- جب سٹ فاسٹ ایسے موقع پر ہو- (جیسا قریبًا ہمیشہ ہوسکتا ہے) کہ رسّی وغیرہ کے لگنے سے اُس میں خراش ہوجانے کا اندیشہ ہو- تو ایسے سٹ فاسٹ کو اَن ساونڈ خیال کرنا چاہئے +

اِمراض جلد اور زخم

۱- ویک سول- جب یہ حالت کسی مرض کا نتیجہ ہو تو اَن ساؤنڈنس ہوتی ہے مگر جب صرف معمولی عیب کے طور پر ہو اور باعث لنگ بھی نہ ہوتی ہو- تو اَن ساؤنڈنس خیال نہیں کرنی چاہئے- صرف سول کی عیب دار بناوٹ جو فروخت کرنے کے وقت لنگ نہ پیدا کرتی ہو میری رائے میں انساؤنڈنس نہیں ہوتی +

۲- سور شنس- اِس قسم کا اُستخوانی اجتماع تاوقتیکہ بہت ہی پھیلا ہُوا

نہ ہو سوزش کے رفع ہونے کے بعد کبھی جانور کے مفید ہونے میں دخل انداز نہیں ہوتا +

۳۔ سپیڈی کٹ +

۴۔ **اسپلنٹ** ۔ اگر اسپلنٹ یعنی بیرڑھی بن گئی ہو۔ جو گھٹنے سے اچھے فاصلہ پر ہو اور نسوں یا لیگےمنٹس یعنی رباط یا دوسری ٹانکوں کے فارم کے ساتھ خلل انداز نہ ہوتی ہو۔ تو ان ساؤنڈنس نہ سمجھی جائیگی۔ بشرطیکہ وہ باعث لنگ بھی نہ ہو۔ اور گھوڑا کم از کم چھ سالہ ہو۔ لیکن اگر گھوڑا ابھی چھوٹا ہی ہو اور زیادہ کام نہ کرتا ہو اور اگر وہ گاڑی میں تیز کام کرنے کے لئے مطلوب ہو۔ تو اندیشہ ہے کہ ایسا اسپلنٹ باعث لنگ ضرور ہوگا +

مسٹر مارگیٹس بنام مسٹر رائٹ کے مقدمہ سے (دیکھو ہوڈی اسکاٹ کے مقدمات دربارہ عام اپیل جلد اول صفحہ ۲۲۲) یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سپلنٹ یعنی بیرڑھی والے گھوڑے کو اس وقت ساؤنڈ بھی کر سکتے ہیں۔ جبکہ اجتماع استخوانی چھوٹا سا اور ایسے موقع پر ہو کہ اس سے لنگ پیدا ہو جانے کا گمان نہ ہوتا ہو۔ گو بعد میں کسی وقت وہ اتنا بڑھ جائے۔ کہ دیگر بناوٹیں بھی ماؤف ہو جائیں۔ مگر اس کا کچھ مضائقہ نہ ہوگا چنانچہ لارڈ چیف جسٹس ٹنڈلس صاحب بہادر نے اپنے فیصلہ میں جو مقدمہ مندرجہ عنوان تجویز کیا گیا ہے۔ تحریر فرمایا ہے کہ نالش ایک سارٹیفکیٹ کی بابت تھی۔ جس میں مدعا علیہ نے مذکورہ گھوڑے کو ساؤنڈ یعنی صحیح البدن پاس کیا تھا۔ چنانچہ جیوری انجمن منصفاں نے بحق مدعی فیصلہ دیا۔ تب صاحب جج بہادر نے انجمن منصفاں سے درخواست کی کہ آیا ان کی رائے میں گھوڑا صحیح البدن تھا۔ یا وہ اس کو ان ساؤنڈ خیال کرتے ہیں اور کہا

اور کہا کہ اس کی بابت صاف طور پر بیاں کریں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ ان ساؤنڈنس بیرہڈی کے سبب سے پیدا ہوئی ہے یا کسی اور سبب سے جس کے جواب میں مُصنفاں نے کہا کہ اگرچہ بوقت معاہدہ گھوڑے میں لنگ کی کوئی علامت نہیں موجود تھی۔ مگر اس وقت اُس کو بیرہڈی ہے جو باعث آن ساؤنڈنس ہوئی ہے +

پس اس سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بیرہڈی ایک ایسی خراب جگہ میں حائل تھی کہ ایک نس پر اُس کا دباؤ پڑتا تھا۔ جس سے قُدرتی طور پر گھوڑے کے کام دینے پر مذکورہ نس میں سوزش پیدا ہو کر نتیجہ لنگ ہُوا۔ اور مُصنفاں نے یہ بھی کہا کہ اگر کسی نئی بیرہڈی کے باعث لنگ پیدا ہوئی ہوتی یا اگر پُرانا اسپلنٹ کا بڑھاؤ لنگ کا باعث ہوتا تو ہم بحق مدعاعلیہ فیصلہ صادر کرتے۔ مگر چونکہ مذکورہ بیرہڈی کا خراب موقع پر حائل ہونا باعث آن ساؤنڈنس قرار دیا گیا ہے۔ جو لنگ کا باعث ہو سکتا تھا۔ لہٰذا مقدمہ بحق مدعی ڈگری کیا جاتا ہے۔ اسی طرح پر ایک مقدمہ مسٹر اسمتھ بنام او برین (دیکھو لائیڈوئس جلد دوئم سلسلہ جدید صفحہ ۳۴۶) اس مقدمہ میں جو گھوڑا ان ساؤنڈ کیا گیا تھا۔ اُس کو بھی اسپلنٹ تھا جو گھوڑے کے فروخت کے وقت تو باعث لنگ نہ تھا۔ مگر چونکہ جانور بعد میں اسی اسپلنٹ کے باعث لنگڑا ہو گیا تھا۔ لہٰذا اسپلنٹ مذکور باعث ان ساؤنڈنس تصوّر ہو گیا +

۵۔ سپلٹ ہوف۔ یہ بلحاظ اس بات کے کہ جانور کے مُفید مطلب ہونے میں کچھ خلل انداز ہوتا ہے یا نہیں آن ساؤنڈ ہو بھی سکتا ہے اور کبھی نہیں بھی ہوتا +

۶۔ سرفیٹ۔ ایک قسم کا جلدی مرض۔ دیکھو بیان زخم بباعث ساز +

۷- اپکنی ٹیما- یہ بھی جلدی مرض ہے +

۸- تھاروپن یا بھسوترا- جبکہ کسی کام کرنے کے نتیجہ سے چھوٹا سا تھاروپن ہوجائے- جو باعث لنگ بھی ہوتا ہو- تو اُسے ان ساؤنڈنس متصور نہ کرنا چاہئے لیکن اگر بڑا تھاروپن ہو اور چھونے سے گرم معلوم ہووے بلکہ لنگ یا لڑکھڑی کا باعث ہوتا ہو- تو ضرور ان ساؤنڈنس خیال کیا جائیگا +

۹- ٹریڈ- یعنی پیر پر پیر پڑنا- دیکھو بیان برشنگ یا نیور لگنا +

۱۰- واربلس- یعنی گھوڑے کی پیٹھ پر ایک قسم کا سخت ورم ہونا- دیکھو ہارنس گالز

۱۱- وارٹس- دیکھو طب اسپاں صفحہ (۵۴۷) یا ہارنس گالز +

۱۲- ویونگ- یہ ایک عیب ہے +

۱۳- ونڈگالس- یعنی بیضہ اُترآنا- اگر ونڈگال ملائم ہو- اور چھونے سے کم و بیش معلوم ہوتا ہو- اور سوزش کی کوئی علامت ظاہر نہ کرتا ہو اور جانور کی رفتار میں بھی کسی طرح پر حارج نہ ہوتا ہو- اور کام کے بعد گرم بھی نہ ہوجاتا ہو تو ایسے ونڈگال کی موجودگی جانور کے ساؤنڈ ہونے میں کچھ نقصان دہ نہیں ہوتی خصوصاً اگر معمر اور عمر رسیدہ گھوڑے میں ایسا ہو- تو نقصان دہ نہیں ہوتا +

۱۴- ونڈسکنگ یعنی ہوا چوسنا- یہ بھی ایک انساؤنڈنس ہے +

امراض پُشتینی جو باعث انساؤنڈنس ہوتے ہیں

چونکہ ہمارے علم حیوانات کی موجودہ حالت میں ہمارے واسطے پُشتینی

امراض دریافت کرنے اور اُن کی رغبت و بے ڈول بناوٹوں کے بدشکل یا متغیر ہو جانے کی بابت تھوڑا سا بھی ٹھیک ٹھیک بیان کرنا ناممکن امر معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے اس موقع پر میں صرف سرسری پُوری پوری پُشتینی امراض کے مضمون کا ذکر کرتے ہوئے صرف وہ عیب بیان کرونگا جو والدین سے لگ کر اُن کے بچّوں میں پیدا ہو جانے کا میلان رکھتے ہیں ہر طرح کی اَن ساؤنڈنس جو کسی جانور میں پائی جانی ممکن ہوتی ہے۔ اسٹڈ میں رہنے والے جانوروں میں کافی اور معقول شبہ کے ساتھ غور سے تلاش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ قاعدہ ہے کہ جنس پر جنس کا اثر ضرور پڑا کرتا ہے۔ مثلاً بالفرض اگر کسی گھوڑے یا گھوڑی کی آنکھ کسی حادثہ سے بگڑ گئی ہو۔ تو ایسے نر یا مادین سے نسل کشی کا کام لینے میں کوئی اعتراض نہ ہونا چاہیئے۔ لیکن اگر کسی جانور کے بیک ٹنڈن یا سپنسری لیگے منٹ کی کمی پائی جائے۔ تو بالکل مختلف قسم کا کیس ہو جائیگا۔ مگر تاہم یہ ایک سوال ہے۔ جس کا فیصلہ صرف اُس وقت کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ کوئی شخص جانور کا خود ملاحظہ کر چکے۔ فہرست ذیل میں سٹڈ مین رہنے والے جانوروں کے خاص نقص درج کئے جاتے ہیں:۔

۱۔ امیاروس۔ یعنی نابیناپن:

۲۔ اگلی ٹانگوں کا جھکا ہوا ہونا۔ اس زمرہ میں ہم اُس حالت کو شامل کر سکتے ہیں جس میں بعض گھوڑے گھٹنوں کے بل کھڑے ہونے کے عادی ہو جاتے ہیں اور جو بہت سے حالات میں پُشتینی ہوتے ہیں۔ بہت سے گھوڑوں کے پالنے والے ایسے جانوروں کو جن کی ٹانگوں میں اس قسم کی خصوصیت پائی جاتی ہو۔ اسٹڈ کے کام کے واسطے

استعمال نہیں کرتے اور وہ اشخاص اس معاملہ میں سچے ہیں مگر ساتھ ہی اس کے یہ بھی خیال رہے کہ یہ عیب صرف زیادہ کام کرنے یا گر کر چوٹ لگ جانے سے بھی نیز پیروں کے انتظام میں غفلت کرنے سے بھی پیدا ہو جایا کرتا ہے مگر خواہ کسی سبب سے کیوں نہ ہوا ہو۔ اس نقص کو مرض موجودہ کے تعلق میں بہت بڑا عیب خیال کرنا چاہئے +

۳۔ باگ اسپیون یعنی مونڈرا۔ اگر ہاک کی بناوٹ عمدہ ہو تو باگ اسپیون اور تھارو پن کو جب خفیف درجہ کے ہوں نظرانداز کر سکتے ہیں۔ مگر عمر رسیدہ گھوڑوں میں ان کی موجودگی تاوقتیکہ کسی حادثہ موچ سے نہ پیدا ہوئی ہو۔ عموماً ہاک کی خراب بناوٹ اور عیب کو ظاہر کرتی ہے خصوصاً اگر بھاری گاڑی کے گھوڑوں میں باگ اسپیون اور تھارو پن ہوں تو ضرور ہی بہت بڑا پشتینی اثر خیال کرنا چاہئے اور اگر ان میں سے ایک نقص بھی زیادہ بڑھا ہوا ہو تو ایسے جانور کو نسل کشی کے کام کے واسطے ضرور ان سائونڈ کر دینا چاہئے۔ ناقص النسل نر گھوڑوں کے ہاک کے باوجود بہت ہی عمدہ بنے ہوئے ہونے کے بھی جفتی کے وقت ان پر زور پڑنے سے اکثر پھول جانے کا اندیشہ ہوا کرتا ہے +

۴۔ بون اسپیون یا ہڈا۔ یہ بھی ہمیشہ عیب خیال کرنا چاہئے لیکن بہت ہی شاذونادر حالات میں اگر یہ کسی بیرونی چوٹ یا صدمہ سے پیدا ہوا ہو۔ تو شاید کچھ نقصان دہ نہ ہوتا ہو +

۵۔ بروکن ونڈ یعنی دمہ +

۶۔ کیٹرکٹ یعنی موتیا بند +

۷۔ پیر کا سکڑا ہوا ہونا۔ ایک پیر کا دوسرے کی نسبت سکڑا ہوا ہونا

خصوصاً جبکہ اگلی ٹانگوں میں ایسا ہو۔ اور اُن کے درمیان کا تفاوت زیادہ ہو۔ تو ایسے جانور کو اسٹڈ کے کام کے واسطے فوراً ان ساؤنڈ کر دینا چاہیئے۔ اور یہ بیان کرنا ضروری نہیں ہے کہ اگر پیر کسی طرح پر بیڈول معلوم دیتا ہو۔ تو ایسے جانور کو بھی اسی زمرہ میں داخل کرنا چاہیئے۔

۸۔ **کرّب**۔ کرّب کی بیماری سے بھی اسٹڈ کے گھوڑے کی قیمت بہت ہی گھٹ جایا کرتی ہے۔ اور خاص کر جب شکار کھیلنے ٹٹی کودنے اور تیز رفتاری کے کام کے لئے گھوڑے پالنے ہوں۔ تو کرّب والے گھوڑے کی قیمت بہت ہی کم ہو جاتی ہے۔ مگر کسی خاص اصل اور ذات کے گھوڑ دوڑی گھوڑوں میں جن کی رفتار بہت ہی تیز ہو اس عیب کو نظرانداز بھی کر سکتے ہیں اس بات کو خیال کر کے کہ گھوڑ دوڑی جانوروں سے بہت جلد کام لیا جاتا ہے۔ ہمیں اُن کے بارہ میں دیگر جانوروں کی نسبت جن سے اچھی طرح پر بالغ ہونے کے بعد کام لیا جائے۔ کسی قدر نرمی برتنی چاہیئے۔

علاوہ بریں گھوڑ دوڑی جانوروں کے کولے پر اتنا بوجھ بھی نہیں پڑتا۔ جتنا دیگر بہاڑی گھوڑوں کے کولوں پر پڑا کرتا ہے۔

۹۔ **لے می نائیٹس**۔ جہاں تک میرا تجربہ ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ اگر کسی گھوڑے کے ماں یا باپ کو لے می نائیٹس کی مرض ہو جس سے اُس کے پاؤں میں سخت تبدیلیاں بھی ہو گئی ہوں۔ تو اُن سے پیدا شدہ بچھیرے کے پاؤں کی شکل میں کوئی نقصان دہ مرض نہیں ہوگا اور ان کے بچھیرے کو بھی مرض لے می نائی ٹس کے آئندہ پیدا ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی ہمیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جس گھوڑے

کے پاؤں قدرتی طور پر کمزور اور چپٹے ہوں (جن میں لیمی نائیٹس کے پیدا ہو جانے کے اسباب آسانی سے پیدا ہو سکیں) تو اُن کے بچھیروں میں بھی عیب دار پیر ہونے کا اثر پہنچ جائیگا +

۱۰- نیوی کیولر بیماری +

۱۱- پیریاڈک افتھلمیا +

۱۲- جھور کی کُری کا ہڈی بن جانا - اس کی بابت جراحی اسپاں میں شرح بیان ہو چکا ہے +

۱۳- اینٹیھمی ٹی یا پاسٹرن - اس مرض میں ٹخنے خواہ اندر یا باہر کی طرف بڑھ گئی ہوتی ہے +

۱۴- رنگ بون - اسٹڈ کے جانور کے واسطے خواہ کسی قسم کی رنگ بون کیوں نہ ہو قابل اعتراض ہے +

۱۵- روررنگ - یعنی شبرومی کرنا +

۱۶- امراض - باعث ضعف بصارت جو جانور کے مفید مطلب ہونے میں خلل انداز ہوتے ہوں +

۱۷- باگ سپیون - یعنی موترا +

۱۸- بون سپیون - یعنی ہڈا +

۱۹- اسپلنٹ - یعنی بیر ہڈی جو گھوڑے اور گھوڑیاں نسل کشی کے کام میں لائی جائیں - اُن میں اسپلنٹ کو بہت غور سے دیکھنا چاہیئے - کیونکہ گھٹنوں اور ہاک کے نیچے کی اُستخوانی جماوٹوں کے امراض کا نسلی قانون کے مطابق پُشت در پُشت جاری رہنا بہت کر کے دیکھنے میں آیا ہے +

۲۰- تھک ونڈ +

۲۱- تھارو پن +

۲۲- وِھسلنگ +

باب دوم

گھوڑے کی بقائے زندگی یا زمانۂ حیات یعنی عُمر

گھوڑے کے کامل نشو و نُما پانے کو چار یا پانچ سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ جو اس سے چھ یا سات گنا زیادہ عرصہ یعنی ۲۵ یا ۳۰ سال تک زندہ رہ سکتا ہے۔ مگر میں یہ کہونگا۔ کہ اگر اُن کی اچھی طرح پرورش ہوتی رہے۔ تو اوسط عُمر گھوڑے کی تقریباً ۱۸ یا ۲۰ سال تک ہو سکتی ہے البتہ یہ ضرور ہے۔ کہ اس کا انحصار بہت کُچھ گھوڑے کی نسل اور اس بات پر ہوتا ہے۔ کہ دوران زندگی میں اُس کی پال پوس وغیرہ کیسی احتیاط سے ہوتی رہی ہے۔ گھوڑے کی زندگی میں باعتبار تقسیم کے ایک حصّہ جونیل ہوتا ہے۔ جسے نشو و نما پانے کا زمانہ کہتے ہیں اور یہ عرصہ پیدائش سے اُس وقت تک شمار کیا جاتا ہے۔ جب تک کہ جانور پورے طور پر نشو و نما پاتا رہتا ہے۔ اور اسی زمانہ میں گھوڑا اپنا قد و قامت نکالتا و عقل و دانش حاصل کرتا ہے۔

دُوسرا حصّہ اُس کی زندگی کا شباب یا وہ وقت ہوتا ہے جبکہ جانور

بہت ہی اچھی حالت میں ہوتا ہے ✦

تیسرا حصہ عمر بڑھاپا یا وہ زمانہ ہوتا ہے۔ جس میں کہ رفتہ رفتہ جانور کی صحت اور کارآمدگی گھٹتی چلی جاتی ہے ✦

لہٰذا یہ ظاہر ہے کہ سب سے ضروری بات یہ تحقیق کر لینا ہے کہ جانور کی عمر ٹھیک کیا ہے۔ چنانچہ جو لوگ کہ گھوڑوں کے پاس رہتے ہیں اُن کے لئے تو دیکھتے ہی بچے و بالغ گھوڑے و درمیانی عمر کے جانور کو بہت بوڑھے سے تمیز کر لینا کچھ مشکل نہیں بلکہ بعض سیانے آدمی تو صرف شکل ہی سے تمیز کر لیتے ہیں۔ بہت چھوٹے بچوں کی تو یہ شناخت ہے۔ کہ اُن کی ٹانگوں کی لمبائی اور باقی جسم کے مابین ضرور ہی نامناسبت ہوتی ہے۔ پھر جبکہ جانور کی عمر بڑھتی جاتی ہے اُس کی شکل بھی بہتر نکلتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ شباب کا زمانہ آپہنچتا ہے۔ اور تب ٹانگوں اور جسم کا تناسب بھی ٹھیک ہو جاتا ہے۔ پھر جبکہ جانور ضعیف ہو جاتا ہے۔ تو جسم کی گولائی رفع ہونے لگتی ہے۔ اور جلد کی رونق ضائع ہو جا کر بال بھی سفید ہو جانے لگتے ہیں اور سر لمبا ہو کر آگے کو نکل آتا ہے۔ آنکھیں اندر کو گھس جاتی ہیں۔ اور چونکہ پشت چشم کی چربی ضائع ہو جاتی ہے۔ لہٰذا آنکھوں کے اوپر گڑھے پڑ جاتے ہیں۔ جبڑے بھی پتلے پڑ جاتے ہیں اور اُستخواں جبڑے کی شاخیں جو جوان جانوروں میں گول تھیں اب رفتہ رفتہ پتلی ہو ہو کر اُن کے کنارے تیز ہو جاتے ہیں ✦

باشندگان عرب راوی ہیں کہ بوڑھے گھوڑے کی شناخت اس طرح بھی کی جا سکتی ہے کہ اُس کی پیشانی پر کی جلد کو انگوٹھے اور اُنگلی کے درمیان چٹکی سے دبا کر باہر کو کھینچیں اور پھر جلدی سے چھوڑ دیویں اور

دیکھیں کہ اگر وہ جلد فوراً اپنی جگہ پہنچ کر بالکل صاف اور چکنی نظر آنے لگے تو سمجھو کہ بہت اچھا گھوڑا ہے۔ اور بوڑھا نہیں ہے۔ لیکن برخلاف اس کے اگر جلد مذکور اپنی جگہ واپس نہ جائے بلکہ اُس میں شکن رہ جائیں تو سمجھو کہ بوڑھا گھوڑا ہے۔ بلکہ غفلت سے پرورش بھی اچھی طرح نہ ہوسکنے کے باعث ماندہ و ضعیف ہے۔ مگر بوڑھے گھوڑے کی شناخت کا بہت اچھا اور مفید طریقہ دُم کی جڑ کے ہر دو جانب کا کیسچیل ورٹبرے کی ٹرینسورلس پراسس کی حالت کا دیکھنا ہے۔ جو جوان گھوڑوں میں بہت زیادہ اُبھرے ہوئے دکھائی دینگے یہ کاکیسچیل ورٹبرے کی ٹرینورس پراسس تین سال کی عمر کے بعد زیادہ نمایاں ہو جاتے ہیں۔ مگر تشخیص عُمر کا سب سے عمدہ اور قابل اعتبار ذریعہ دانتوں کا امتحان ہے اور اس غرض کے لئے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آیا گھوڑے کے منہ میں صرف عارضی دانت ہیں یا مُستقل یا دونو قسم کے دانت موجود ہیں پھر دانتوں کی لمبائی اور چوڑائی اور جبڑہ کی حالت کو معہ رنگ اور گوشوں کے ہر دو کس زاوئے پر ملتے ہیں دیکھیں +

اگر کسی گھوڑے کا منہ ایسی شبیہ ظاہر کرے کہ جس سے سالوں کی ٹھیک تعداد معلوم دے تو ہم کہ دیتے ہیں کہ یہ جانور اتنے سال کا ہے۔ لیکن جبکہ سالوں کی ٹھیک تعداد کے اوپر کچھ وقت گذر گیا ہو اور کامل سال ہوا ہو یا قریب قریب سال ختم ہونے کو ہو تو اصطلاح میں اُسے رائزنگ کہتے ہیں۔ یعنی سند میں اس طرح تحریر کرینگے۔ کہ اُس کی عمر رائزنگ اتنے سال ہے۔ اگر کوئی گھوڑا ایک عُمر سے گذر گیا ہو۔ مگر دوسری عُمر کے صاف نشانات ابھی تک نمودار نہ ہوئے ہوں تو

ہم ایسے گھوڑے کو اصطلاح میں اتنے سال آف کہتے ہیں اوقات ہائے عمر کی تقسیم حسب ذیل کی جا سکتی ہے۔

اوّل۔ دودھ کے انسائزر دانتوں کا پھوٹنا۔

دوم۔ ان دانتوں کی سطح کی ہموارگی اور اُن کا نشوونما پانا۔

سوم۔ دودھ کے دانتوں کا گر جانا اور اُن کی بجائے مستقل دانتوں کا نمودار ہونا۔

چہارم۔ ان کا بھی ہموار ہونا۔

پنجم۔ دانتوں کے گھِس جانے پر اُس کی سطح کا ہموار ہوتے جانا۔

گھوڑے کے دانتوں کا بیان

گھوڑے کے ۴۲ اور گھوڑی کے عموماً ۳۶ دانت ہوتے ہیں۔ دانت حسب ذیل منقسم کئے گئے ہیں:۔

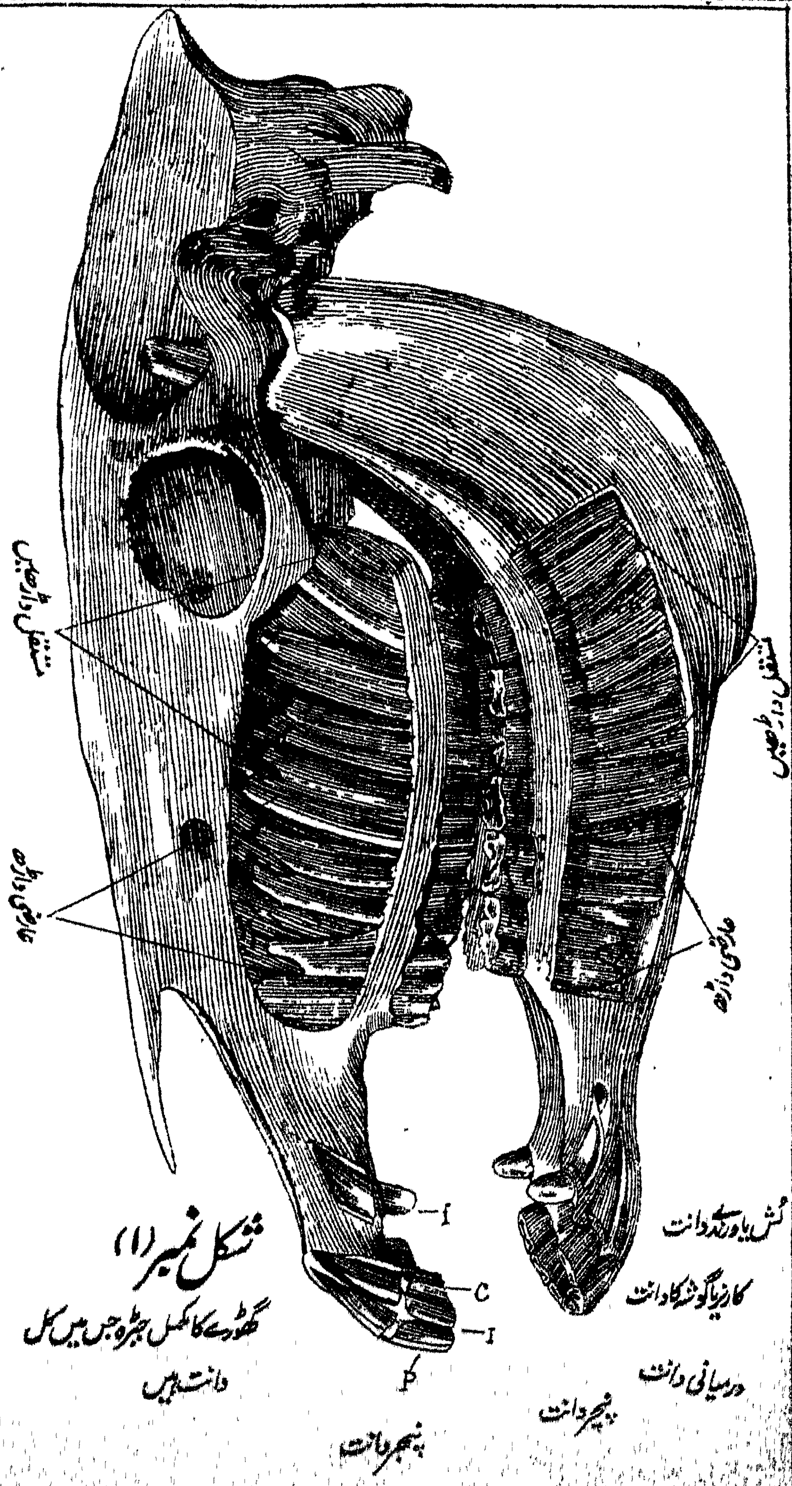
اوّل۔ مولر قسم کے یعنی ڈاڑھیں۔

دوم۔ ٹشنر۔ یعنی نیش۔

سوم۔ ان سائزر یعنی کاٹنے والے دانت۔ سامنے کے دانت ان سائزر کہلاتے ہیں۔ جن کی تعداد ہر جبڑے میں چھ ہوتی ہے۔ جو خوراک گرفت کرنے اور کاٹنے ہی کا کام دیتے ہیں۔ بچوں میں ان کے باہم ملنے سے نصف دائرہ بنتا ہے۔ اِن سائزر دانتوں کے ٹھیک پیچھے کی طرف کچھ بڑی اچھی سی خالی جگہ ہوتی ہے جو باعتبار جنس کے ہوگی جسے اصطلاح میں

انٹرڈینٹل اسپیس کہتے ہیں۔ یہ جگہ گھوڑیوں میں نسبتاً زیادہ ہوتی ہے کیونکہ عموماً اُن کے انسائزر اور مولر دانتوں کے درمیان اور کوئی دانت نہیں ہوتا یعنی گھوڑیوں میں ٹسشز یا نیش عموماً نہیں ہوتے۔ مگر جب ٹسشز نہیں ہوتے ہیں۔ تو جبڑہ زیریں میں نیش اور ڈاڑھ کی درمیانی جگہ کو اصطلاح میں "بار آف دی جا" یعنی جبڑے کی بار کہتے ہیں بالغ جانور کے ہر جبڑے میں چھ انسائزر یا کاٹنے والے دانت دو نیش اور ۱۲ ڈاڑھیں ہوتی ہیں۔ اور بچے کے نیش موجود نہیں ہوتے حالانکہ کبھی کبھی ہم نے بالغ اور بچے دونوں میں ایک ناتکمل سا نشوونما یافتہ پری مولر دانت بھی دیکھا ہے جسے اصطلاح میں وُولف ٹوتھ یا چور دانت کہتے ہیں جو گھوڑے کے دانتوں کے مکمل ہو جانے کی دلیل ہے شکل نمبر ا میں مکمل دانت دکھلائے گئے ہیں۔

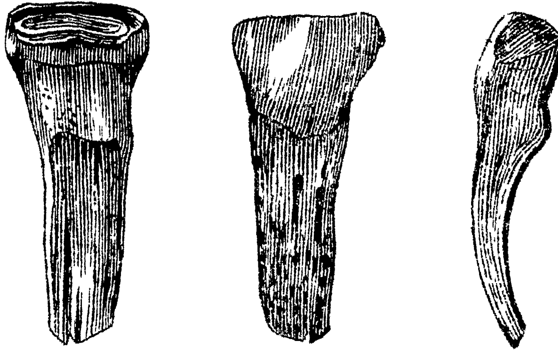
عارضی اِن سائزر یا دودھ کے دانت۔ بچے کے پہلے دانتوں کو عارضی یا دودھ کے دانت کہتے ہیں۔ جن میں سے چھ جو ہر ایک جبڑے میں سامنے کی طرف ہوتے ہیں۔ ان سائزر یا عارضی کہلاتے ہیں جن میں کے دو درمیانی تو اصطلاح میں سنیٹرل ان سائزر اور دو جو اون کے متصل ہوتے ہیں لیٹرل ان سائزر اور دو بیرونی گوشوں کے دانت کارنر ان سائزر کہلاتے ہیں۔ اوّل اوّل یہ دانت جسم استخواں میں دھسے ہوئے مسوڑوں سے ڈھکے رہتے ہیں۔ مگر جب یہ بڑھنے لگتے ہیں تو ان کے باہمی اتصال سے ایک نصف دائرہ سا بن جاتا ہے۔ بمقابلہ مستقل دانتوں کے یہ عارضی دانت کوتاہ بھی ہوتے ہیں۔ اور ان کے مرکز میں ایک منفذ بھی ہوتا ہے۔ جو اصطلاح میں نیک یعنی گردن کے نام سے مشہور ہے



شکل نمبر (۱)
گھوڑے کا مکمل جبڑہ جس میں کل دانت ہیں
I
C
I
P
ٹش یا ورکیڈ دانت
کاڑیا گوشہ کا دانت
درمیانی دانت
پنچہ دانت
پنجہ دانت

کیونکہ اسی سے
وے مسوڑے کے
اوپر ایک علیحدہ
حصہ میں منقسم ہوتے
ہیں جسے اصطلاح
میں کراؤن کہتے
ہیں اور جو حصہ کہ
خانۂ دانت و جبڑے

شکل نمبر۲



میں محسور رہتا ہے - جڑ یا فینگ کہلاتا ہے +

عارضی یا دودھ کے دانت

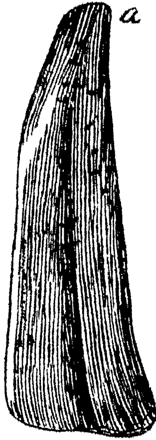
یہ سفید دودھ کے رنگ کے یا زردی مائل سفید رنگ کے ہوتے ہیں دیکھو شکل نمبر۲ - ان کی ساخت بھی بالکل ایسی ہی ہوتی ہے - جیسیکہ مستقل انسائزر دانتوں کی - مگر جوں جوں جانور عمر پاتا جائیگا مُستقل دانت انہیں باہر نکالتے جائینگے - دانتوں کے اس تغیر کی حالت میں جانور لاغر ہوتا جائیگا یا ممکن ہے کہ ڈنٹی شن فیور ہو جائے - (دیکھو بیان ڈنٹیشن طب اسپاں صفحہ ۱۵۰) +

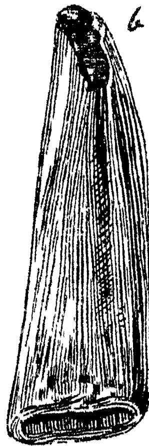
مُستقل انسائزر یعنی اگلے دانت

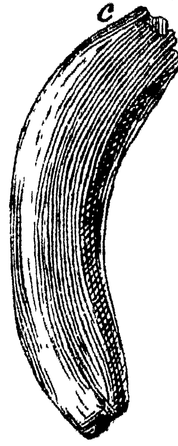
ہر ایک جبڑے کے مستقل انسائزر دانت تعداد میں چھ ہوتے

ہیں اور عارضی دانتوں کے گرجانے پر ان کے بجائے مستقل دانت نکل آتے ہیں جو حسب ذیل منقسم ہو جاتے ہیں۔ دو دانت جو درمیان میں ہوتے ہیں

شکل نمبر ۳۔ اگلا نظارہ   پشت کا نظارہ   سامنے کا نظارہ

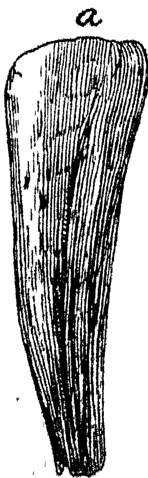


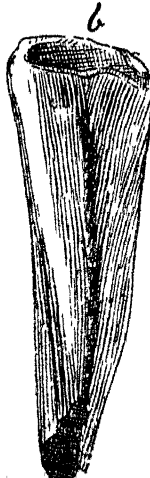




بالائی جبڑہ میں مستقل انسائزر دانت کا نظارہ

شکل نمبر ۴







جبڑہ زیرین کے مستقل انسائزر

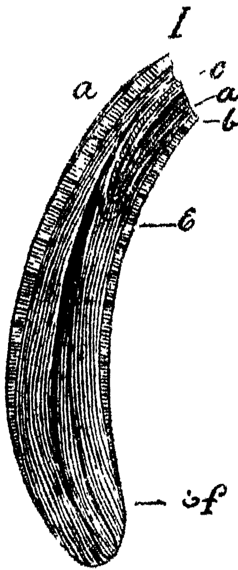
سنٹرل کہلاتے ہیں اور اُن سے ملحقہ ہر سمت کے دانت لیٹرل اور باہر کے
...کہلاتے ہیں اور عارضی دانتوں میں ان کے نسبتاً ...

سلاخ کے مانند ہونے سے تمیز کی جاتی ہے نیز ان کے گردن بھی نہیں
ہوتی شکل نمبر ۳ و ۴ علاوہ بریں ان کے رنگ میں بھی فرق ہوتا ہے یعنی
مستقل دانتوں کا رنگ بجائے ملائی کے رنگ کا ہونے کے نیلگوں سفید
سا ہوتا ہے۔ اور ان دانتوں کی شکل کسی قدر بے قاعدہ مخروطی سی ہوتی ہے
جس کی پینیدی نوکراؤن اور نوک (اپیکس) جڑ ہوتی ہے اور کراؤں یا گھسنے
والی سطح چپٹی ہوتی ہے۔ پھر جبکہ ہم اس مقام سے جڑ تک اُترتے ہیں تو وہ
رفتہ رفتہ زیادہ سہ گوشی ہوتی جاتی ہے۔ ان کی مُقدّم سطح یا پیشین حصّہ
چوٹی کی طرف تو سب سے چوڑا اور ایک جانب سے دوسری جانب تک چپٹا
اور اوپر سے نیچے تک محدّب ہوتا ہے۔ اور اکثر اس میں ایک خفیف سا خلو
ہوتا ہے جو اُس کے نیچے تک گُذر جاتا ہے۔ اور کراؤں مذکور یا گھسنے والی سطح
ایک خانہ کے ذریعہ کھوکھلی ہو جاتی ہے۔ اور اس خانہ کا اصطلاحی نام پیالہ
یا کپ ہے۔ اگر تم کراؤں کا (جسے ان سائز دانتوں کی ٹیبل کے نام سے
بھی جانتے ہیں) امتحان کروگے تو تم کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ وہ ایک بقاعدہ
شکل کا ہوتا ہے۔ جس کا پیندہ اوپر کی طرف ہے اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ اُس کے
گرداگرد اینامل کا کنارہ ہے۔ جو عموماً سیمنٹ سے پُر ہوتا ہے۔

دانت کے اُس حصّہ میں جو مسوڑے اور خانۂ دانت میں رہتا ہے
ایک جوف ہوتا ہے۔ جو جڑ کی طرف دانت کے مرکز میں رہتا ہے پھر جبکہ
یہ کراؤں کے جانب چڑھتا جاتا ہے۔ تو کراؤن اور اینامل کے پیالہ کے
مابین دانت کے سامنے کی طرف کو جُھک جاتا ہے۔ شکل نمبر ۵۔ پھر جبکہ
دانت کہنہ ہو جاتا ہے۔ تو یہ جوف بھی ایک قسم کی ہاتھی دانت کی مانند شئے
سے جو باقی دانتوں سے ملائم اور جس کی رنگت قدرے زیادہ سیاہی مائل ہوتی

ہے پُر ہو جاتا ہے اور جبکہ دانت کی سطح اپنی سطح ہمواری تک گھس جاتی ہے تو ایک گہرے رنگ کا دھبّہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جسے اصطلاح میں ڈنٹل سٹار یعنی ستارۂ دانت کہتے ہیں ✣

شکل نمبر ۵



مستقل انسائزر دانت لمبائی میں تراشا ہوا۔

بلحاظ اُس کے کہ رفتہ رفتہ گھستے گھستے سطح دانت کی حالت میں مختلف تبدیلی ہوتی رہتی ہیں۔ میں یہاں وہ سلسلہ تصاویر شکل نمبر ۶ دونگا۔ جس میں مختلف عمریں اور اُن کی مختلف شکلیں دی گئی ہیں۔ جن کے دیکھنے سے یہ معلوم دیگا۔ کہ نئے دانت کی سطح سامنے سے پیچھے کے رُخ چپٹی اور ایک جانب سے دوسری جانب کو تو زیادہ چوڑی ہوتی ہے مگر سامنے سے پیچھے کو نہیں سے جتنے کہ گھستے گھستے یہ رفتہ رفتہ بیضوی ہوکر گول ہو جاتے ہیں۔ جن کے جانبین قریب قریب برابر قد کے اور سامنے سے پیچھے کو ہوتے ہیں۔ تب یہ سہ گوشہ ہوکر اس کے تین کنارے ہو جاتے ہیں۔ یعنی ایک پیشین اور دو اطرافی اور اس مثلث کی چوٹی پُشت کی طرف ہوتی ہے جو بہت بوڑھے گھوڑوں میں۔ آخر کار ایک جانب سے دوسری جانب کو چپٹی ہو جاتی ہے ✣

اب تم کو دانت کی مختلف حالتیں اور اُن کے اجزاء بتلاتا ہوں ان کے اجزاء میں سے ایک تو ڈینٹین یا آئیوری (ہاتھی دانت) ہے جس سے دانت کی جڑ بندھتی ہے۔ اور دوم اینامل اور سیمنٹ دو چیزیں

شکل نمبر ۶

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶)

ا ب ج د ہ

ایک پنج سالہ گھوڑے کی چھوٹے مستقل ان سامنے دانتوں کی آڑی تراش (ا) یہ دانت سامنے سے پیچھے کو چپٹے ہیں۔ (ب) بیضوی شکل (ج) گول شکل (د) سہ گوشی شکل (ہ) مستطیل شکل

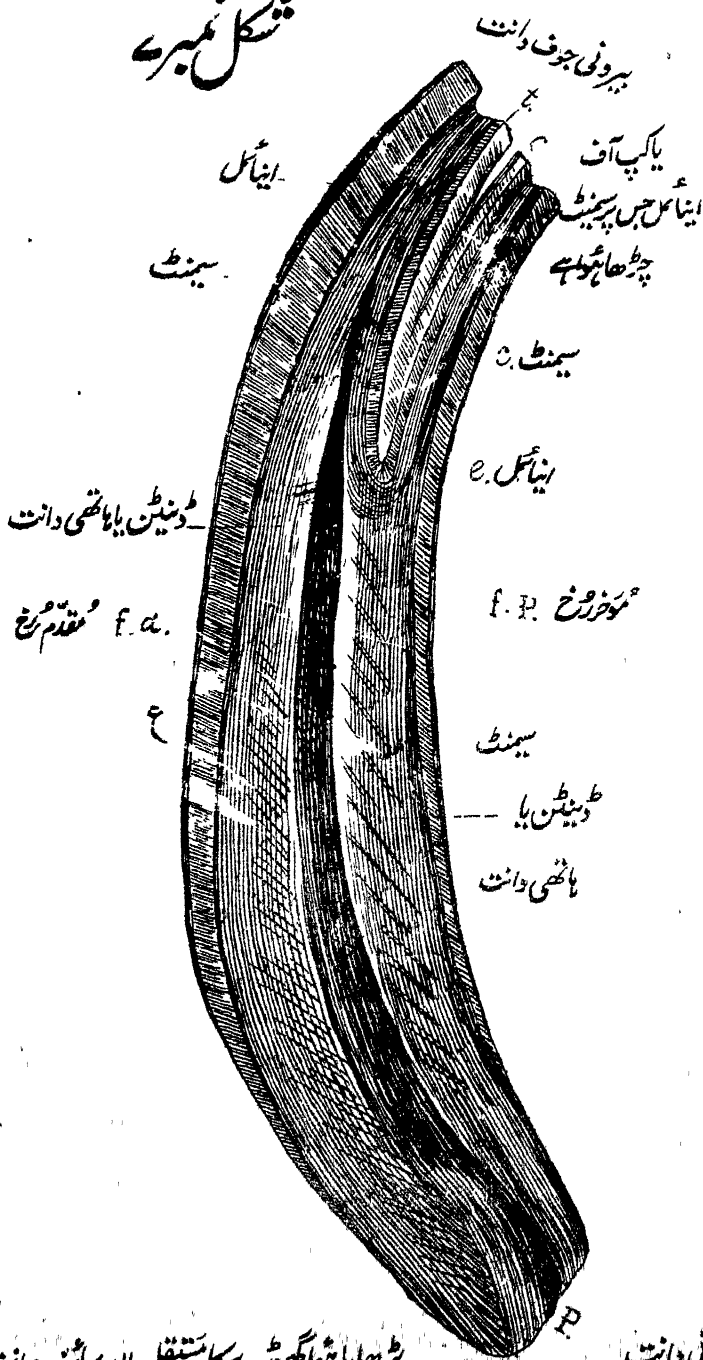
ہیں جو اُس کو ملفوف کرتی ہیں۔ شکل نمبر ۲

سیمنٹ کا بیان

سیمنٹ سے دانت کا سب سے بالائی پرت بنتا ہے۔ یعنی یہ دانت کی کُل سطح پر جو اینامل ہوتا ہے اُس کے ٹھیک اوپر رہتا ہُوا پیالۂ دانت کو کم و بیش پورے طور پر پُر کرتا ہے۔ یہ سیمنٹ محفوظ رکھنے والی شے ہے اور دانت کے بیرونی جانب سے تو جلد ہی گھس کر اُتر پڑتی ہے مگر پیالۂ دانت میں بہت عرصہ تک بھری رہتی ہے بلکہ فی الحقیقت اُس وقت تک رہتی ہے۔ جب تک کہ سطح دانت اور پیالہ گھس نہ جائے چنانچہ ایسی حالت میں ایک سفید نشان پیدا ہو جاتا ہے جو اینامل کے حلقہ سے محصور رہتا ہے اور دانت کے اُس حصہ کی جانب جو مسوڑے سے علیحدہ رہتا ہے بہت زیادہ سیمنٹ کی مقدار پائی جاتی ہے +

اینامل ۔ یہ دانت کا اصلی محفوظ رکھنے والا غلاف ہوتا ہے۔ جو ڈینٹین کی سطح کو غلاف دیتا ہُوا پیالۂ دانت کی دیواروں کو بناتا ہے اور دانت کے سامنے کا حصہ بہت ہی موٹا ہوتا ہے۔ یہ بہت ہی سخت چیز ہے اور چونکہ ڈینٹین کی نسبت یہ سخت تر ہوتی ہے لہٰذا دانت کی سطح پر عموماً اُس سے اوپر ہی رہتا ہے +

ڈینٹین ۔ اس سے دانت کا بڑا حصہ بنتا ہے جو اینامل سے ڈھکا رہتا ہے۔ اور جس کے نیچے پلپ کیوٹی (جوف جس میں کہ دانت کی نرم ساخت رہتی ہے) ہوتی ہے جس میں سے یہ پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر جیں



بڑھا یا ہوا گھوڑے کا مستقل ان سائزر دانت لمبائی کے رخ کاٹا ہوا ۔

جوں جانور کی عمر بڑھتی جاتی ہے اِس کا حجم رفتہ رفتہ کم ہوتا جاتا ہے حتےٰ کہ
آخرکار یہ قریباً معدوم ہی ہو جاتا ہے۔ ڈینٹین کے گہرے طبقات دیگروں
کی نسبت گہرے رنگ کے ہوتے ہیں اور جیسا کہ اوپر بیان کر آئے ہیں
اسی سے ڈنٹل شار بنتا ہے اور جبکہ یہ سطح دانت کے اوپر نمودار ہو جاتا ہے
تو آٹھ سال کی عُمر کے بعد گھوڑے کی عُمر کی تشخیص کرنے میں بہت مفید
ہوتا ہے ✤

ٹیبل آف دی ان سائزرس
یعنی اگلے دانتوں کی سطح

دانت کے کراؤن میں اُس حصّہ کو ٹیبل یا سطح کہتے ہیں جو خوراک اور
مقابل کے جبڑے کے دانتوں سے اتصال پاکر گھستے گھستے کہنہ ہو جاتی
ہے۔ لہٰذا ہر شخص کے لئے جو گھوڑوں کی تشخیص عُمر سے بہت اچھی
طرح واقف ہونا چاہتا ہو نہایت ضروری ہے۔ کہ تمام تغیرات کو جو گھسنے
کے باعث مُختلف اوقات عمر پر گھوڑے کے دانتوں میں واقع ہوتے
رہتے ہیں بغور مُطالعہ کر کے مہارت عملی پیدا کرے۔ لہٰذا ہم اس مقام
پر اُنہیں تفصیل وار بیان کرینگے ✤

پس قبل اس کے کہ اِن سائنرز دانت کہنہ ہونے کی حالت میں
آئے یعنی جس وقت تک کہ وہ بالمقابل کے جبڑے یا اُس کے دانت سے
اتصال نہیں پاتا تب تک تو اُس کی بالائی سطح میں گھسنے کی کوئی علا

پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ دانتوں کے مُقدم اور مُوخر کنارے اونچے اور تیز نکلے رہتے ہیں۔ مگر جب یہ باہم اتصال پاکر گھسنے لگتے ہیں۔ تو چپٹی سطح بن جاتی ہے۔ جس کو اصطلاح میں ٹیبل کہتے ہیں۔ یعنی اوّل اوّل یہ سطح لمبائی نما اور اطراف سے بہت زیادہ چوڑی ہوتی ہے۔ نیز اس کی بیرونی سمت ایک پتلے سیمنٹ کے پَرت سے گھری رہتی ہے۔ جس کے اندر کی طرف ایک اینامل کا چھلّا رہتا ہے۔ اور پھر اس چھلّے کے اندرونی طرف بھُبھُری دی مائل اور نسبتاً ملائم ڈینٹین (ساخت دانت مثل ہاتھی دانت) اور اس چپٹی سطح دانت یعنی ٹیبل کے درمیان میں جو مرکزی اینامل یا پیالہ کا کنارہ ہوتا ہے اُس میں بھی سیمنٹ آف دی کپ موجود ہوتا ہے +

سطح دانت کے یہ مختلف حصص شکل نمبر ۸ میں بخوبی نظر آتے ہیں۔ جو اصلی ان سائنز دانت کی سطح کا احتیاط سے مُلاحظہ کرنے پر بھی معلوم کی جا سکتی ہے +

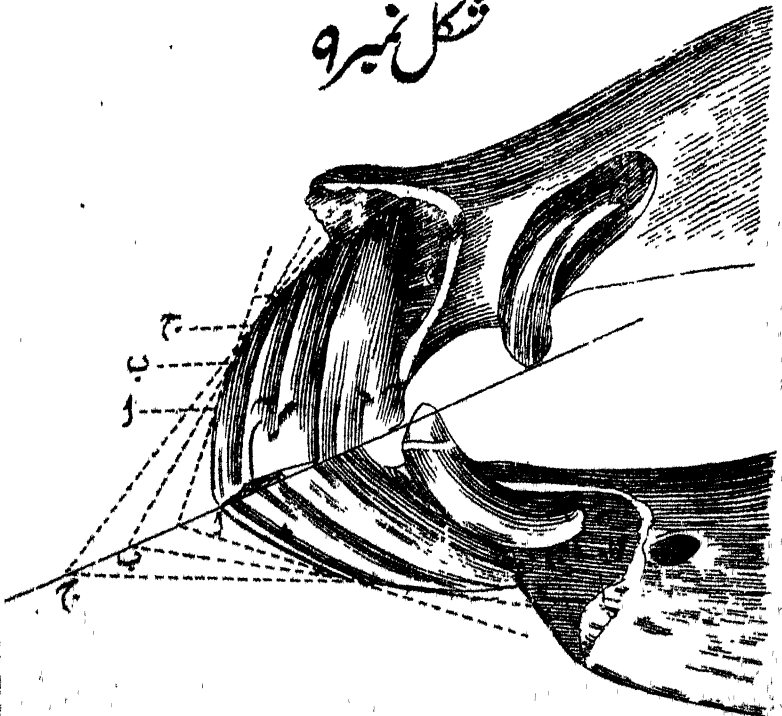
جبکہ سطح دانت گھِسنے لگتی ہے تو وہ رفتہ رفتہ موافق انداز کے تنگ ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ بیضوی شکل تک آجاتی ہے تو پیالۂ دانت بجائے درمیان میں ہونے کے اگلے کنارۂ دانت کے اور بھی نزدیک پایا جائیگا اور تب تک ستارۂ دانت (ڈنٹل اسٹار) یا ڈینٹین سطح دانت پر دانت کے پیالہ اور اگلے کنارے کے مابین نمودار ہو جائیگا۔ اور جب سطح دانت اور بھی گھس جائیگی تو وہ گول ہو جائیگی۔ اور مرکزی اینامل کپ معدوم ہو جائیگا۔ اور اُس وقت ڈنٹل اسٹار بھی اگلے اور پچھلے کناروں کے ٹھیک درمیان میں ہوگا۔ تاہم اور بھی زیادہ گھس جانے سے سطح دانت سہ گوشی ہو جائیگی

شکل نمبر ۸



شئے ایک جانب راست کے پتھرے انسامرز دانت کا آڑا تراش – (ا) اگلا حصہ (ب) موخر حصہ

شکل نمبر ۹



ان سامنزر دانت جن میں مختلف اوقات عمر کے اطرافی تغیرات دکھلائے ہیں

اور ڈنٹل اسٹار رفتہ رفتہ بڑا ہوتا جائیگا - بلکہ بسا اوقات ایک جوف بھی دیکھا جا سکتا ہے - جس کو ناواقف لوگ غلطی سے کپ یعنی پیالہ خیال کر سکتے ہیں - البتہ تم لوگوں کو ایسی غلطی نہ کرنی چاہئے +

اِن سائیزر دانتوں کی سمت

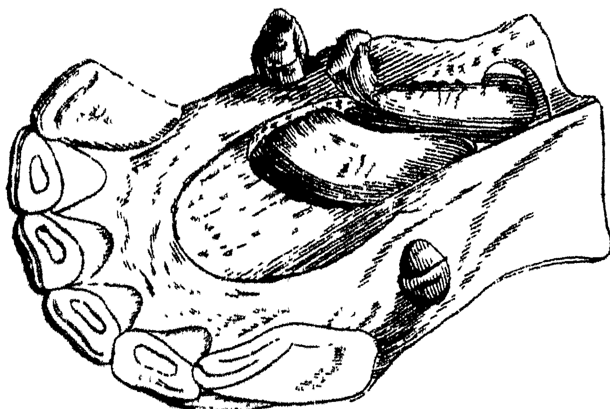
اگر ہم ایک جانب کو کھڑے ہوکر گھوڑے کے بند منہ کو بغور دیکھیں تو ہم کو ان سائیزر دانتوں کی سمت دکھلائی دیگی جو کہ جبڑے میں ہؤا کرتی ہے - یعنی بچھیروں میں تو ان سائیزر دانتوں کے ملنے سے ایک محراب بنتی ہے جو کہ نصف دائرہ کی مانند ہوتی ہے مگر جوں جوں جانور معمر ہوتا جائیگا یہ محراب بھی زاویہ کی حالت میں بدلتی رہیگی - شکل نمبر ۹ +

ٹشیز یعنی نیش یا درندہ دانت

بالغ گھوڑوں کے نیش تعداد میں چار ہوتے ہیں - اور گھوڑیوں میں یا تو بالکل نہیں ہوتے اگر ہوتے ہیں تو بہت چھوٹے چھوٹے - یہ اُس جگہ میں ہوتے ہیں جسے انٹر ڈنٹل سپیس کہتے ہیں - جو کارنر ان سائیزر اور پہلی ڈارھوں کے درمیان ہوتی ہے - یہ نیش ڈینٹین سے بنتے ہیں - جو اینامل سے ملفوف ہوتی ہے اور ان کے پلپ کیوٹی یعنی درمیانی خول بھی ہوتا ہے - اشکال نمبر ۱۰ و ۱۱ +

شکل نمبر ۱۰

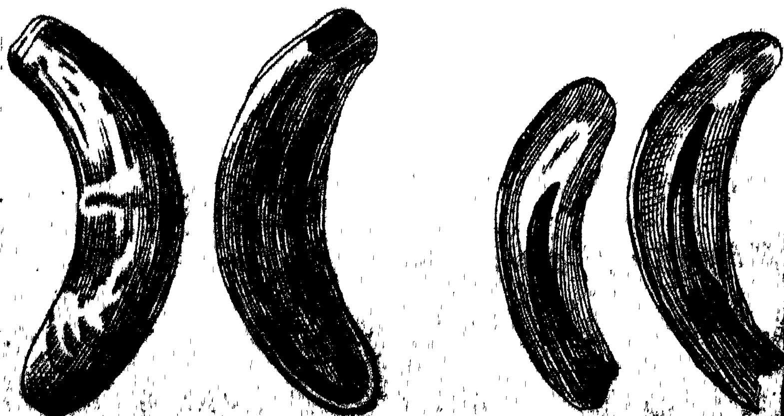
(۱)



(۱ ۱)

ٹسیز یعنی میش

شکل نمبر ۱۱



ٹسیز یعنی میش

فصل دوئم

گھوڑے کی عُمر کا پہلا زمانہ

ان سائنز دانتوں کا اوّل اوّل چھُوٹنا

بوقت پیدائش پیدائش کے وقت بچھیرے کے دانت مسوڑوں سے باہر نہیں ہوتے۔ مگر پنچر اور انٹرمیڈیئٹ (یعنی درمیانی ۴ دانت) دانتوں کے اگلے کنارے میوکس جھلّی میں دیکھے جاسکینگے جوکہ اُن کے دباؤ کے باعث گرد کے ٹیشوز کی نسبت زیادہ زرد ہوجاتی ہے۔ (دیکھو شکل نمبر ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ +

جبکہ بچہ قریبًا ایک ہفتہ کا ہوجاتا ہے۔ درمیان کے دو دو (یعنی پنچر ٹیتھ تو چھ سے آٹھ یوم کے عرصے میں نمودار ہوجاتے ہیں۔ جن میں اوپر کے دو تو نیچے والوں سے قریبًا ۲۴ یا ۴۸ گھنٹہ پیشتر نکلا کرتے ہیں۔ اس حصّۂ عمر میں دانتوں کا مُطالعہ چنداں ضروری نہیں ہوتا کیونکہ جانور کی عام شبیہ اُس کی طرز رفتار جوکہ ابھی ڈگمگاتی سی ہوتی ہے اور بالوں کی حالت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ چند دنوں کا بچہ ہے۔ دیکھو

اشکال نمبر ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ ٭
قریبًا ایک ماہ کی عمر میں۔ درمیانی دانت تیس اور چالیس یوم کے درمیان نکل آتے ہیں گویا ٹھیک اُس وقت جبکہ پنچر یعنی بیچ کے دانتوں کے اگلے کنارے گھسنے لگ جاتے ہیں۔ دیکھو اشکال نمبر ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ ٭
قریبًا تین ماہ کی عمر میں۔ اب بالائی جبڑے میں چار اور جبڑۂ زیریں میں بھی چار دانت نکل آتے ہیں۔ اور پنچر یعنی مرکزی دانتوں کے اگلے کنارے گھسنے لگ جاتے ہیں اور یہ مسوڑے سے بالکل آزاد رہتے ہیں۔ دیکھو اشکال نمبر ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ ٭
قریبًا تین ماہ کی عمر میں۔ شگاف دار محراب کشادہ اور انفیری ارانٹر میجیٹ یعنی جبڑۂ زیریں کے درمیانی دانت مسوڑے سے آزاد ہو جاتے ہیں اور اُن کے پچھلے کنارے اندرونی گوشوں کی جانب سے بالائی جبڑے میں مقابل کے دانتوں سے اتصال پانے کے باعث گھسنے شروع ہو جاتے ہیں۔ دیکھو شکل نمبر ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ ٭
قریبًا پانچ ماہ کی عمر میں۔ پنچر یا دو درمیانی دانت مسوڑوں میں سے گردن کی لکیر تک نکل آتے ہیں۔ اور ان کے جانبین کے دو دو دانت اگلے کناروں پر سے گھس جاتے ہیں۔ اور ان دانتوں کے پچھلے کناروں کے برابر جو میوکس جھلی ہوتی ہے اُس میں بوجہ گوشہ کے دو دانتوں کے جواب نکلنے شروع ہوتے ہیں۔ اکثر کچھ حس پیدا ہو جاتی ہے دیکھو اشکال نمبر ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ ٭
قریبًا چھ ماہ کی عمر میں۔ انٹر میجیٹ یا جانبین کے دو دانت

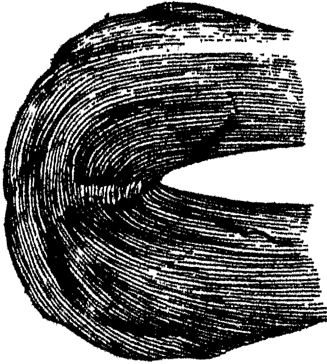
بھی آگے کو نکل آتے ہیں۔ حتیٰ کہ اُن کے اگلے کنارے باہم مل جاتے ہیں۔ گوشہ کے دانتوں کی میوکس جھلّی پھولی ہوئی اور سُرخ ہو جاتی ہے۔ بلکہ بعض وقت اسی عمر میں گوشہ کے دانتوں کا اگلا کنارہ نرم ٹیشو زمین سے دبنے لگتا ہے +

آٹھ سے دس ماہ کی عمر میں۔ گوشہ کے دو دانتوں کے اگلے کنارے میوکس جھلّی میں سے نظر آنے لگتے ہیں اور اُن کے پاس کے انٹرمیجیٹ یا درمیانی دو دانت اپنی گردن کے ہموار مسوڑوں سے بالکل باہر ہو جاتے ہیں۔ اور نیچے کے شگاف دار محراب کا ایک خاصہ نصف دائرہ بن جاتا ہے۔ دیکھو اشکال نمبر ۳۰ و ۳۱ و ۲۲ +

عمر کے اس حصّہ میں زیادہ صحت کی اسلئے ضرورت نہیں ہوتی کہ بہت سی وجوہات سے دانتوں کے پھوٹنے اور اُن کی ہموارگی میں اختلافات واقع ہوتے رہتے ہیں کیونکہ بعض جانور تو مضبوط اور قوی ہوتے ہیں اور بعض کمزور و ناتواں بعضوں کی پال پوس تو اچھی طرح پر ہوتی ہے اور بعض خراب طریق سے پرورش پاتے ہیں۔ علاوہ بریں دانتوں کے پھوٹنے میں بھی ہم مختلف طرح کی خصوصیتیں جلد یا آہستہ نکلنے کی دیکھتے ہیں جو کہ اُن کے نشو و نما پانے میں صریحًا دیکھی جاتی ہیں اوّل اوّل جبکہ بچھیرہ صرف اپنی ماں کا ہی دودھ پیتا ہے۔ تو دانتوں کی رگڑ کھانے کا بہت ہی کم موقع ہوتا ہے۔ باستثناء اُس کے کہ ایک دوسرے کے سادہ اتّصال سے کچھ گھسنے ہیں پھر جیسے کہ بچّہ بڑھتا جاتا ہے ریشہ دار گھاس یا خوراک وغیرہ کو چبانے لگتا ہے جس سے کہ ان سائز دانت گھسنے لگتے ہیں مگر ان سب میں سے دو درمیان کے دانت بہت زیادہ کام میں آتے ہیں۔ مزید براں جانور کی عمر کے اسی پہلے حصّے میں جبکہ وہ اپنی ماں کے ہمراہ

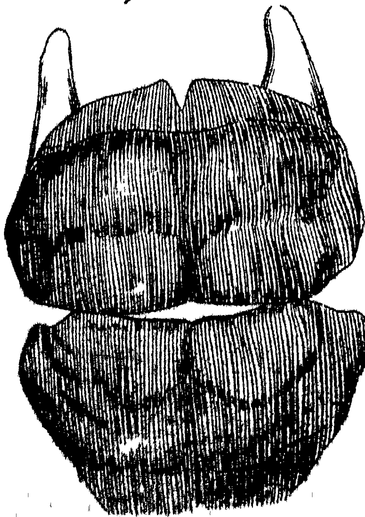
رہتا ہے ہم دیگر حالات سے بھی اُس کی عمر کا کافی طور پر اندازہ لگا سکتے ہیں اور تاوقتیکہ بچہ دودھ نہ چھوڑ دے اُسے نہ فروخت کر سکتے ہیں اور نہ اُس کی ماں کے پاس سے علیحدہ کر سکتے ہیں

شکل نمبر ۱۲

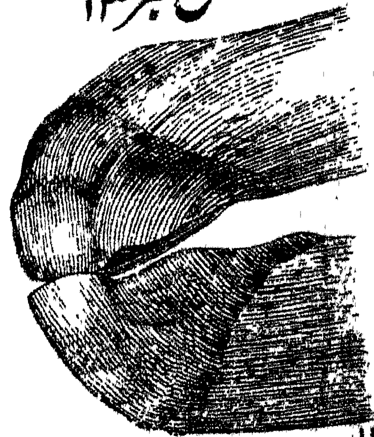




شکل نمبر ۱۴



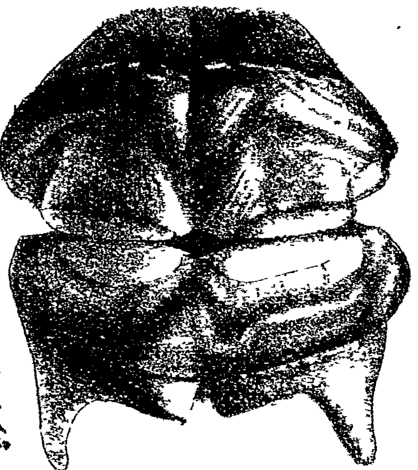
شکل نمبر ۱۳



جبڑہ بوقت پیدائش
اشکال نمبر ۱۲ و ۱۳ و ۱۴

اس وقت ان اسائنرہ دانت باہر نکلے ہوئے نہیں ہوتے بلکہ میوکس جھلی میں ملفوف رہتے ہیں جن میں سے سامنے کی طرف اوپر اور نیچے کے مسوڑھوں میں دو دو درمیان کے دانت دیکھے جاتے ہیں اور وہ نیز کچے [illegible]

شکل نمبر ۱۵



(ایک ہفتہ کے بچہ کا جبڑہ)

شکل نمبر ۱۶

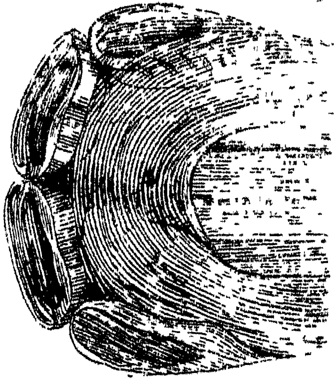


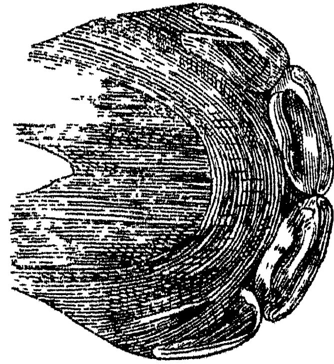
شکل نمبر ۱۷



اشکال نمبر ۱۵ و ۱۶ و ۱۷- اس عمر میں درمیان کے دو دانت مسوڑے سے باہر ہو گئے ہیں * جن کے اگلے کنارے منہ میں دیکھے جا سکتے ہیں- اور جانبین کے دو دو دانتوں کا مسوڑا پتلا پڑ جاتا ہے *

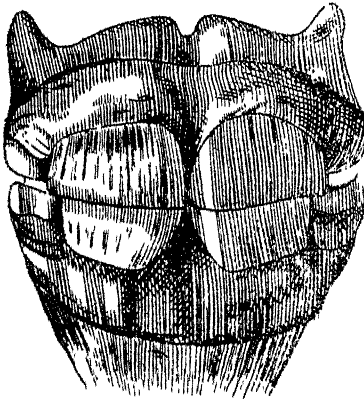
شکل نمبر ۱۸

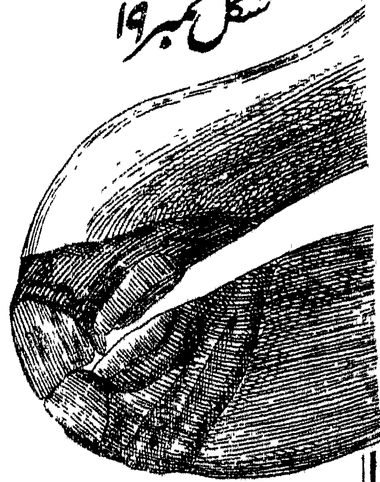




شکل نمبر ۲۰

شکل نمبر ۱۹



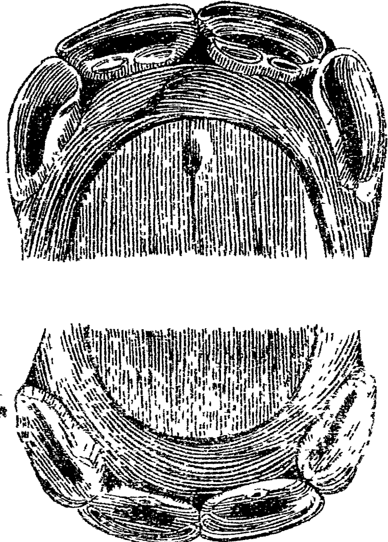


(ایک مادہ کے عمر کے بچہ کا جبڑہ)

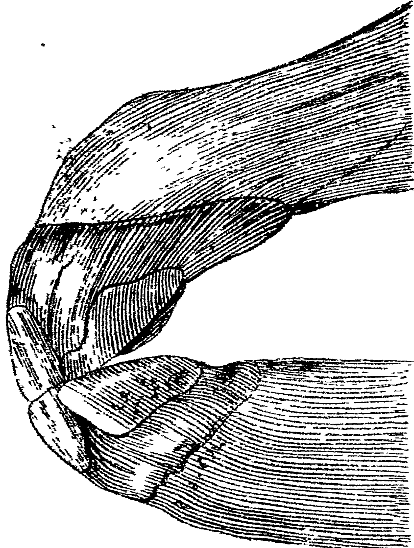
اشکال نمبر ۱۸ و ۱۹ و ۲۰۔

درمیان کے دو دو دانت جو پہلے ہفتہ میں بر آمد ہوئے تھے۔ اب باہم مل جاتے ہیں۔ اور ایک طرف کو جانبین کے دانتوں کا اگلا کنارہ دکھائی دینے لگتا ہے۔ اوپر کے دانتوں کے ہر دو کنارے کسی قدر مستعمل ہونے لگتے ہیں اور نیچے سے صرف اگلے کنارے گھسے ہوئے ہوتے ہیں۔ جانبین والے دانتوں کے اگلے کنارے اور ان کے ڈنٹل کپ کا کچھ حصہ اب تک جھلی سے ڈھکا رہتا ہے۔

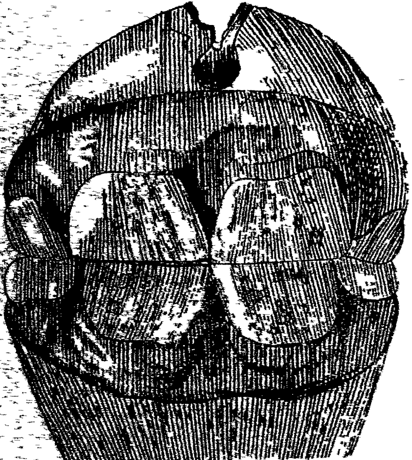
شکل نمبر ۲۱



شکل نمبر ۲۲

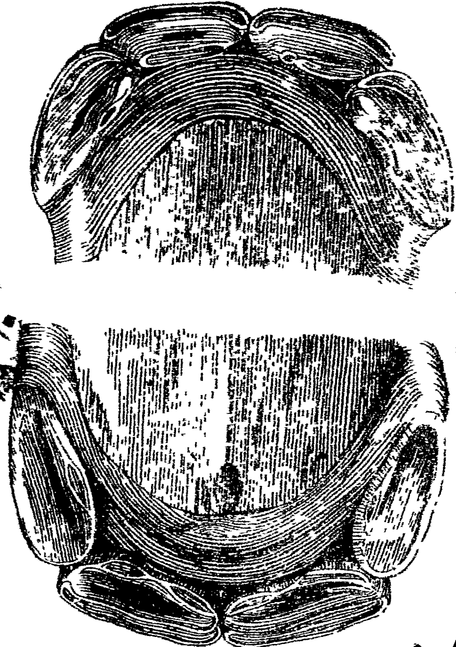


شکل نمبر ۲۳

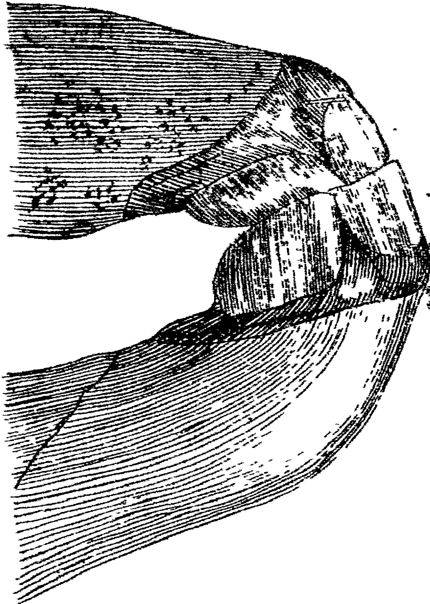


(ساہ کے عمر والے بچہ کا جبڑہ)

اشکال نمبر ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ - سامنے سے دو درمیان کے دانت قریبًا بالکل آزاد نظر آئینگے - اگرچہ اُن کے آزاد حصّہ کی پینیدی سوڑے سے محصور رہتی ہے - دو جانبین کے دانت بذریعہ اپنے اگلے کنارے کے اندرونی حصّہ کے باہم مِل جاتے ہیں - مگر یہ دانت ابھی تک بالکل آزاد نہیں ہوتے گو ان کے آزاد کنارے پیچھے سے علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں - (ڈنٹل ٹیبل اس طرح دانت) قدرے مستعملہ نظر آتی ہے - اور جانبین کے دو دانتوں کے ہر دو کنارے اندرونی سرکی جانب خفیف سے گھسے ہوئے ہوتے ہیں +



شکل نمبر ۲۴



شکل نمبر ۲۵



شکل نمبر ۲۶

اشکال نمبر ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ - اس وقت جبڑوں کا آڑا قطر سامنے سے بڑھ جاتا ہے - اور جانبین کے دودھ دانت اور باہر نکل آتے ہیں ◆

شکل نمبر ۲۷

شکل نمبر ۲۸

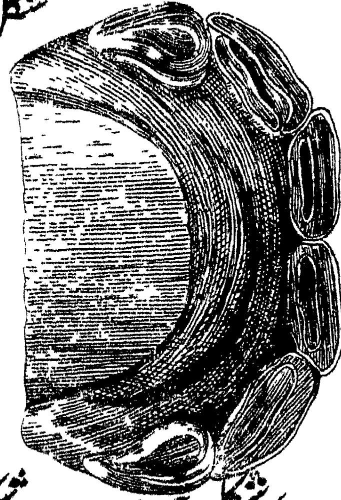
شکل نمبر ۲۹

(پانچ ماہ کے عمر والے جانور کا جبڑہ)

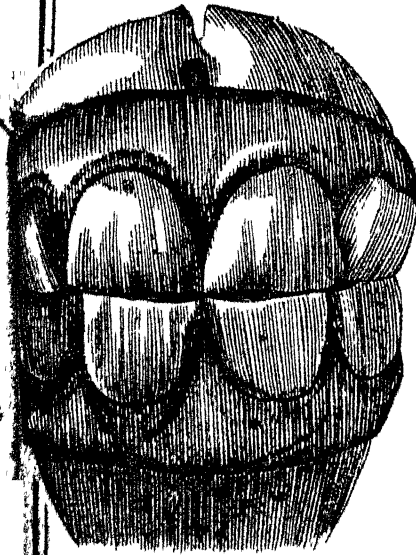
اشکال نمبر ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ - جبڑے موٹے ہو جاتے ہیں اور شگاف دار محراب آڑے طور پر کشادہ تر ہو جاتی ہے۔ سامنے کی طرف سے جانبین تک دودھ دانت بالکل آزاد دکھلائی دیتے ہیں۔ اور درمیان کے دو دانتوں کی سطوح بہت گھسی ہوئی معلوم دینگی خصوصاً اوپر کے دو دانت زیادہ گھسے ہوئے ہونگے۔ نیز جانبین کے دانتوں کا اگلا کنارہ بھی ہر جبڑے میں تمام لمبائی تک گھسا ہوا ہوگا۔ پچھلا کنارہ کم گھسا ہوا ہوگا ان کے پیچھے میوکس جھلی میں سے گوشے کے دو نو دانتوں کے اندرونی سرے بھی جواب پھوٹ نکلنے لگے ہیں دکھلائی دینگے۔

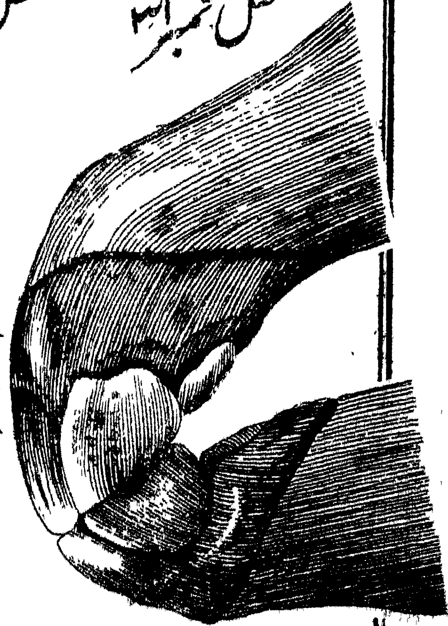
شکل نمبر ۳۰





شکل نمبر ۳۲ شکل نمبر ۳۱





اشکال نمبر ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ - یہ جبڑہ ایک یابو کے ہیں جس نے عمر کے نشانات آہستہ آہستہ پیدا کئے تاہم یہ تصاویر بلا غرض ضروری اور مفید ہیں کہ ان سے ایسی عمر کے نشانات کا مطالعہ اچھی طرح ہوتا ہے۔ اس میں دودھیا بچے اور دودھ جانبین کے دانت مسوڑے سے بالکل آزاد ہیں جن کا اگلا رخ چکنا اور چمکدار ہو گیا ہے۔ اور جانبین کی جانب جو چند کا کسی قدر ہم اتصال یافتہ رہے ہیں ہر دو کناروں پر سے گھس گئے ہیں دو گوشے کے (کانٹر) دانت ابھی نکلے گئے ہیں مگر ابھی [illegible]

فصل سوئم

گھوڑے کی عُمر کا دُوسرا زمانہ

پہلے عارضی ان سائزر دانتوں کی ہمواری اُن کا متواتر استعمال ہوتے ہوتے گر جانا

تقریبًا ایک سال کی عُمر میں۔ کارنر انسائزر یعنی گوشہ کے دو دو دانت مسوڑوں میں سے تو نکل آتے ہیں مگر نیچے کے دانت ابھی بالائی دانتوں سے اتصال نہیں پاتے۔ اور نیچے کے دو دو درمیانی دانت (رنیچر ٹیتھ) اگر ہموار نہیں تو کم سے کم دو نو کناروں پر سے بہت ہی مُستعملہ ضرور ہو جاتے ہیں۔ اور شگاف دار محراب مرکز میں سے کسی قدر دبی ہوئی ہو جانے لگتی ہے۔ اور بالائی و درمیانی اور جانبیں کے چار دانتوں کے پچھلے کنارے گھسنے شروع ہو جاتے ہیں اشکال نمبر ۳۳ و ۳۴ و ۳۵۔

تقریبًا ۱۶ ماہ کی عمر میں۔ اوپر کے کارنر یا گوشہ کے دانت نیچے کے دو دانتوں سے ملکر اگلے کنارے پر گھسنے شروع ہو جاتے ہیں اور ان کی گردن

مسوڑوں سے صاف ہو جاتی ہے - اس عمر میں نیچے کے دو درمیانی دانت گھستے گھستے اکثر ہموار بھی ہو جاتے ہیں - مگر جانبین کے دو دانت صرف خفیف سے گھسے ہوئے ہوتے ہیں - اور شگاف دار محراب سامنے سے چپٹی ہو جاتی ہے اشکال نمبر ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ +

قریبًا بیس ماہ کی عمر میں - نیچے کے کارنر یا گوشہ کے دو دانت قریبًا برابر ہو جاتے ہیں مگر اوپر کے دونو کارنر دانت ہموار نہیں ہوتے - نیچے کے دو درمیانی (نیچر) دانت مسوڑوں سے باہر ہو جاتے ہیں اور اکثر جانبین کے دو دانت بھی ہموار ہو جاتے ہیں - اور شگاف دار محراب کم محدب ہوتی ہے - اشکال نمبر ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ +

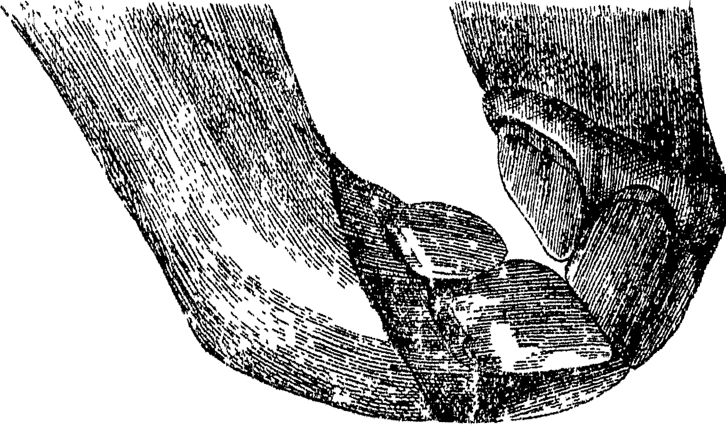
قریبًا دو سال کی عمر میں - نچلے دانتوں کی محراب درمیانی دو اور جانبین کے دو دانتوں کی جانب بالکل ہموار ہو جاتی ہے اور اوپر کی محراب بھی قریبًا ایسی ہی ہوتی ہے اوپر کے دو درمیانی دانت مسوڑوں سے باہر ہوتے ہیں اور اُن کے پیچھے کی طرف کچھ حس دار ورم ہوتا ہے - جو یہ باعث مستقل دانتوں کے جو پیلے ٹائن آرک یعنی محراب تالو کے مسوڑوں پر دباؤ ڈالتے ہیں ہو جاتا ہے - جانبین کے دو دانت نیچے اور اوپر کے مسوڑوں سے آزاد ہو جاتے ہیں شگاف دار محراب ایک جانب سے دوسری جانب کو کشادہ ہو جاتی ہے اور درمیانی دو دانت قریبًا ایک سیدھی لکیر میں ہوتے ہیں - دیکھو شکل نمبر ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ +

جرار صاحب کے خیال کے مطابق درمیانی دو دانت تو دس ماہ کی عمر میں ہموار ہو جاتے ہیں اور جانبیں کے دو ایک سال میں اور کارنر یعنی گوشہ کے دو ۱۵ سے ۲۴ ماہ کی عمر میں - مگر یہ صحت مشتبہ ہے کیونکہ عارضی انسائزر

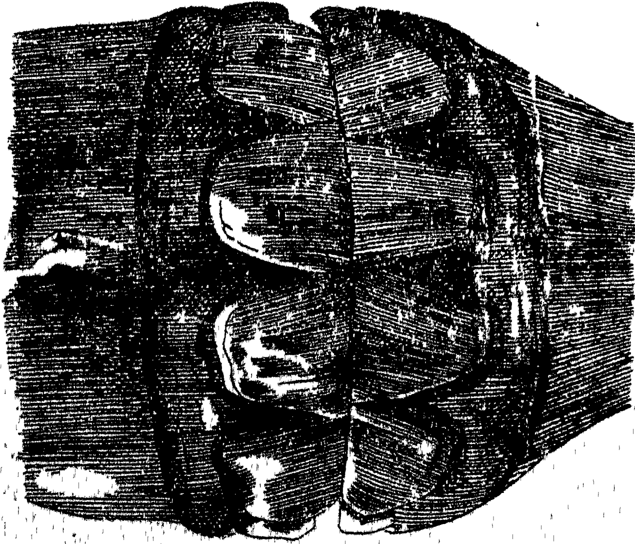
دانتوں کا ہموار ہونا کسی قدر بے قاعدہ ہوتا ہے اور کپس یعنی نشیب دندان اُن کے اندر کی سیمنٹ کی مقدار اور جانور کی خوراک کی اعتبار سے بہت کچھ متغیر ہو جاتا ہے تجربہ سے مشاہدہ کار کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ گوشہ کے دو دانتوں کی حالت کے ملاحظہ اور بالائی ان سائزر دانتوں کے گھسنے کی مقدار اور اُن کے رنگ سے جو رفتہ رفتہ گہرا ہو جاتا ہے کتنا حال معلوم ہوتا ہے۔ اس زمانہ کے اختتام پر دو درمیانی دانت شکستہ ہو جاتے ہیں اور ڈھیلے ہو کر اپنے خانوں سے نکل جانے والے ہوتے ہیں۔ پھر اس زمانہ کے اختتام پر پنچر یعنی درمیان کے دو دانت شکستہ اور ڈھیلے ہو کر اپنے خانوں سے نکل جانے کو طیار ہوتے ہیں اور جبڑے میں مستحکم نہیں ہوتے اور یا تو خود گر جائینگے ورنہ مستقل دانت جو اُن کی بجائے نکلینگے قدرتی طور پر انہیں نکال کر پھینک دینگے ×

اس حصہ عمر میں خصوصاً دوسرے سال میں مختلف جانوروں کے دانت مختلف طور پر گھسے ہوئے دیکھے جاسکتے ہیں لیکن جبکہ درمیانی تینوں کے۔ اور گوشہ کے جوڑے دانتوں کے استعمال کا احتیاط کے ساتھ مقابلہ کیا جائیگا اور جبکہ انٹر میگزیلری ہڈیوں اور میگزیلا کی شاخوں اور اُس کے نتنے کی موٹائی اور چوڑائی کو بھی ملحوظ رکھا جائیگا۔ تو ایک یا دو ماہ کا فرق بآسانی کر سکو گے اور اس بات کو خاص طور پر ذہن نشین کر لینا چاہئے۔ کہ کتنا حصہ دانتوں کے کراؤں کا ابھی تک مسوڑے میں ہے یا کراؤن مذکور بالکل اُس سے آزاد ہو گیا ہے نیز اُن کی سطح اگر بدرنگ ہو گئی ہو یا چھوٹی چھوٹی خیار (سٹرائی ایشن) اگر چمکدار ہو گئی ہوں تو ضرور خیال کر کے دیکھتے جاؤ۔ نیز عارضی دانتوں کے پیچھے بھی دیکھو کہ مسوڑوں کے نیچے مستقل دانت تو نہیں نکل رہے ہیں ×

شکل نمبر ۳۳

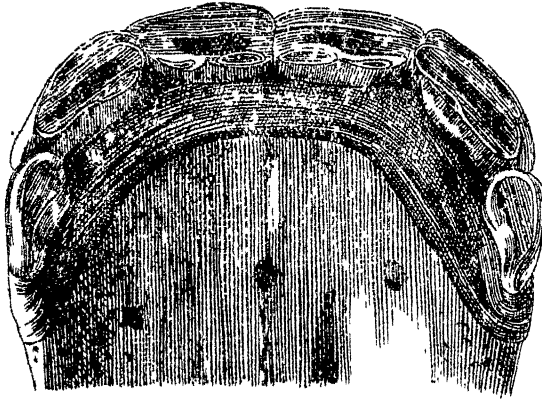


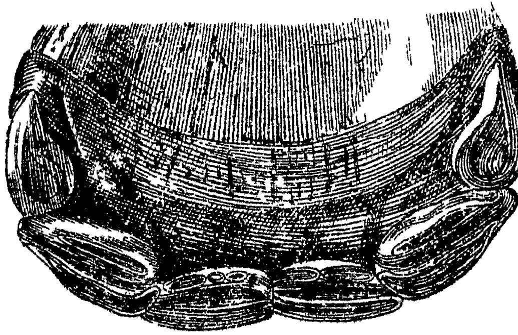
شکل نمبر ۳۴



ایک سال کے بچے کا جبڑہ

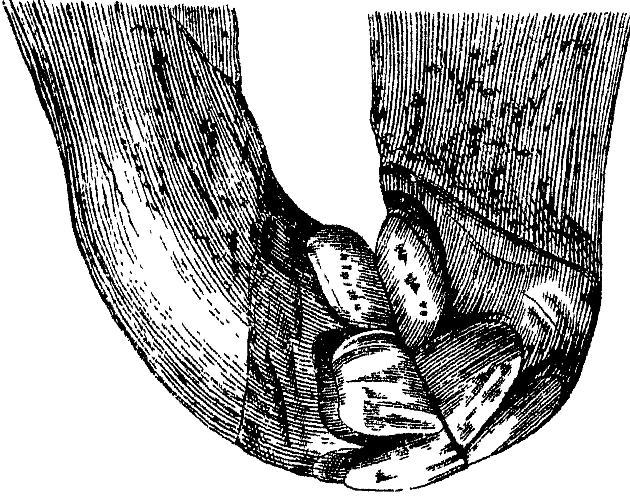
شکل نمبر ۳۵



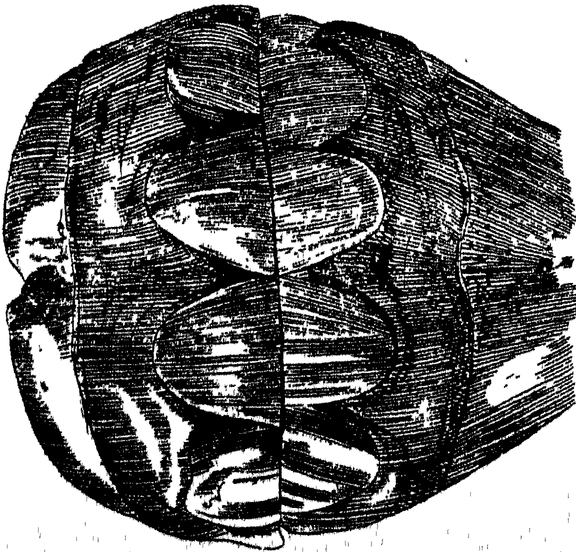


شکل نمبر ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ - ایک سال کی عمر میں تمام ڈیسیڈئیوس یا عارضی انسائزر دانت سامنے سے دیکھے جاسکتے ہیں۔ اور دو درمیانی و دو جانبین کے کل ۸ دانت مسوڑوں سے بالکل آزاد ہوجاتے ہیں مگر بالائی کارنر یعنی گوشے کے دو دانت زیرین کارنر دانتوں سے ابھی ملے ہوئے نہیں ہونگے سطح سے ظاہر ہوگا کہ جانبین کے دانت پچھلے کناروں پر سے مستعمل ہوتے ہوتے گھس گئے ہیں جو بیشک مختلف بچھیروں میں بلحاظ پچھلے کنارے کے اونچائی کے مختلف ہوگا۔ اس عمر میں دانت کے اگلے کنارے میں عموماً ایک پیلی سی لکیر جو آڑی حائل ہوتی ہے دکھلائی دیا کرتی ہے جو ڈنٹل سٹار کی شروعات کو ظاہر کرتی ہے گوشے کے دانت ابھی تک باہم نہیں ملتے اس وقت دو درمیانی دانتوں اور دو جانبین کے دانتوں کے کناروں کے گھساؤ میں مقابلہ کرنے سے معلوم ہوگا کہ آخر الذکر دانت زیادہ گھسے ہوئے ہیں جس سے معلوم کرسکتے کہ جانور کی عمر ۱۸ مہینہ تک یا کم اس عمر کے ہے جو کہ دیگر نشانات سے واضح ہوتی ہے

شکل نمبر ۳۶

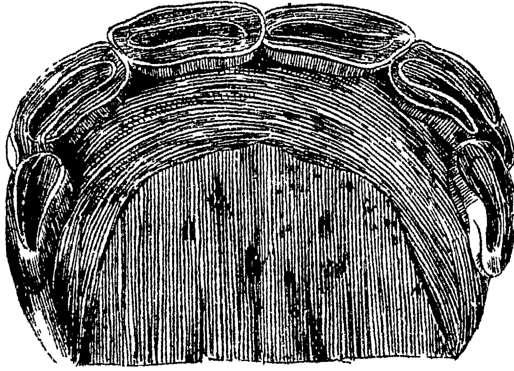


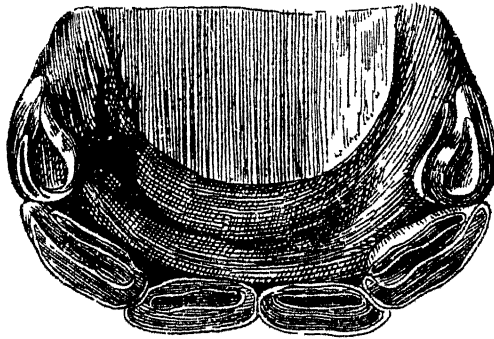
شکل نمبر ۳۷



سولہ ماہ کے گھوڑے کا جبڑہ

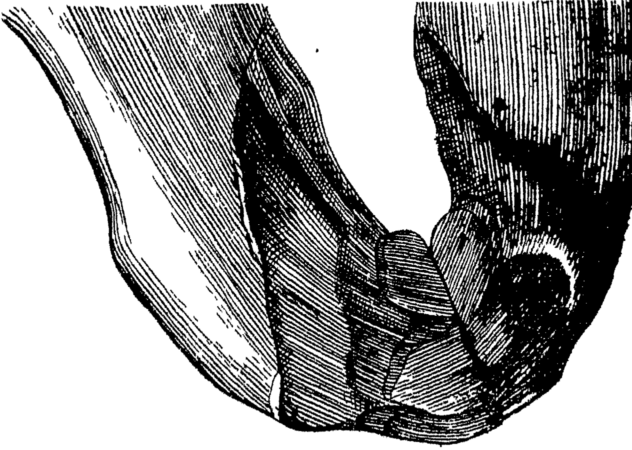
شکل نمبر ۳۸





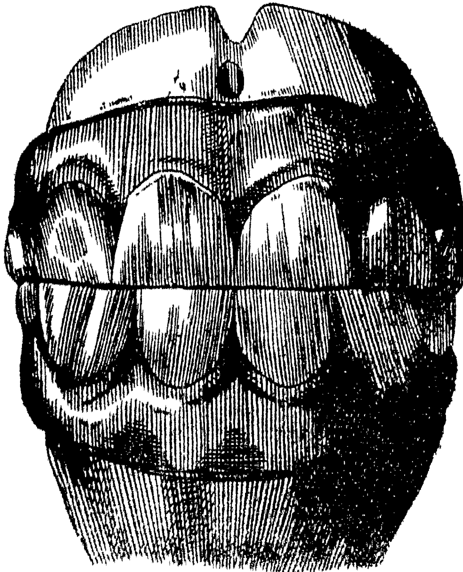
شکل نمبر ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ - بعمر ۱۶ ماہ میں تمام دانت باہم مل جاتے ہیں دو بالائی کارنر دانت نیچے کے دونو کے مقابل ہوتے ہیں اور ہر دو جبڑوں میں ہموار شروع ہو جاتے ہیں - پیالہ دانت کا اینامل اور اطرافی اینامل علیحدہ علیحدہ ہو جاتے ہیں اور دانتوں کا کراؤن مسوڑے سے بالکل الگ ہو جاتا ہے - اس وقت پر زیرین دو پنچر یعنی درمیانی دانت اکثر ہموار ہو جاتے ہیں بلکہ بعض وقت تو نیچے کے دو جا نبیں کے دانت بھی ہموار ہو جاتے ہیں - بالائی جبڑے میں تمام دانتوں کی سطوح بھی مکمل ہو جاتی ہیں - اور شگاف دار محراب میں سے محدب پن جاتا رہتا ہے ٭

شکل نمبر ۳۹

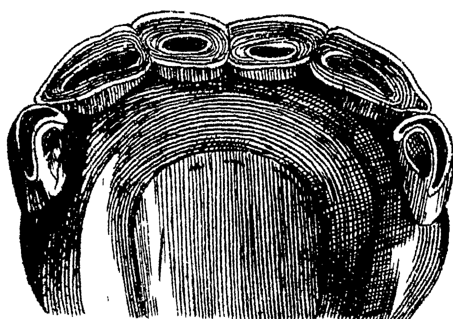


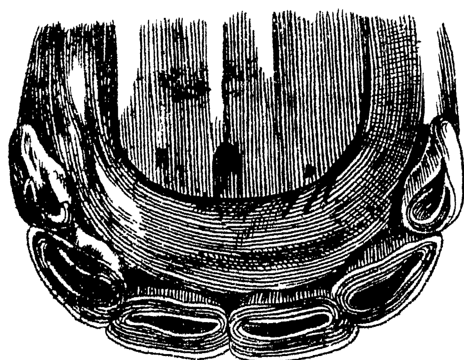
۲۰ ماہ کے گھوڑے کا جبڑہ

شکل نمبر ۴۰



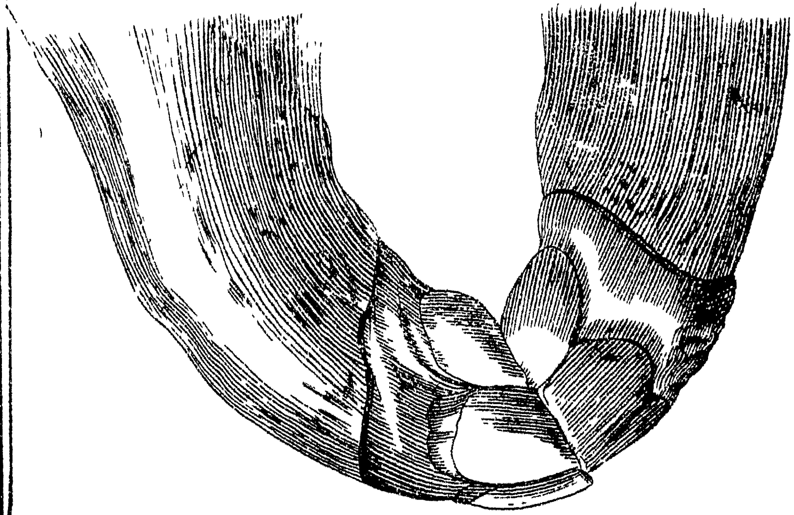
شکل نمبر ۴۱



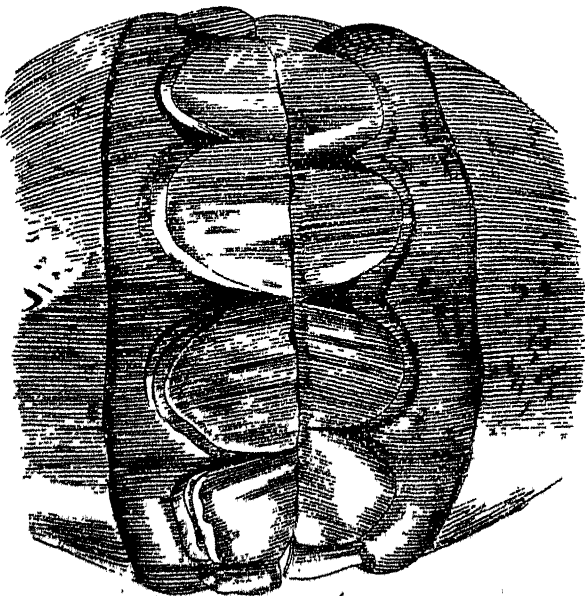


شکل نمبر ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ - بیس ماہ کی عمر والے گھوڑے کا دہن جو ایک تھارو برڈ بچھیرے کا ہے جس کو پیدائش سے لیکر دانہ ملتا رہا تھا - اُس کے دانت عُمر کے مطابق زیادہ گھسے ہوئے نظر آتے ہیں - اور زیریں گذشتہ دانت اگلے کناروں پر ہموار ہو گئے ہیں - اور بالائی کارتران ساگزر بھی کسی قدر گھسے ہوئے تو ہیں مگر بمقابلہ دو درمیانی اور دو جانبین کے گھسا ہُوا ہونے کے بہت کم - جن میں سے نیچے کے پنچر یعنی دو درمیانی دانت تو بالکل گھس گئے ہیں اور نیچے کے دو جانبین کے دانت ہموار ہو گئے ہیں اور گاف دار محراب کم محدّب ہو گئی مگر اس قدر چوڑی نہیں جیسے کہ دو سال کے گھوڑے کے ہوتی ہے اور جبڑے کے گرد تھوڑا سا مسوڑا ابھی باقی ہے۔

شکل نمبر ۴۲

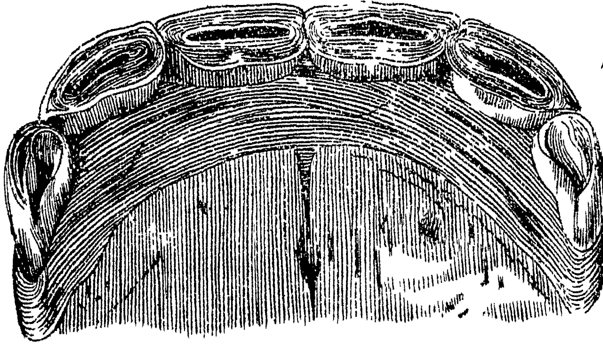


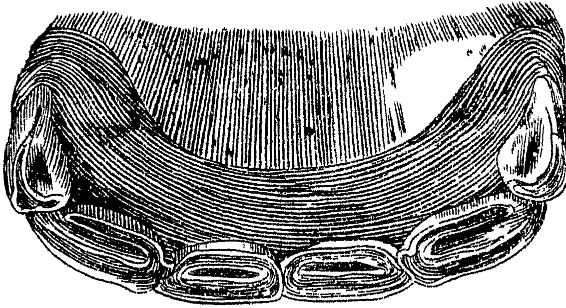
شکل نمبر ۴۳



دو سال کے گھوڑے کا جبڑہ

شکل نمبر ۴۴





دو سال کی عمر میں

اشکال نمبر ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ - یہ ایک معمولی نسل کے جانور کا دھن ہے جس کو دانہ نہیں ملا - یہ دو سال اور ۳۶ یوم کا تھا سامنے سے دو درمیان کے اور دو جانبین کے دانت مسوڑوں سے علیحدہ نظر آتے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے - کہ اوپر مستقل دانتوں کا دباؤ پڑتا ہے - خانوں میں گوشے کے دانت گردن سے علیحدہ ہوتے ہیں سطوح اچھی گھسی ہوئی ہونگی اور ڈنٹل سٹار ظاہر ہوتا ہوگا - اور بالائی جبڑے میں دو جانبین کے دانتوں کا نشیب اطرافی اینامل سے گھیرا ہوگا - اور نسو محراب آڑے طور پر چوڑی ہوتی ہے ✚

فصل چہارم

گھوڑے کی عُمر کا تیسرا زمانہ

مُستقل دانتوں کا نِکلنا - یہ زمانہ دو یا ڈھائی سال کی عمر سے لیکر پانچ سال تک رہتا ہے +

قریبًا ڈھائی سال کی عُمر میں درمیان کے عارضی دو دانت (پنیجر ٹیتھ) گر جاتے ہیں مسوڑے متوّرم ہوتے ہیں اور مُستقل دو دو دانتوں کے اگلے کنارے دکھائی دینے لگتے ہیں۔ معمولی طور پر یہ دانت اول بالائی جبڑے میں نمودار ہوتے ہیں اور قریبًا چھ ہفتہ سے لے کر دو مہینے کے عرصے میں مسوڑے کامل طور پر چھد جاتے ہیں +

رائز تک تین سال - چونکہ اب بچھیرا تین سال کے قریب پہنچتا جاتا ہے۔ اُس کے بالائی جبڑے میں دو دو درمیانی دانت مسوڑوں سے بالکل باہر ہو کر جانبین کے دو عارضی دانتوں کے برابر ہو جاتے ہیں جبڑۂ زیرین میں اُن کے کنارے بلکہ بعضے وقت آزاد سروں کا بہت سا حصّہ بھی مسوڑے سے باہر دکھائی دینے لگتا ہے اگرچہ دانت ابھی تک بند ہوتے ہیں اور جانبین کے عارضی دانت اپنی گردن کے مقام پر مسوڑوں سے بالکل علیحدہ اور بہت گھسے ہوئے ہوتے ہیں۔ نیز گوشے

کے دانت بھی اس قدر گھس جاتے ہیں کہ اُن کے بیرونی کنارے ایک دوسرے کو چھوتے رہیں۔ اشکال نمبر ۴۵ و ۴۶ و ۴۷*

تین سال کی عمر میں تمام مستقل درمیانی دانت مسوڑوں میں سے نکل آتے ہیں۔ اور عارضی دانتوں کے برابر ہو جاتے ہیں۔ اور مستقل درمیانی دانت آڑے رُخ ذرا چوڑے ہوتے ہیں اور اُن کے اگلے رُخ پر کچھ گڑھے ہُوا کرتے ہیں یہ دوسروں سے بالکل مختلف شکل کے ہوتے ہیں کیونکہ دیگر دانت چھوٹے اور محدّب ہوتے ہیں۔ اور مسوڑوں کے آس پاس اُن کی ساخت رہتی ہے۔ رنگ کسی قدر سفید ہوتا ہے اور اُن پر گڑھے بھی نہیں ہوتے۔ تین سال کے اختتام میں سال کا وقت اور جانور کی نسل ضرور خیال کر لینی چاہیئے۔ کیونکہ اچھی نسل کے گھوڑے اس کو موسم سرما کے درمیان حاصل کرتے ہیں اور باقی عام نسلوں کے گھوڑے اس عمر پر مارچ اپریل یا مئی تک بھی نہیں پہنچتے*

تین سال آف جبکہ بچھیرا تین سال کی عمر سے چند ماہ تجاوز کر جاتا ہے۔ تو مستقل دانتوں کے کنارے تو ایک دوسرے سے انصال پاکر اچھی طرح گھس جاتے ہیں مگر ڈنٹل کپ یعنی دانت کا نشیب ابھی تک بالکل گول رہتا ہے کیونکہ اُن کو بنانے والا انیمل ابھی تک اطرافی انیمل سے جو کنارہائے دندان کی جاسے بھی ملحق رہتا ہے۔ جانبین کے دو دو دانت بہت گھسے ہوئے مسوڑوں سے نکلے ہوئے بلکہ بعض وقت ٹوٹے ہوئے اور گرنے والے ہوا کرتے ہیں۔ اور گوشے کے دو دو دانتوں کی سطوح بہت ہی بڑی ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ دانتوں کے بیرونی کناروں کو قریب قریب ڈھک لیتی ہیں دیکھو اشکال نمبر ۴۸ نمبر ۴۹ نمبر ۵۰*

رائزنگ چار سال کی عمر میں۔ دو دو جانبین کے عارضی دانتوں کے گرنے اور اُن کے بجائے مستقل دانتوں کے نکل آنے سے اس زمانہ کی تشخیص ہوتی ہے جانبین کے دو مُستقل دانت نکل تو آتے ہیں۔ مگر ابھی گوشے کے دانتوں کی سطوح کے برابر نہیں ہو جاتے اور نہ ابھی گھِسنے لگتے ہیں۔ اور درمیانی دو دانتوں کا مرکزی انیمل نشیب دانت یا ڈنٹل کپ کو محصور رکھتا ہے۔ جو سامنے سے پیچھے کی طرف چپٹا ہونے کے باعث صاف دکھلائی دیا کرتا ہے۔ اور گوشے کے دانت بھی بجانب گردن مسوڑے سے علیحدہ ہونا شروع ہو جاتے ہیں دیکھو اشکال نمبر ۵۱ نمبر ۵۲ نمبر ۵۳ +

چار سال کی عمر میں۔ ہر ایک جبڑے میں چار مستقل دانت ہو جاتے ہیں اور اُن کی سطوح بھی ہموار ہوتی ہیں۔ بلکہ دو دو درمیانی دانتوں کے اگلے اور پچھلے کنارے گھِسنے لگتے ہیں گو دانتوں کے نشیب بیرونی اطرافی انیمل سے بالکل علیحدہ نہیں ہو جاتے کبھی کبھی بیرنی دو درمیانی دانت ہموار ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً اچھی نسل کے گھوڑوں میں ایسا ہوتا ہے۔ گوشوں کے دو دو عارضی دانت بھی مسوڑوں سے علیحدہ بالکل گھس جاتے ہیں اشکال نمبر ۵۴۔ نمبر ۵۵۔ نمبر ۵۶ +

چار سال آٹھ کی عمر میں۔ گوشوں کے دو دو عارضی دانت ڈھیلے اور گرنے والے ہو جاتے ہیں اور اُن کے تنے مسوڑوں کے خانوں میں یونہی اٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔ بلکہ بعض وقت کوئی سا گوشہ کا دانت گر بھی چکتا ہے اور گوشہ کے مستقل دانتوں کے چھوٹے کنارے اول نمودار ہونے ہیں۔ جو اکثر بالائی جبڑے میں شروع کرتے ہیں۔ دو

درمیانی اور دو جانبین کے دانت اچھی طرح گھس جاتے ہیں اور اس عمر میں دانتوں کے نکلنے میں اکثر بے ترتیبیاں بھی دیکھی جاتی ہیں اور دو جانبین کے دو گوشے کے دانتوں کا ایک ہی وقت میں نمودار ہونا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ یعنی اس طرح پر ایک صرف چار سالہ یا ۴½ سال تک کے عمر والے جانور کے ایسے دانت ہو سکتے ہیں جن سے وہ معمولی طور پر ۵ سالہ معلوم دیوے۔ اشکال ۵۷-۵۸-۵۹ +

رائزنگ پانچ سالہ کی عمر میں۔ گوشوں کے چاروں عارضی دانت گر کر اُن کی بجائے مُستقل دانت نکل آتے ہیں مگر یہ آخر کے دانت ابھی تک جانبین والے دانتوں کے ہموار نہیں ہو جاتے اور نہ ابھی گھسے ہوئے ہوتے ہیں۔ درمیانی دانت بیشک ہموار ہو جاتے ہیں اور اُن کا مرکزی انیمل ایک جانب سے دوسری جانب کو بڑھ جاتا ہے اور سرکتے سرکتے سطح دانت کے اگلے کنارے سے بہت فاصلہ پر ہو جاتا ہے۔ اور جانبین کے دانتوں کی سطوح صاف طور پر بن جاتی ہیں۔ دیکھو اشکال نمبر ۶۰ نمبر ۶۱ نمبر ۶۲ +

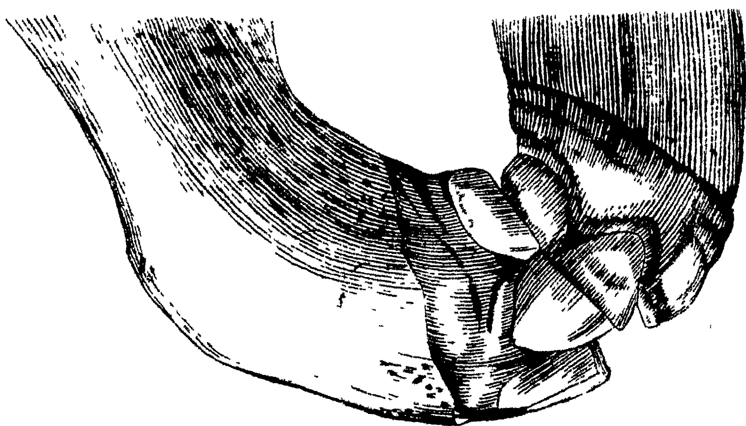
پانچ سال کی عمر میں۔ اب مُنہ بالکل مکمّل ہو جاتا ہے اور شگاف دار محراب دائرہ نُما اور باقاعدہ شکل کی ہو جاتی ہے۔ اور تمام مستقل دانت باہم ہموار ہو جاتے ہیں اور گوشے کے دانتوں کے اگلے کنارے تو بالکل گھس جاتے ہیں مگر پچھلے کنارے ابھی نہیں گھستے۔ اشکال نمبر ۶۳ نمبر ۶۴ نمبر ۶۵ +

پانچ سال آف کی عمر میں۔ علامات مندرجہ ذیل زیادہ واضح ہو جاتی ہیں گوشے کے دو دانتوں کو جو کام کرنا پڑتا ہے اُس کے

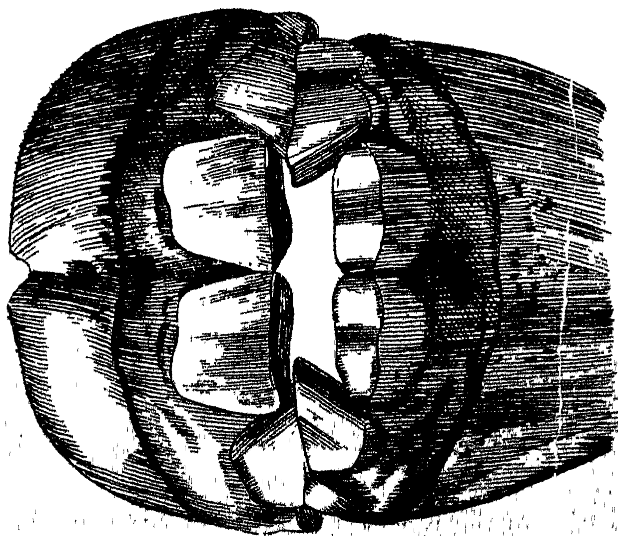
اور اُن کے متواتر رگڑ کھاتے رہنے کے اعتبار سے بعمر زیادہ عیاں ہوجاتی ہے
بالائی جبڑے کی شگافن دار محراب میں گوشے کے دو دانتوں کے پچھلے کنارے
شاذونادر ہی گھسنا شروع کرتے ہیں اور اُن کے ڈھانچے باقاعدہ نصف
دائرہ کی مانند اوپر سے نیچے کو محدّب رہتے ہیں ✦

اس زمانہ میں علاوہ اسباب مندرجہ بالا کے جن سے مُستقل دانتوں
کے نکل آنے میں جلدی یا دیر لگ جا سکتی ہے۔ دیگر اسباب بھی عائد
حال ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ ٹرنبجر صاحب نے یہ دریافت کیا ہے کہ تھوڑی
عمر کی گھوڑیوں کو حمل رہ جانے سے اُن کے دانت نکلنے میں دیر لگ
جاتی ہے۔ نیز یہ بھی مشاہدہ میں آیا ہے کہ مُتواتر حاملہ ہوتے رہنے
سے دانت کم گھستے ہیں۔ ایسی عمر میں ڈاڑھ بھی نکل آتی ہیں یا ممکن
ہے کہ تمام انسائزر دانتوں کے نکلنے تک اُن کی برآمدگی ملتوی رہے
شُبہ کی حالت میں مولر دانتوں کی حالت کا مزید امتحان کرنا چاہئے اور
ان دانتوں کے نکلنے کی سطح کے ملاحظہ سے یہ بھی معلوم ہو جائیگا۔ کہ
پہلا مُستقل مولر دانت تیرھویں اور ستیسویں ماہ کے مابین نکلتے ہیں
اور دوسرا مستقل مولر تیسرے سال اور تیسرا مولر چوتھے سے پانچویں
سال کے مابین نکلتا ہے۔ اور جو قاعدہ کہ دوسرے زمانہ عمر میں بیان
کر آئے ہیں۔ یہاں بھی عائد سمجھو۔ یعنی درمیانی جانبین کے اور گوشہ
کے دانتوں میں گھسنے کا مقابلہ بہت اچھی طرح کیا جائے چنانچہ ممکن ہے
کہ پہلا اور دوسرا جوڑا زیادہ مستعمل رہنے کے باعث اُس جوڑے کی
تازگی سے مُطابقت نہ رکھے جو کہ دیر لگ جانے کے باعث کچھ عرصہ
میں نکلا ہے ✦

شکل نمبر ۴۵



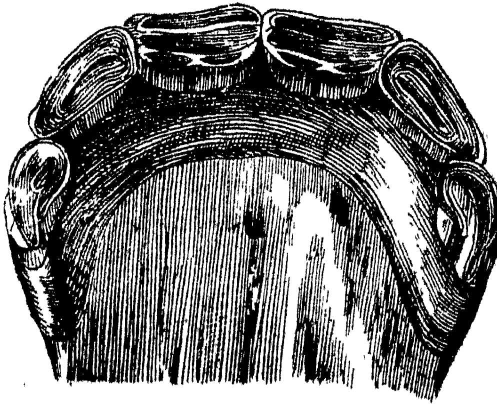
شکل نمبر ۴۶

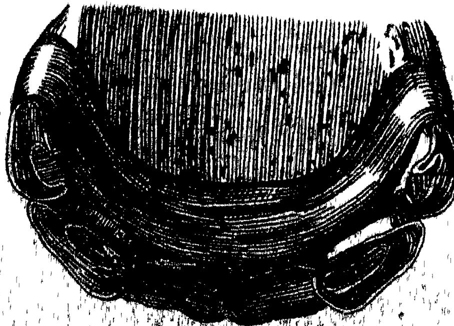


رائزنگ تین سال کی عمر میں

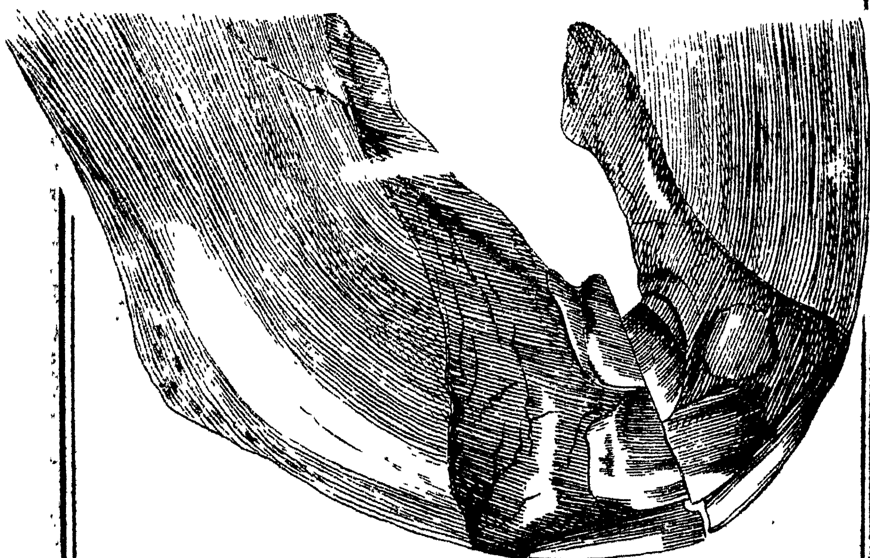
رائزنگ تین سال کی عمر ہیں۔ اشکال نمبر ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ سامنے سے دیکھنے پر بالائی جبڑے ہیں دو مستقل دانت درمیان ہیں دکھلائی دینگے جو ابھی تک جانبین کے عارضی دانتوں کے برابر نہیں ہوتے اور اُن کے نیچے بڑھے ہوئے درمیانی دانت بھی مسوڑوں ہیں سے ابھی نکلنے لگے ہیں یعنی اُن کے اگلے رُخ کا تھوڑا سا حصہ دکھلائی دینے لگا ہے۔ خانہ دانت ہیں جانبین کے دانت بہت گھسے ہوئے دکھلائی دیتے ہیں اور بہہ گوشہ کے (کارنر) دانت بہت چھوٹے پڑ جاتے ہیں۔ اور سطوح دنداں سے بالائی درمیانی دانت خفیف سے گھسے ہوئے نظر آئینگے اور جانبین کے دانت بالکل ہموار ہو جاتے ہیں اور گوشہ کے دانت بہت مستعملہ ہوتے ہیں +

شکل نمبر ۴۷

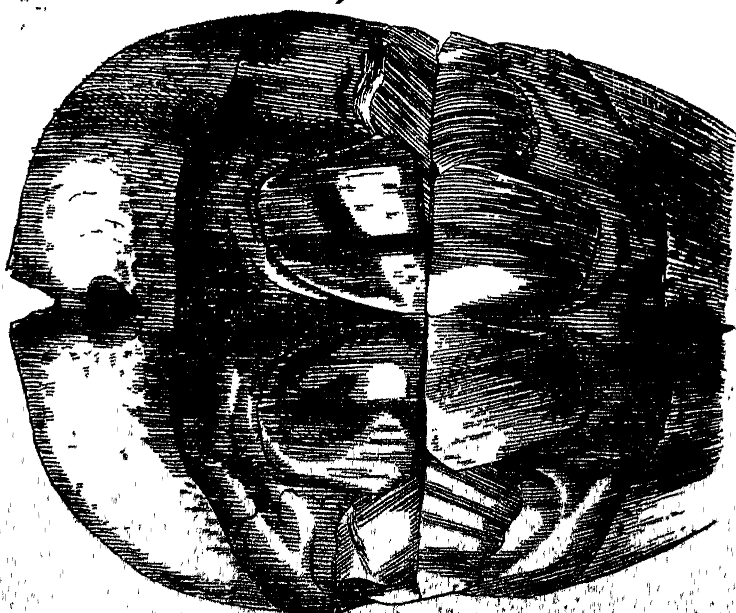




شکل نمبر ۴۸

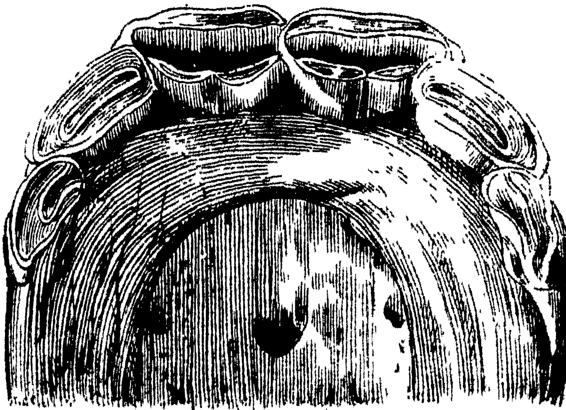


شکل نمبر ۴۹



معمر سال آٹھ کی عمر والے گھوڑے کا جبڑہ

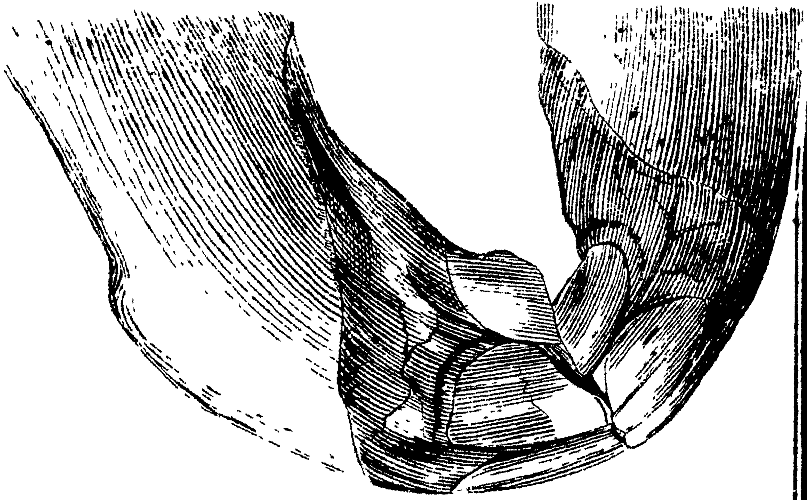
تین سال آف کی عمر میں - اشکال نمبر ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ - سامنے سے چار
مستقل درمیانی دانت نظر آنے لگتے ہیں - جو اردگرد کے دانتوں سے بہت بڑے اور مضبوط ہوتے
ہیں - اور بالائی قطار کے بالمقابل والے کناروں سے نہیں ملتے جانبین کے دانت زیادہ
مستعمل اور گوشے کے (کارنر) چھوٹے ہو جاتے ہیں - ان کی سطوح بھی گھس کر برابر ہو جاتی ہیں
بجانب چپ کارنر اور انٹرمیڈی آیٹ دانتوں کے مابین مسوڑا اُٹھا ہوا دکھائی دیتا ہے جو عنقریب
برابر ہونے والے مستقل جانبین کے دانتوں کے باعث ہو جاتا ہے - زیریں جانبین کے
دانتوں کی سطوح بہت گھسی ہوئی مگر بالائی دانتوں کی کچھ کم ہوتی ہیں - زیریں کارنر دانت
بالکل ہموار ہو جاتے ہیں دہن ہٰذا میں دو درمیانی زیریں دانتوں کی سطوح بہت گھسی ہوئی
ہیں جس کا باعث یہ ہے کہ یہ بالائی دو دانتوں کے نکلنے سے پیشتر ہی برآمد ہوئے تھے +



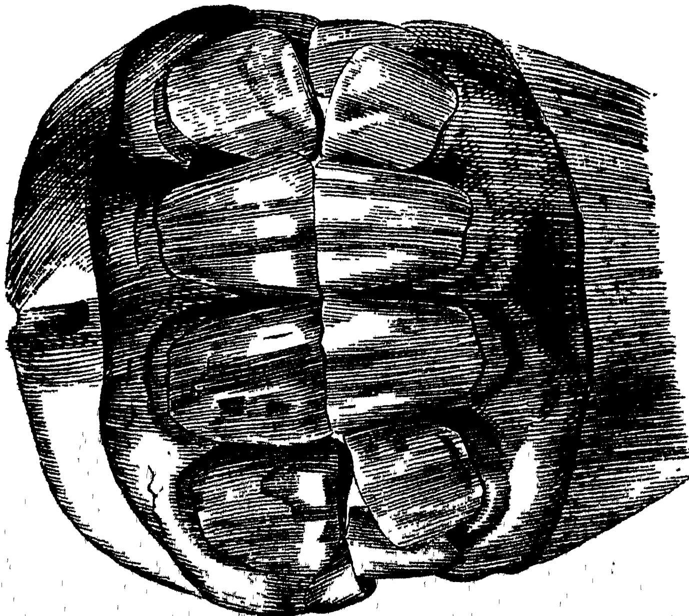
شکل نمبر ۵۰



شکل نمبر ۵۱



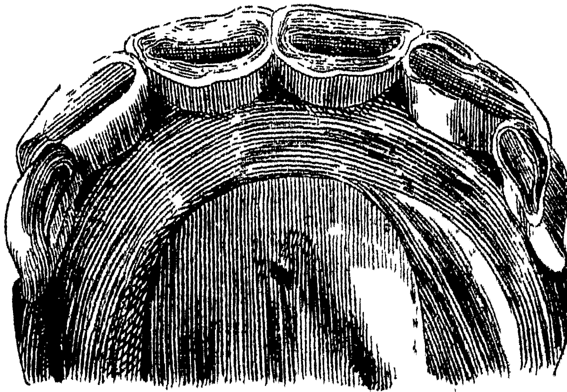
شکل نمبر ۵۲

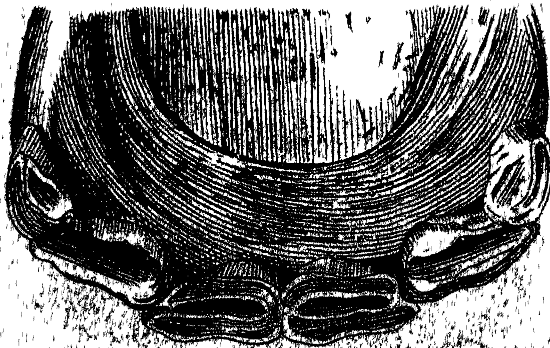


رائٹرنگ چارسال کے گھوڑے کا جبڑہ

رائزنگ چار سال کی عمر ہیں۔ اشکال نمبر ۵۱ و ۵۲ و ۵۳۔ سامنے کی طرف سے آٹھ دانت بالکل پُختہ معلوم پڑینگے جن ہیں دو درمیانی (پنچر) تو اپنے مقابل کے دانتوں سے ملے ہوئے ہونگے مگر جانبین۔ کے دانت ابھی ان سے چھوٹے ہوتے ہیں۔ جیساکہ تصویر میں دیکھوگے۔ کارنر یا گوشے کے دانت بہت زیادہ گھسے ہوئے ہونگے مگر دو درمیانی دانتوں کی سطوح بھی بہت گھس جاتی ہیں جس سے مرکزی اینامل یا نشیب اطرافی اینامل سے بالکل علیحدہ ہو جاتا ہے۔

شکل نمبر ۵۳

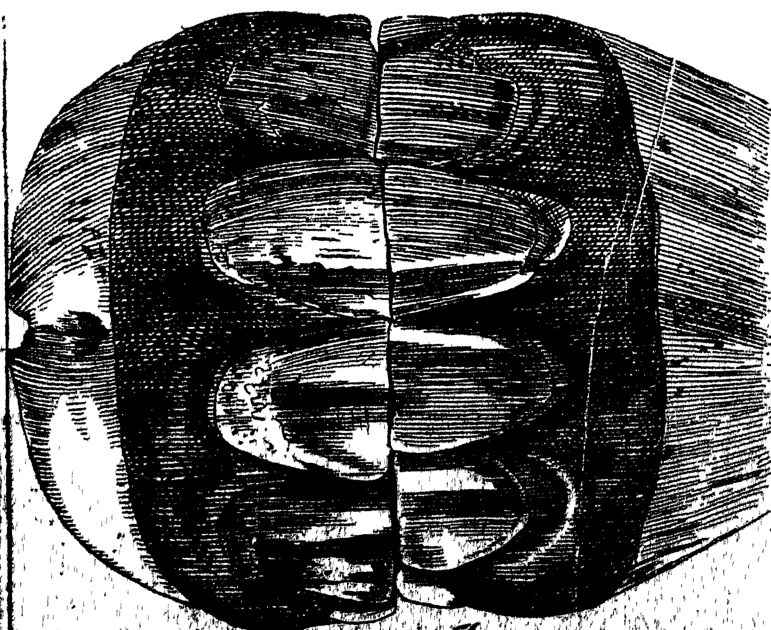




شکل نمبر ۵۴



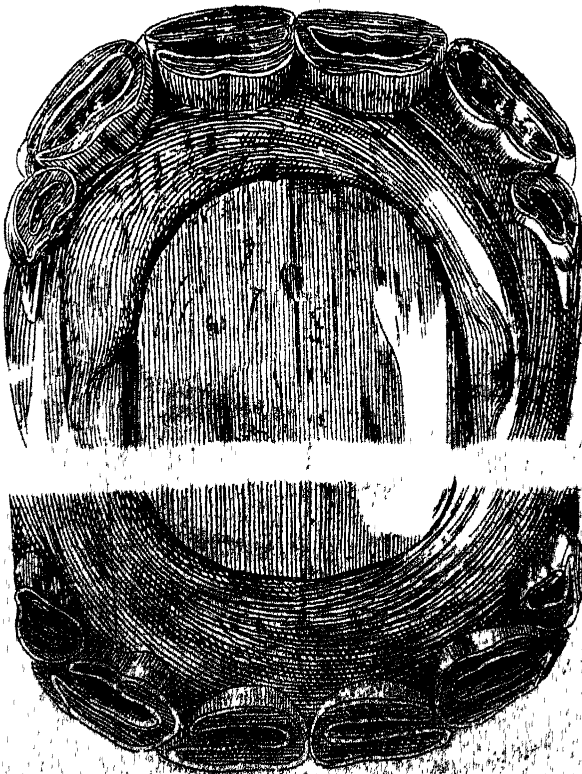
شکل نمبر ۵۵



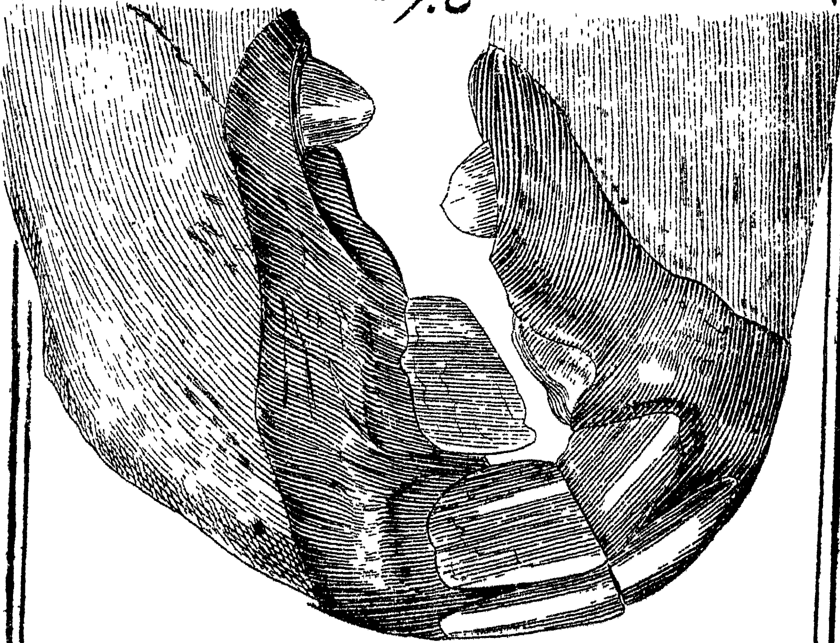
چار سالہ گھوڑے کا جبڑہ

چار سال کی عمر میں۔ اشکال نمبر ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ ۔ سامنے سے دیکھنے پر چار بالائی مستقل دانت اپنے بالمقابل زیرین دانتوں سے مل جاتے ہیں۔ اور جبڑہ اتنا چوڑا ہو جاتا ہے کہ کار زیا گوشے کے دانت قریبًا پنہاں سے ہو جاتے ہیں۔ یا بہت چھوٹے نظر آیا کرتے ہیں۔ بلکہ بالائی دانت جبڑے سے نکلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور سامنے کے جبڑے میں ٹش یعنی نیش بھی دکھلائی دینے لگتے ہیں۔ اور جانبین کے دانتوں کی سطوح بہت گھسی ہوئی ہوتی ہیں۔ خصوصًا بالائی دانتوں کی جس میں کہ دانت اوّل نکلے تھے مگر گری انمیں صرف بالائی جانب چپ کے دانتوں سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اور زیرین کار زیا دانت قریب ہموار ہوتے ہیں۔ مگر بالائی بالکل ہموار ہو جاتے ہیں ٭

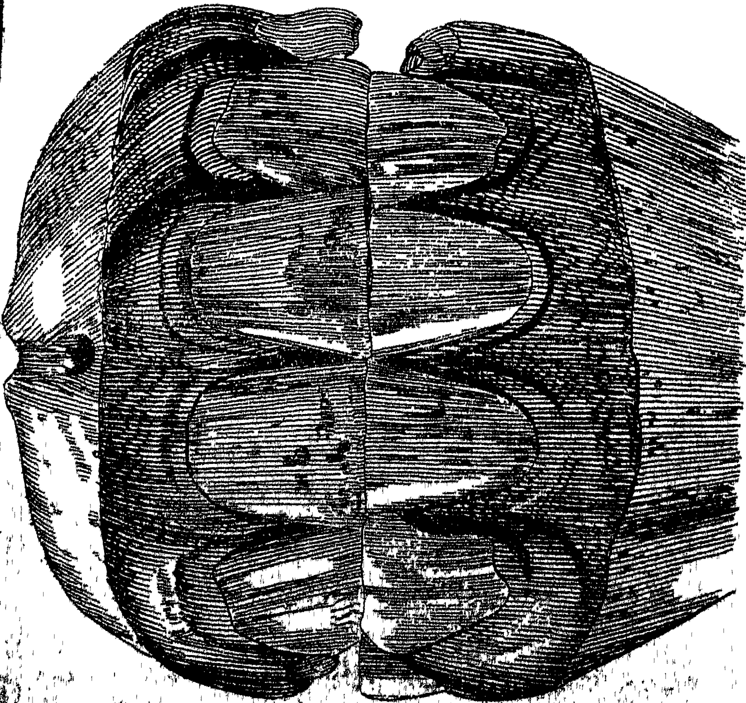
شکل نمبر ۵۶



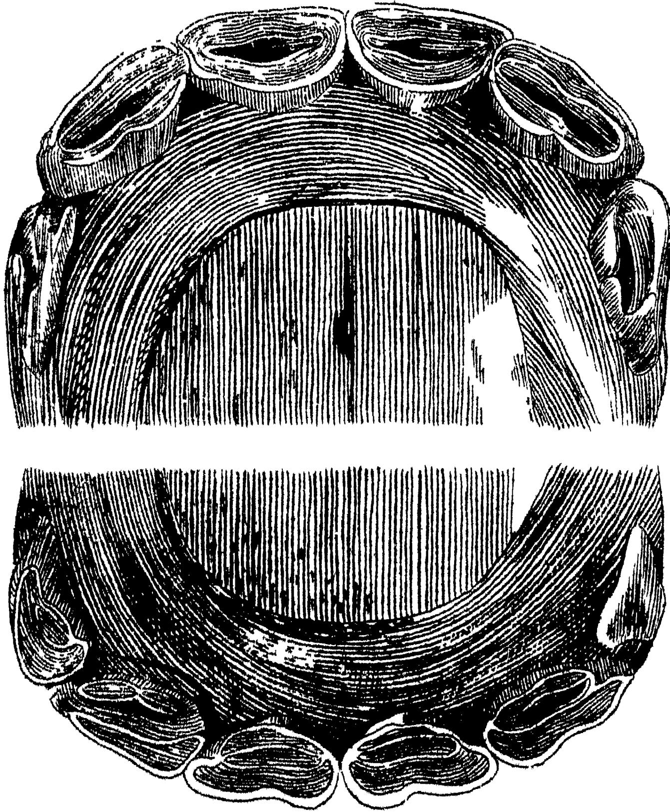
شکل نمبر ۵۷



شکل نمبر ۵۸ چار سال آف عمر کے گھوڑے کا جبڑہ

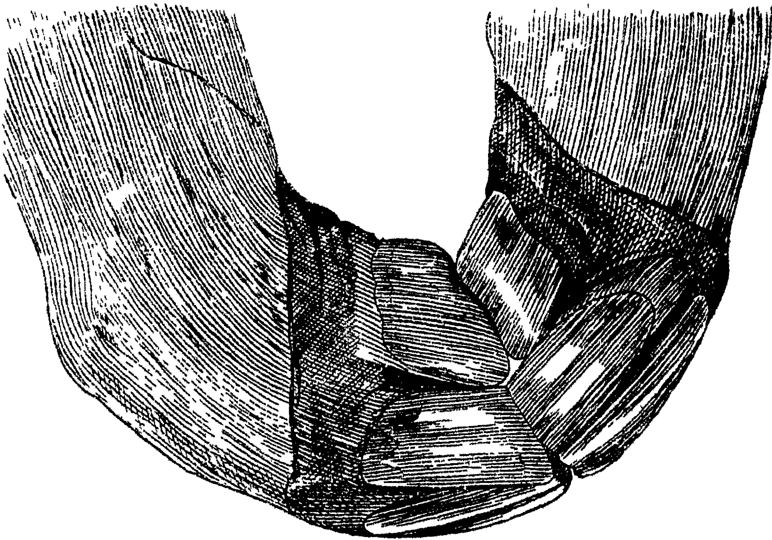


شکل نمبر ۵۹

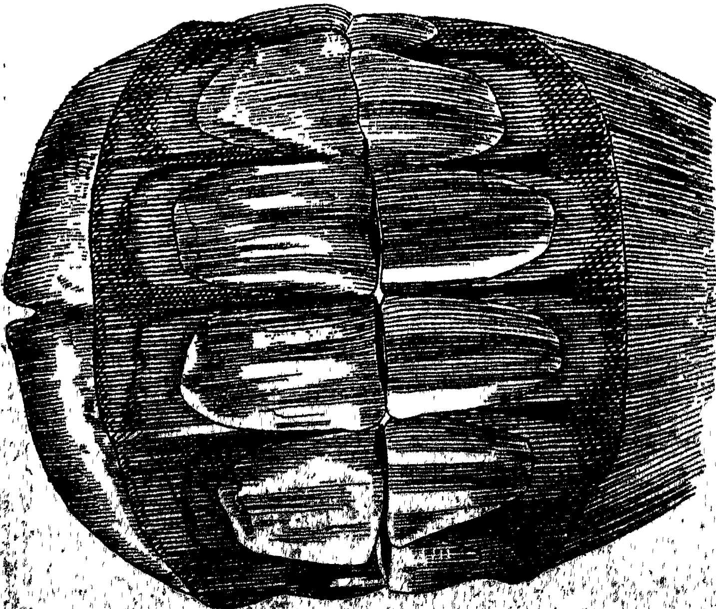


چارسال آٹھ عمر میں۔ اشکال نمبر ۵۷ و ۵۸ و ۵۹۔ سامنے کی طرف جانبین کے دو مستقل دانت ایک دوسرے سے ملے ہوئے نظر آئینگے۔ اور بالائی و زیرین ہر دو جبڑوں میں جانب چپ کے مستقل کا نر دانت بھی برآمد ہوگئے ہیں اور خانوں میں دیکھا جائیگا۔ کہ یہ دانت پورے طور پر مسوڑوں سے باہر نہیں ہوگئے۔ تمیز نیش بھی نکل آئے ہیں اور دائیں جانب بالائی جبڑہ میں دودھ کا دانت بالکل گرنے والا ہے۔ یعنی صرف اُس کی جڑ اٹکی ہوئی ہوتی ہے اور اسی جانب کا جبڑہ زیرین کا دانت ہموار ہو جاتا ہے۔ مگر جبڑہ میں ابھی تک مضبوطی سے چپاں رہتا ہے بالائی جانبین کے دانت جو زیرین دانتوں کے نکلنے سے پیشتر برآمد ہو چکے تھے۔ زیادہ گھسے ہوئے نظر آنے لگتے ہیں اور دودھیائی دانتوں میں [illegible] ہو جاتے ہیں۔

شکل نمبر ۶۰



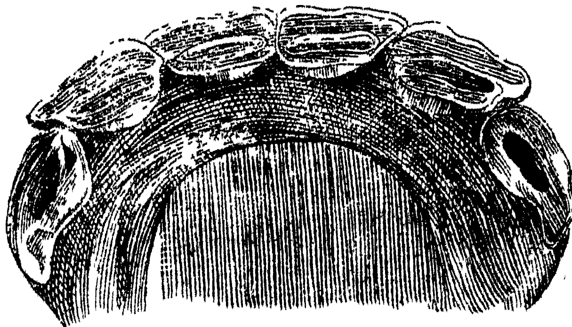
شکل نمبر ۶۱

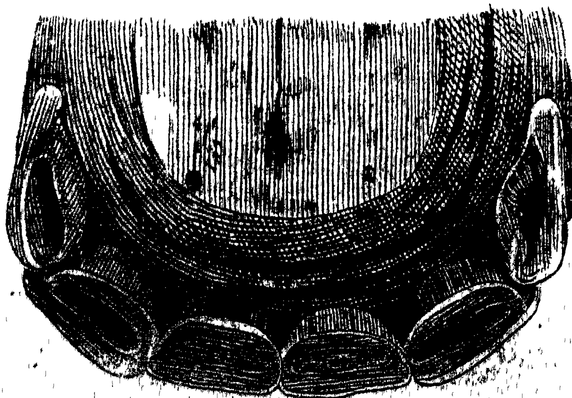


ریجنگ پانچ سال گھوڑے کا جبڑہ

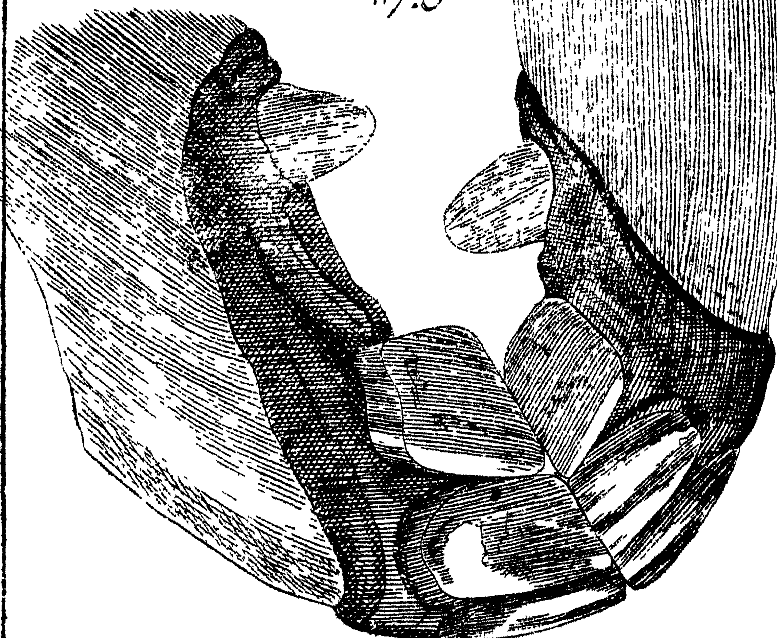
رائزنگ پانچ سال کی عمر میں - اشکال نمبر ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ - چاروں کنار عارضی دانتوں کی جگہ مستقل دانت نکل آئینگے - لیکن درمیانی دانتوں کے ساتھ ہموار نہیں ہونگے اور بالکل صاف ہونگے - دیگر دانتوں کی سطوح پچھلی اشکال کے دانتوں کی سطوح کی نسبت زیادہ گھسے ہوئے معلوم ہوتے ہیں - اور زیرین درمیانی دانتوں میں کپ تقریباً بن جاتے ہیں +

شکل نمبر ۶۲

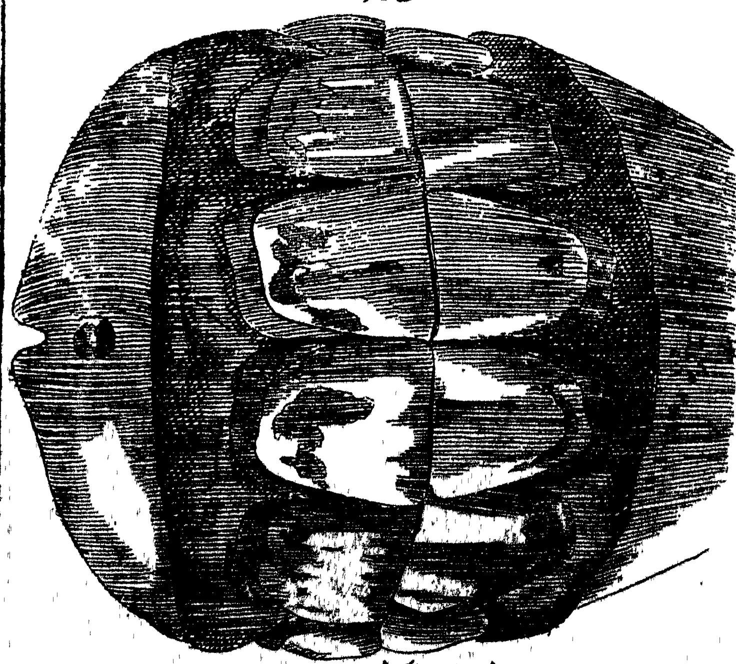




شکل نمبر ۶۳



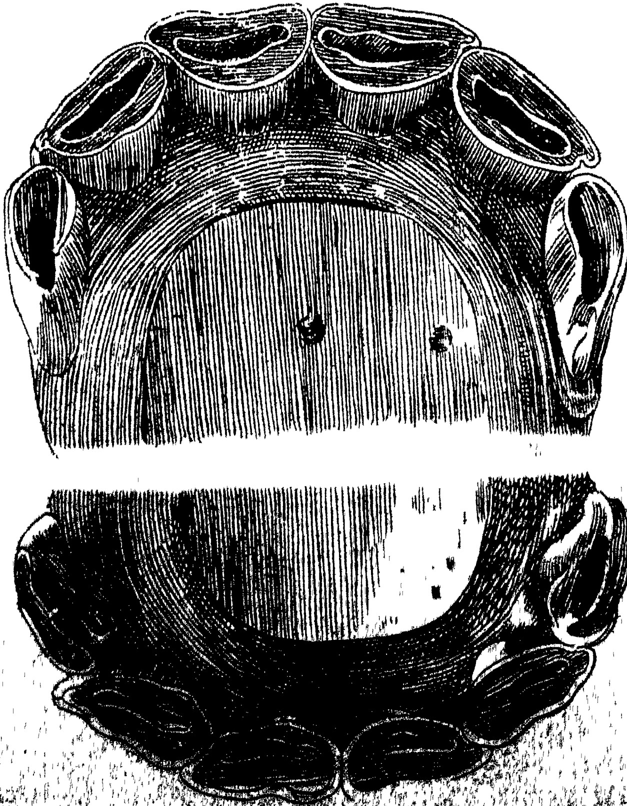
شکل نمبر ۶۴



پنج سالہ یابو کا جبڑہ

پانچ سال۔ اشکال نمبر ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ ۔ کل دانت پورے ہوجاتے ہیں۔ اور ہر دو جبڑوں میں تمام مستقل دانت ایک لیول میں ہوتے ہیں۔ جبڑے ہر دو جانب میں محدب ہوجاتے ہیں۔ نیش پورے طور پر نکل آتے ہیں۔ کارنر دانت کا اگلا کنارہ گھسنا شروع ہوجاتا ہے۔ پنچر دانت ہموار ہوجاتے ہیں۔ لیکن کپ ابھی تک ایک جانب سے دوسرے کو لمبے اور بہت تنگ ہوتے ہیں اور دانتوں کے پچھلے کنارہ کی طرف آنا شروع کرتے ہیں کپ کی اس شکل سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان دانتوں میں کپ بہت اونچے ہیں۔ کاٹنے والے دانت نصف دائرہ نما شکل ظاہر کرتے ہیں +

شکل نمبر ۶۵



فصل پنجم

عُمر کا چوتھا زمانہ

مُستقل کاٹنے والے دانتوں کا ہموار ہونا

اس زمانہ میں دانتوں کے نظام سے آراستہ شدہ نشانات کو معلوم کرنا نسبتاً مشکل ہو جاتا ہے اور ٹھیک ٹھیک عمر کی تحقیق بہ نسبت پیشتر کے اچھی طرح نہیں کیجا سکتی ہے۔ نشانات جو کہ چھ سال میں ملاحظہ کرنا چاہئیں حسب ذیل ہیں:-

۱- کارندہ دانتوں کا گھسنا ۔

۲- دانتوں کے آڑے قُطر کی شکل ۔

۳- ٹیبل کی سطح پر مرکزی انیمل کی جلئے وقوع ۔

۴- کاٹنے والے (انسائزرز) دانتوں کے حلقہ کی عام شکل کو ملاحظہ کرنا ۔

چھ سال میں ۔ دانتوں کی سطح ہموار ہو جانے کے بعد درمیانی

دانتوں کی سطح بیضوی بننا شروع ہوجاتی ہے۔ کارنر دانتوں کا پچھلا کنارہ گھس جاتا ہے اور (کپ) نشیب بیرونی انیمل سے مکمل طور پر جُدا ہوجاتا ہے۔ درمیانی دانتوں کی اگلی طرف سے سیمنٹ کے غائب ہوجانے کے باعث وے سفید رنگ کے ہوجاتے ہیں۔ اس عمر میں تاج بالائی کارنر دانتوں کے بیرونی کناروں پر جلدی نمودار ہونا شروع ہوجاتا ہے۔

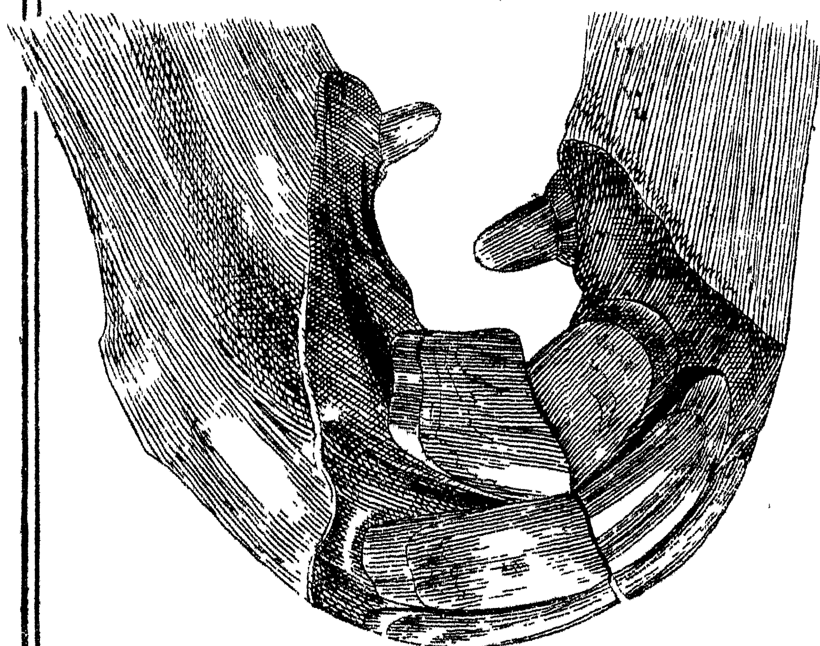
سات سال میں تمام دانتوں کی بیرونی سطح پر سے سیمنٹ ضائع ہوجاتا ہے جس سے وہ نسبتاً زیادہ سفید ہوجاتے ہیں۔ زیرین کارنر دانت جوکہ بہ نسبت بالائی کارنر کے آگے سے پیچھے کو تنگ ہوتا ہے صرف بالائی کارنر دانت کے اگلے کنارے کے ساتھ رگڑ کھاتا ہے اور اس طرح تاج جو چھ سال کی عمر میں ڈھکا ہوا ہے اچھی طرح سے ظاہر ہونے لگتا ہے۔ درمیانی دانت ایک طرف سے دوسری جانب کو تنگ ہوتے جاتے ہیں اور پچھلے کنارے کی طرف بیضوی ہونا شروع کرتے ہیں۔ جانبین کے دانت بیضوی ہوجاتے ہیں اور دونو میں (کپ) نشیب ضرور ہی تنگ ہوکر دانتوں کے پچھلے کنارے کے نزدیک معلوم ہونے لگتے ہیں۔ خانوں میں جڑوں کی شکل جو کہ چھ سال کی عمر میں محدب معلوم ہوتی تھی۔ اب محراب دار ہوجاتی ہے۔

آٹھ سال میں۔ انساٹزر (کاٹنے والے دانت) کی رنگت سفیدی سے تبدیل ہوکر زردی مائل سفیدسی ہوجاتی ہے۔ دانتوں کی محرابیں ایک جانب سے . . . . دوسری جانب کو تنگ اور دانت زیادہ تر پیچھے ہٹتے جاتے ہیں اور جیسے کہ زیرین کا رخ

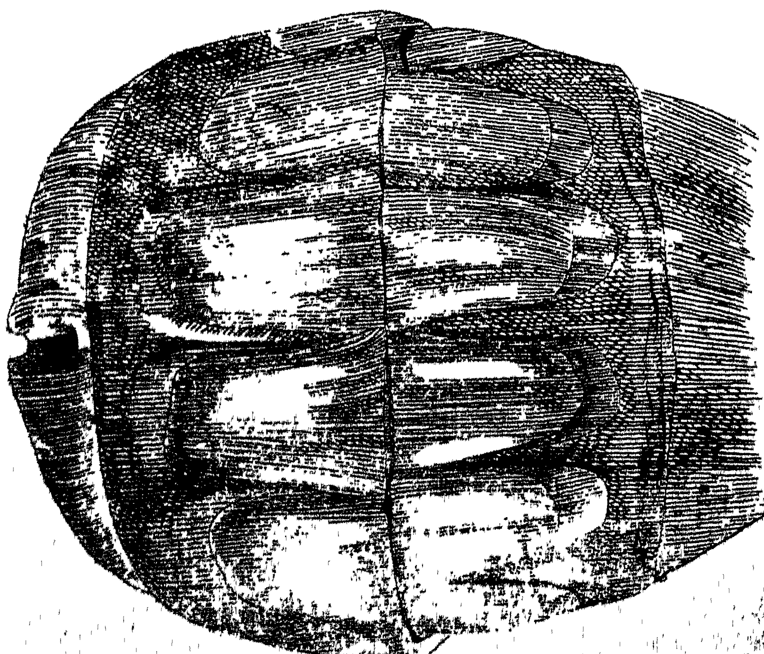
دانتوں کے پچھلے کنارے اب گھسنا شروع کرتے ہیں اُن کی سطوح لمبی
ہوتی جاتی ہیں۔ اور قد میں بالائی کار نر دانتوں کی سطوح سے مشابہت
رکھتی ہیں۔ اس طرح آخر الذکر دانتوں سے پیدا شدہ تاج پنہاں ہونے
لگتے ہیں۔ دانتوں کی درمیانی جگہ اچھی طرح ظاہر ہوتی ہے۔ اور مسوڑہ
دانت کی چوٹی سے علیحدہ ہو جاتا ہے جس سے اُس کی شکل چورس
معلوم ہوتی ہے۔ (ٹیبلز) سطوح اپنے پچھلے کناروں پر زیادہ محدّب
ہو جاتے ہیں اور (کپ) نشیب جو کہ آہستہ آہستہ دانت کے پچھلے کنارے
پر آجاتے ہیں۔ درمیانی دانتوں میں پچھلی طرف محدّب معلوم ہونے
لگتے ہیں۔ ان کے سامنے کی طرف دانتوں کے اگلے کنارہ کے قریب
ایک آڑی لمبی سیاہی مائل زرد لکیر ظاہر ہونے لگتی ہے۔ یہ ڈنٹل سٹار ہے
جو کہ اُس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ (کیلسی فائڈ ڈنٹل پلپ) چونہ خوردہ
گودہ دانت ضائع ہو جاتا ہے۔ اگر کاٹنے والے دانتوں کی بناوٹ اور ساخت
کو دیکھا جائے تو ہم کو ڈنٹل سٹار کی بابت پورا پورا حال معلوم ہو جائیگا۔

بغیر رگڑ کھائے ہوئے دانت کے بالائی حصہ میں خلا ہوتا ہے اور
کپ کے اگلے کنارہ اور دانت کے اگلے کنارے کی درمیانی جگہ میں دانت
کا گودا ڈنٹل پلپ ہوتا ہے۔ لیکن ہم نے دیکھا ہے کہ کپ (نشیب)
بھی پیچھے کی طرف دانت کے پچھلے کنارے کی طرف رغبت رکھتا ہے ۸ سال
کی عمر میں کپ مذکور یعنی۔ - - - - - - - - - - نشیب دانت
سطح کے پچھلے اور درمیانی تہائی کے درمیان واقع ہوتا ہے ڈنٹل سٹار کے آڑی
وسعت جانبین اور کار نر دانتوں میں بہ نسبت درمیانی دانتوں کے بہت
کم ہوتی ہے۔

شکل نمبر ۶۶

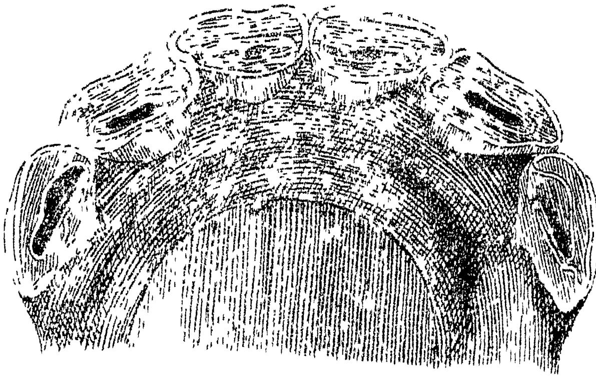


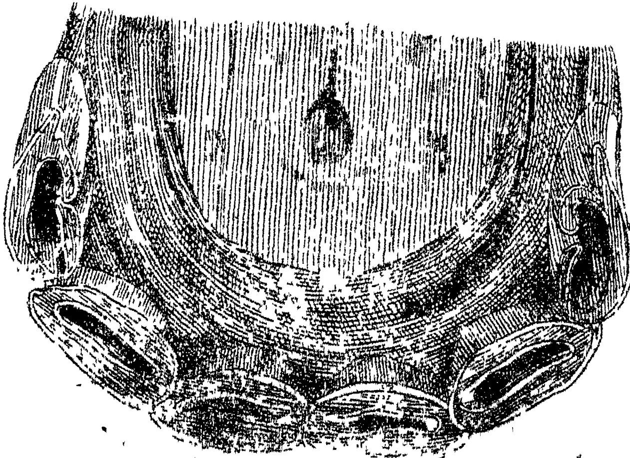
شکل نمبر ۶۷



چھ سالہ یابو کا جبڑہ

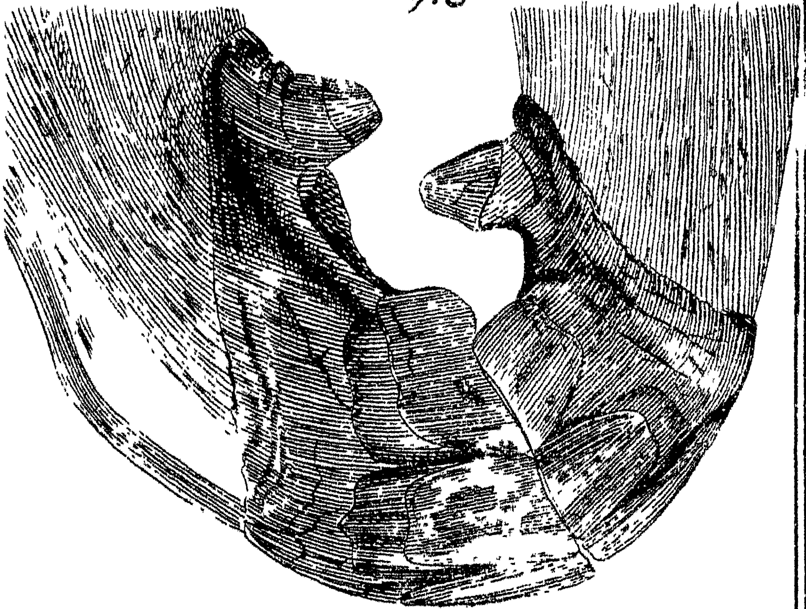
شکل نمبر ۹۸



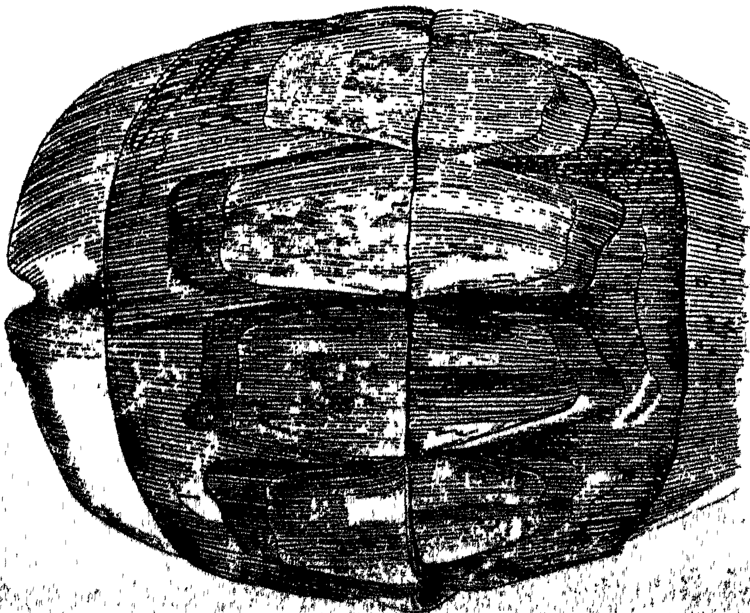


چھ سال - اشکال نمبر ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ و ۹۸ - سامنے کی طرف دانت ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسیکہ وے پانچ سال میں تھے - خانوں میں ہم اس جانور کے نیش نسبتاً زیادہ نکلے ہوئے دیکھتے ہیں مگر ابھی بالکل مسوڑھوں سے آزاد نہیں ہیں اور اسلئے عمر پہچاننے کے لئے بہت کم فائدہ مند ہیں - اور ڈھیلنز سطوح ایک عمدہ رہنمائی کرتے ہیں - ہر دو بالائی اور زیرین کارنر دانتوں کے پچھلے کنارے گھس جاتے ہیں درمیانی دانت ہموار ہو جاتے ہیں اور ان کی سطوح بیضوی ہونے کی طرف مائل ہوتی ہیں - نیز یہ دیکھا جاتا ہے کہ زیرین (کپ) نشیب کے اگلے کنارے موٹے ہو گئے ہیں [illegible] کے مسوڑھے سے تقیہ کی وجہ سے ہوتا ہے (کپ) نشیب ایک طرف سے دوسرے کو بہ نسبت پانچ سال کے تنگ اور (نیل) یا سطح کے پچھلے کنارے کے کچھ کچھ قریب معلوم ہونے لگتے ہیں۔

شکل نمبر ۶۹



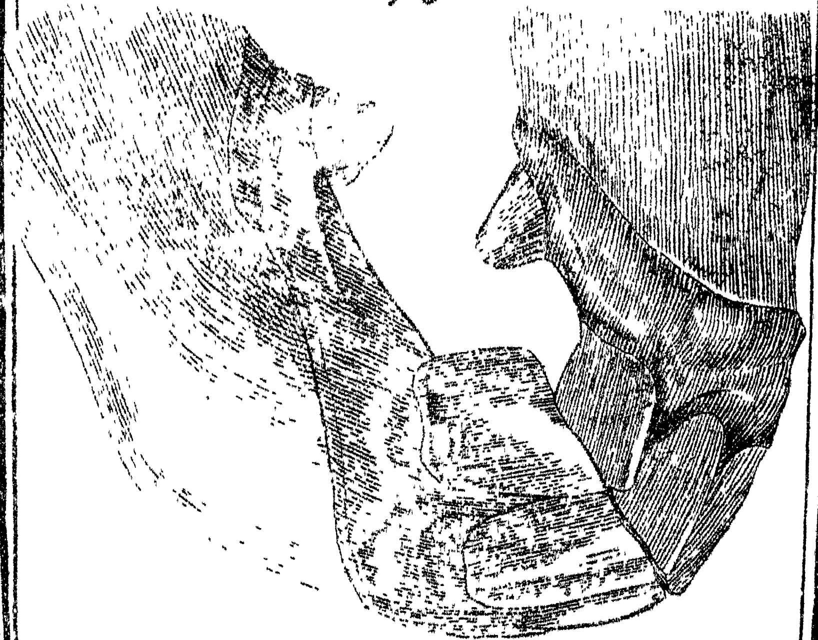
شکل نمبر ۷۰



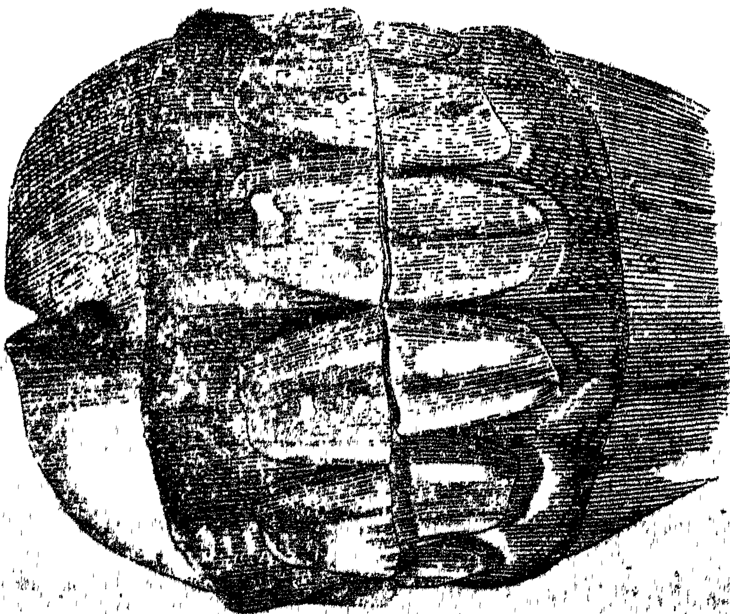
شکل نمبر ۷۱

سات سال۔ اشکال نمبر ۶۹ و ۷۰ و ۷۱۔ سوائے اس کے کہ دانت نسبتاً زیادہ سفید معلوم ہوتے ہیں سامنے کی طرف اور کوئی بات قابل توجہ نہیں ہوتی ہے اور یہ سفید رنگت سیمنٹ کے ضائع ہو جانے کی وجہ سے ہوتی ہے جو کہ اینمل کی سطح سے گھس جاتی ہے خانہ میں۔ یہ دیکھا جاتا ہے کہ زیرین کارنر دانت کی سطح آگے سے پیچھے کے رخ بہ نسبت بالائی کے زیادہ تنگ ہے اس طرح آخر الذکر بالائی کارنر کے پچھلے کنارے سے ایک ناچ بن جاتا ہے۔ دانت چھ سال کی نسبت کم عمودی ہوتے ہیں۔ درمیانی دانتوں کی سطوح کے نشیب سامنے سے پیچھے کے رخ اور ایک جانب سے دوسری جانب کو تنگ ہوتے ہیں۔ کارنر دانتوں میں گھسنے والی سطح وسیع اور نشیب چھوٹے ہوتے ہیں۔ سامنے کے دانت بیضوی اور درمیانی دانت بیضوی ہونے والے ہوتے ہیں۔ ان اشکال میں بالائی کارنر دانت کے پچھلے کنارے پر ناچ ہوتا ہے

شکل نمبر ۲۶

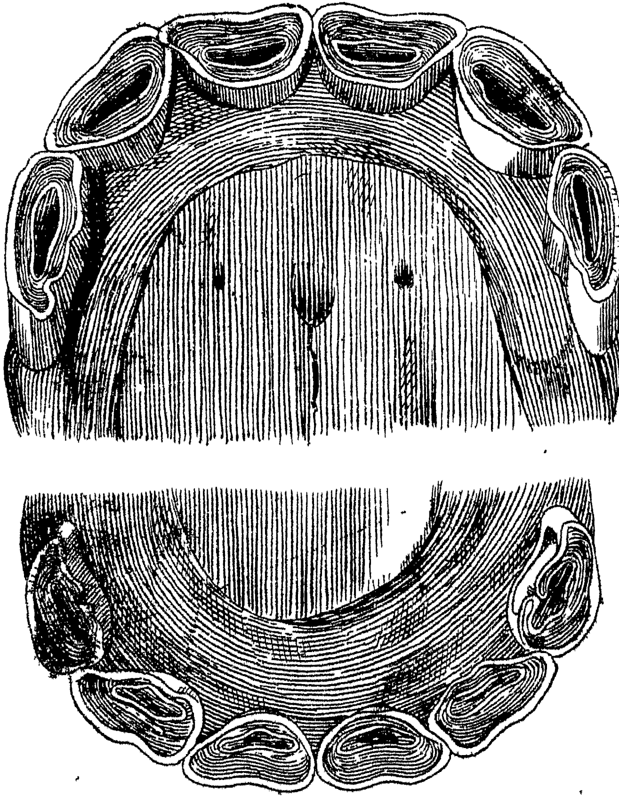


شکل نمبر ۲۷



۲ سالہ یابو کا جبڑا

شکل نمبر ۴۷



آٹھ سال - اشکال نمبر ۲۷ و ۳۷ و ۴۷ - انسائزر دانت (یعنی کاٹنے والے دانتوں کی سمت تبدیل ہو جاتی ہے - زیرین اور بالائی قطار ایک دوسرے پر ترچھی ہوتی ہیں - سامنے کی طرف دیکھنے سے دانت مقابل کے خط پر آگے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں - خانہ میں یہ اچھی طرح ظاہر ہے اور محراب نسبتاً زیادہ گولائی نما شکل اختیار کر لیتی ہے - انسائزر دانتوں کے آرچ باترتیب ہیں لیکن پہلی عمر کی نسبت چھوٹے ہوتے ہیں تمام زیرین سطوح ہموار ہو گئی ہیں - درمیانی اور جانبی والے دانت بیضوی ہیں اور کارنر والے بیضوی ہونا شروع کرتے ہیں (کپ انشیب پیچھے کی طرف سے گوشہ ہونا شروع کرتے ہیں اور تنگ ہیں - درمیانی دانتوں میں (ڈنٹل سٹار) ظاہر ہو گیا جو دانتوں میں سطح کے اگلے کنارہ اور کپ کے درمیان ظاہر ہونا شروع کرتا ہے -

فصل ششم

گھوڑے کی عمر کا پانچواں زمانہ

یہ زمانہ جو کہ عام طور پر "سنہ کا پاسٹ مارک" زمانہ کہلاتا ہے نو سال سے بڑھاپے تک ہے اس عمر میں دانتوں کے گھسنے کی ترتیب اور عمر کے تحقیق کرنے کے نشانات جو کہ ظاہر ہوتے ہیں بہت مختلف ہو جاتے ہیں پندرہ سال کے بعد دانتوں کے نشانات سے عمر کی تحقیق یقینی نہیں ہو سکتی اور ایک یا دو سال کے بعد دانتوں سے عمر کا قیاساً اندازہ لگا سکتے ہیں۔ جو کہ تجربہ پر منحصر ہوتا ہے اور اس عمر میں ایک دو یا چند سال کی غلطی کا امکان ضرور ہوتا ہے اور جیسا کہ زیادہ عمر رسیدہ جانور ہو گا۔ ویسے ہی غلطی ہونے کا احتمال بھی زیادہ ہو گا۔

اس زمانہ میں مفصلہ ذیل تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ دانتوں کی سطوح (ٹیبلز) کی شکل کا مبدل ہو جانا۔ ہر دو جبڑے کے انسائزر دانتوں کے (کپ) نشیب کا موقعہ (پوزیشن) سطوح (ٹیبلز) میں ڈینٹل شارہ کا مقام اور شکل۔ بالائی اور زیرین انسائزرس کی قطاروں کا ترچھا ہو جانا۔ دانتوں کی جوٹی (کروس) کا ملاپ اور دانتوں کی جڑوں پر

جبڑہ کا تنگ ہونا - دانتوں کی اگلی اور پچھلی سطح کے اپنا کل کی موٹائی - جبڑوں کے گروبینٹ کا ظاہر ہوجانا - اور جبڑہ و چہرہ کی ہڈیوں کی شکل +

نو سال میں - درمیانی دانت گول ہیں - ان کے (کپ) نشیب سہ گوشہ اور ڈینٹل شار نسبتاً نمایاں - لیکن تنگ ہوجاتے ہیں - جانبین والے دانت گول اور کارنر والے بیضوی ہونا شروع کرتے ہیں - بالائی درمیانی دانت اکثر ہموار ہوجاتے ہیں - اور بالائی کارنر کا تاج معدوم ہوجاتا ہے +

دس سال میں - درمیانی دانتوں کی سطوح بالکل گول ہوجاتی ہیں - اور (کپ) نشیب بہت چھوٹے اور شکل میں نمایاں سہ گوشہ ہوجاتے ہیں - اور جانبین والے دانت نو سال جیسے درمیانی دانتوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں - اور ڈینٹل شار تقریباً (ٹیبل) سطح کے عین درمیان میں ہوتا ہے +

گیارہ سال میں کونے والے کارنر دانت شکل میں گول اور کپ ٹیبلز کے پچھلے کنارے کے قریب صرف ایک چھوٹا دھبا سا معلوم ہوتا ہے - اور ڈینٹل شار اور ٹیبل کے بیچ میں ہوتے ہیں زیرین کونے والے دانت مسوڑوں میں اتنے گہرے واقع ہوتے ہیں - جتنے کہ اپنے آدھے پر ہوگئے ہیں - اور بالائی کونے والے دانتوں پر تاج پھیلے ہوجاتے ہیں +

[illegible]رہ سال میں - تمام دانت گول ہوجاتے ہیں - صرف [illegible] میں (کپ) نشیب برائے نام رہ جاتے ہیں - بالائی کارنر

ہموار ہو جاتے ہیں۔ دوتوان سائنزر قطاریں بہت تنگ ہو جاتی ہیں۔ اور زبان اُن کے کناروں پر دکھائی دینے لگتی ہے +

زیریں جبڑہ کی ہڈی کا نچلا کنارہ پتلا ہو جاتا ہے اور بالائی داڑھوں کی جگہ جبڑہ جانبین کی طرف چپٹا معلوم دیتا ہے۔ ان سائنزر دانتوں کی محراب کا دباؤ بڑھتا جاتا ہے۔ خصوصاً جبکہ دانت غیر معمولی طور پر لمبے ہوں +

تیرہ سال میں۔ بارہ سال والے دانتوں کے نشانات زیادہ نمایاں ہو جاتے ہیں بالائی کونے والے دانت کا ناچ بڑھ جاتا ہے اور اس عمر میں زیریں ان سائنزرس کی سطوح پر سے (کپ) تشیب معدوم ہو جاتے ہیں اور بالائی درمیانی دانت گول ہو جاتے ہیں +

چودہ سال میں۔ درمیانی دانت سہ گوشہ ہو جاتے ہیں اور کاٹنے والے دانتوں کی محراب سامنے کو بالکل تنگ ہو جاتی ہے +

پندرہ سال میں۔ جانبین والے دانت سہ گوشہ ہونے لگتے ہیں تمام زیریں دانتوں میں ڈنٹل سٹار گول ہوتا ہے اور نسبتاً سیاہ اور صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ بالائی دانتوں کے کپ (تشیب) قد میں چھوٹے ہوتے جاتے ہیں +

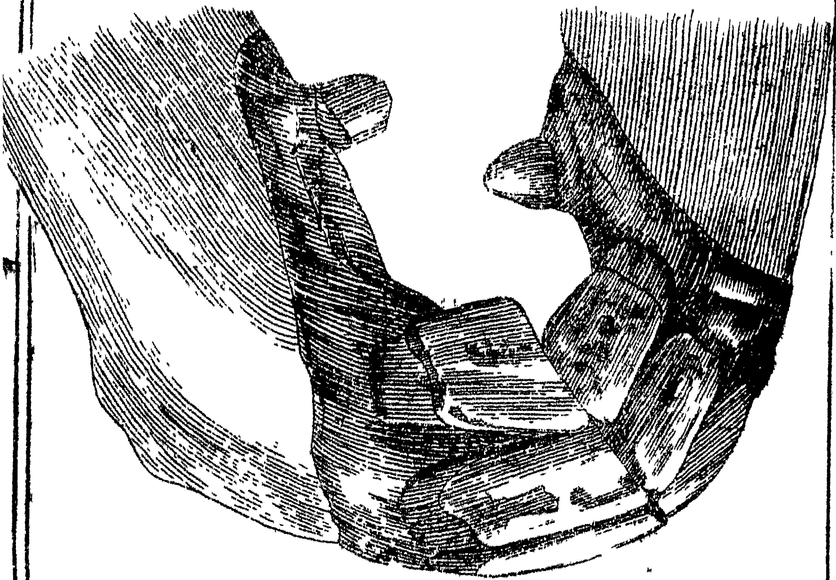
سولہ سال میں۔ جانبین والے دانت سہ گوشہ ہو جاتے ہیں +

سترہ سال میں تمام زیریں دانت سہ گوشہ اور ڈنٹل سٹار چھوٹے اور گول ہو جاتے ہیں۔ بالائی کارنر دانت کے کپ

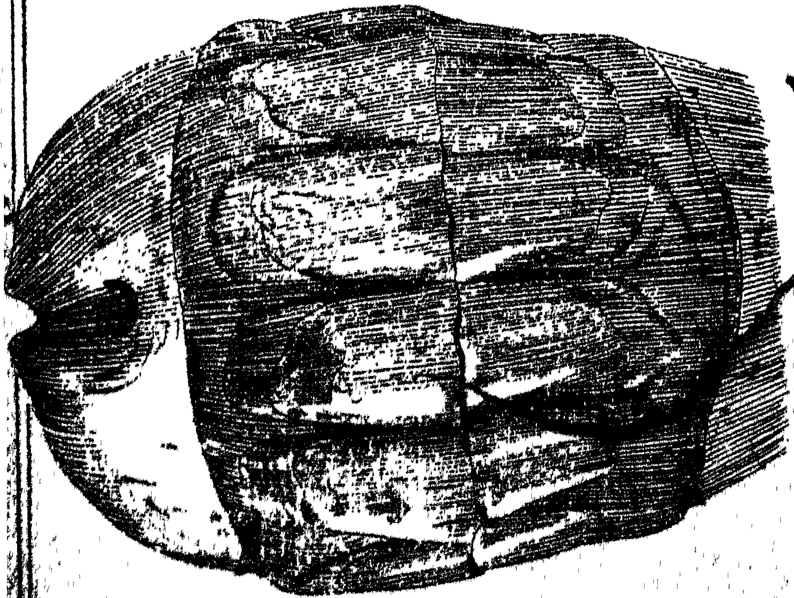
(تشیب) معلوم ہونے لگتے ہیں اور باقی کے ابھی گول ہوتے ہیں +

۱۹ سال کے بعد (کپ) نشیب معمولاً تمام معدوم ہو جاتے ہیں اور دانت استخواں جبڑے کے متوازی ہو جاتے ہیں ۔ جو کہ خاصکر زیرین جبڑہ میں خوب نمایاں ہوتا ہے ۔ اور محرابی دانت اطراف سے چپٹے ہو جاتے ہیں ۔ زیرین دانت بالکل مسوڑوں تک گھس جاتے ہیں اور اس قدر چھوٹے ہو جاتے ہیں کہ اُن کی جڑوں کے گرد کا سیمنٹ بھی گھسنا شروع ہو جاتا ہے +

شکل نمبر ۷۵

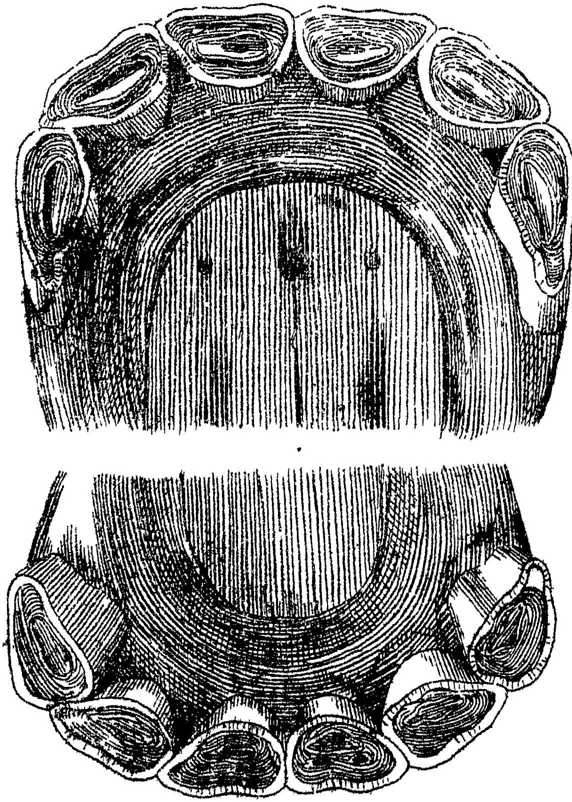


شکل نمبر ۷۶



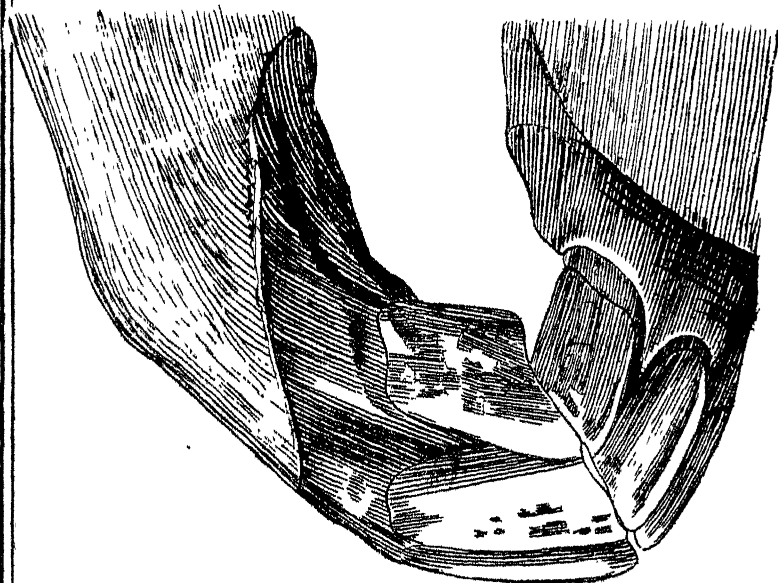
نوسالہ یابو کا جبڑہ

شکل نمبر ۷۷

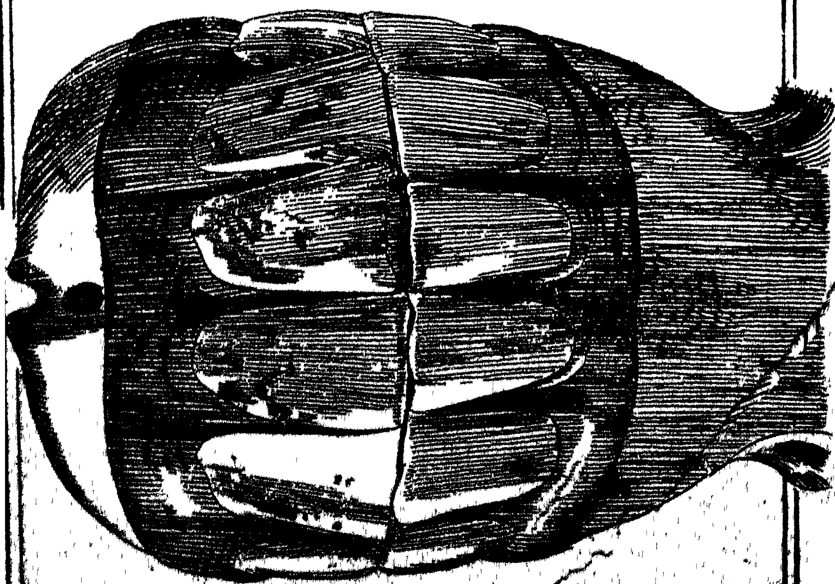


نوسال - اشکال نمبر ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ - سامنے اور دانتوں کے نمائوں میں دیکھنے سے کوئی خاص تبدیلی معلوم نہیں ہوتی اگرچہ دانت معمولاً شکل میں ترچھے ہو جاتے ہیں اور آٹھ سال کی نسبت کم چمکدار ہوتے ہیں بالائی کونے والے دانت کا ناچ اغلباً معدوم ہو جاتا ہے - اس عمر میں ٹیبلز سطوح ، عمر کے پہچاننے کے لئے مخصوص ہیں - درمیانی دانت گول اور اُن کے رکپ ، سہ گوشہ شکل اختیار کر لیتے ہیں - ڈنٹل سٹار بہت تنگ اور نسبتاً نمایاں اور تقریباً سطح کے درمیاں ہوتے ہیں جانشین والے گول بننا شروع ہو جاتے ہیں اور کونے والے بیضوی ہو جاتے ہیں - بالائی درمیانی بعض اوقات ہموار ہوتے ہیں - اور زیرین انسائزر کی محراب نسبتاً تنگ اور دبی ہوئی معلوم ہونے لگتی ہے *

شکل نمبر ۷۸



شکل نمبر ۷۹

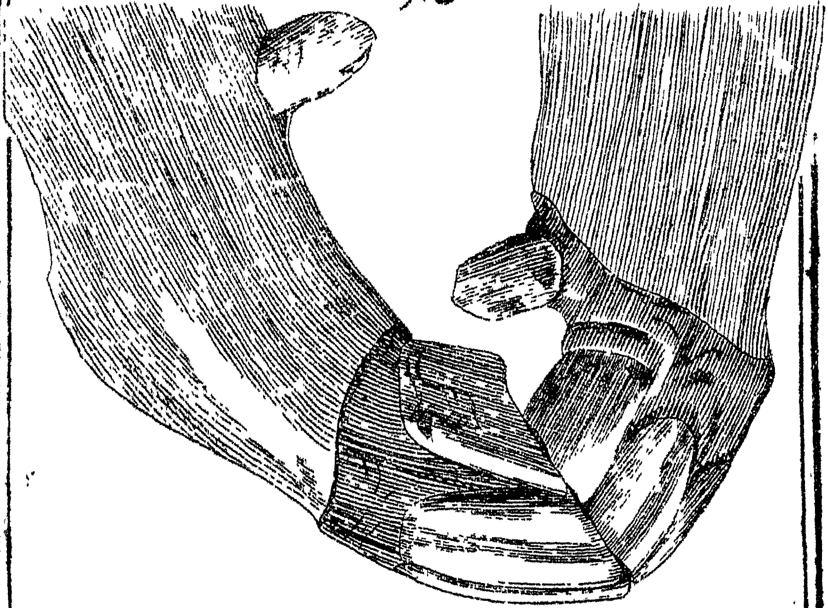


دو سالہ یابو کا جبڑہ

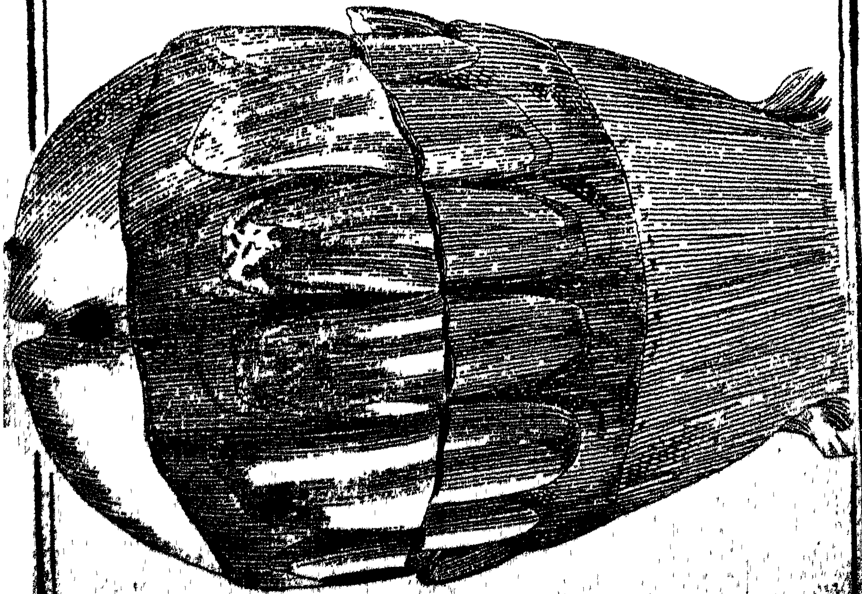
شکل نمبر ۸۰

دس سال میں اشکال نمبر ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ - جبکہ دانت ترچھے ہوتے جاتے ہیں جبڑے بھی سامنے کی طرف اُبھرے ہوئے دکھائی دینے لگتے ہیں اور زیریں انسائزرس کے سروں کی معمولی اونچائی جب سامنے کی طرف دیکھیں تو پوشیدہ معلوم ہوتی ہے - دونوں انسائزر قطاروں سے پیدا شدہ محراب جبکہ دانتوں کے تھانوں کو ملاحظہ کیا جائے نسبتاً تنگ معلوم ہوتی ہے - دانتوں کا گوشہ بڑھ جاتا ہے اور جانبین اور کونے والے دانتوں کے درمیان کی جگہ زیادہ خلا دیکھا جاتا ہے سطح کو دیکھنے سے زیریں درمیانی دانت نو سال کی نسبت زیادہ گول دکھائی دیتے ہیں اور کپ چھوٹا اور بالکل سہ گوشہ ہو جاتا ہے اور دانتوں کے پیچھے کنارے کے قریب آجاتا ہے ڈنٹل شار جو کہ ابھی تک اچھی طرح نمایاں ہوتا ہے دانتوں کے مرکز میں ہوتا ہے جانبین والے گول ہوتے ہیں اور کونے والے گول ہونا شروع کر لیتے ہیں - دانتوں کی سطح دیکھنے سے کارنر کے پچھلے کناروں پر گھرے شگاف دیکھے جاتے ہیں - ان سائزرس کی محراب مرکز میں چپٹی ہوتی ہے سامنے کی طرف بالائی درمیانی دانتوں کو دیکھنے سے قدرے گھسے ہوئے معلوم پڑینگے

شکل نمبر ۸۱

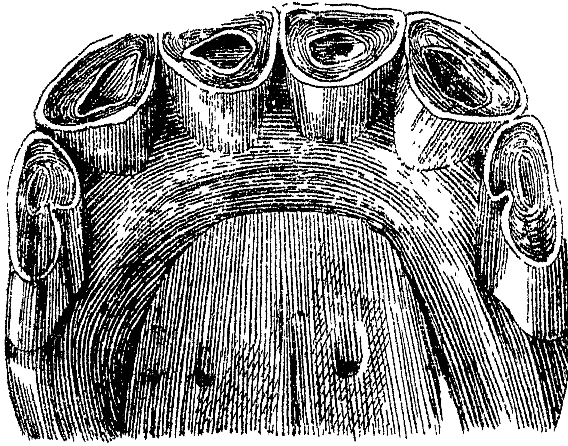


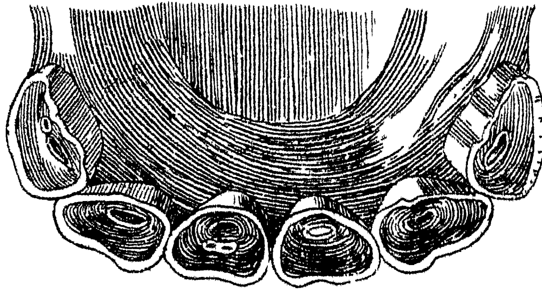
شکل نمبر ۸۲



یازدہ سالہ یابو کا جبڑہ

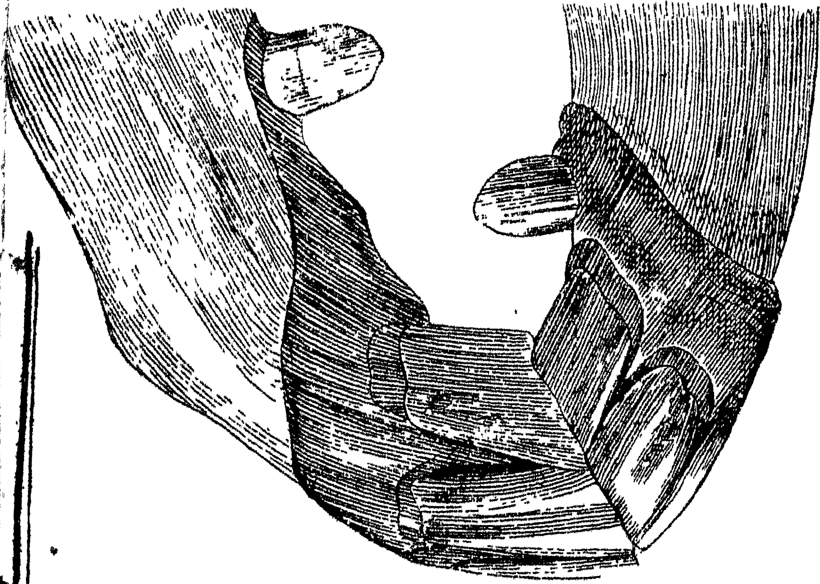
شکل نمبر ۸۳



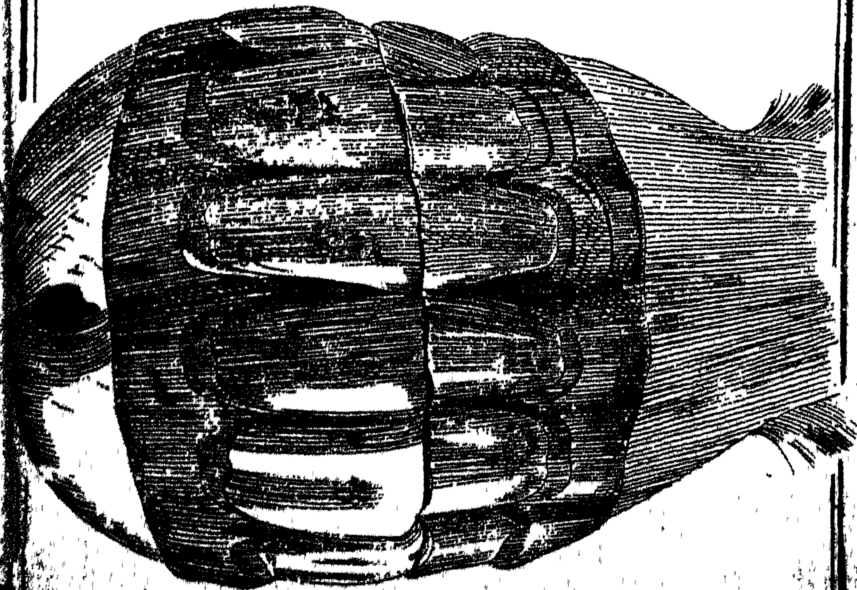


گیارہ سال میں اشکال نمبر ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ - جبڑے ترچھے ہوتے جاتے ہیں اور سامنے سے دیکھنے کے لئے گھوڑے کے سر کو اونچا کرنا چاہئے تاکہ ہر دو جبڑے دیکھے جا سکیں۔ جانبین یا اگلی کونے والا دانت درمیانی دانت کی نسبت زیادہ ترچھا ہوتا ہے اور زیرین کارنر اپنی آزادانہ سطح اور بنیاد میں اصلی شکل میں ہوتا ہے۔ اور اس کا مسوڑہ مربع شکل کا ہوتا ہے۔ زیرین سطوح جانبین والے دانتوں میں گول ہوتی ہیں۔ اور کونے والوں میں گول ہوتی جاتی ہیں۔ نچلے جبڑے میں کپس (نشیب) سطوح کے پچھلے کناروں کے نزدیک ہوتے جاتے ہیں اور ڈنٹل سٹار ایک سے دوسرے جانب کو سطوح کے مرکز کے نزدیک ہوتا جاتا ہے۔ بالائی جبڑے میں کونے والے دانتوں کے کپ بیضوی ہوتے ہیں۔ اور معدوم ہونا شروع ہوتے ہیں۔

شکل نمبر ۸۴

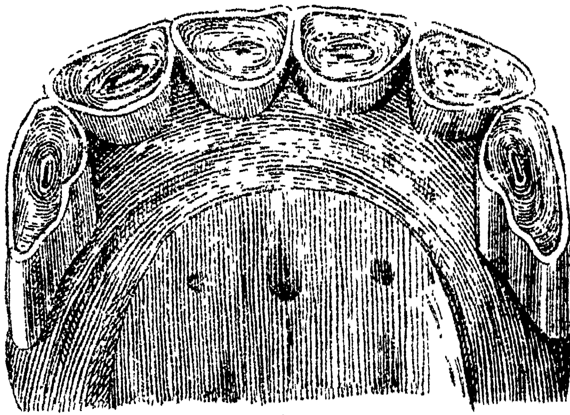


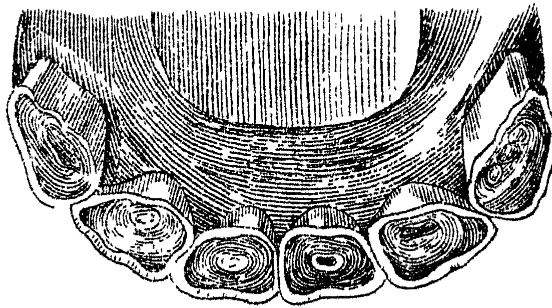
شکل نمبر ۸۵



دوازدہ سالہ یا بو کا جبڑہ

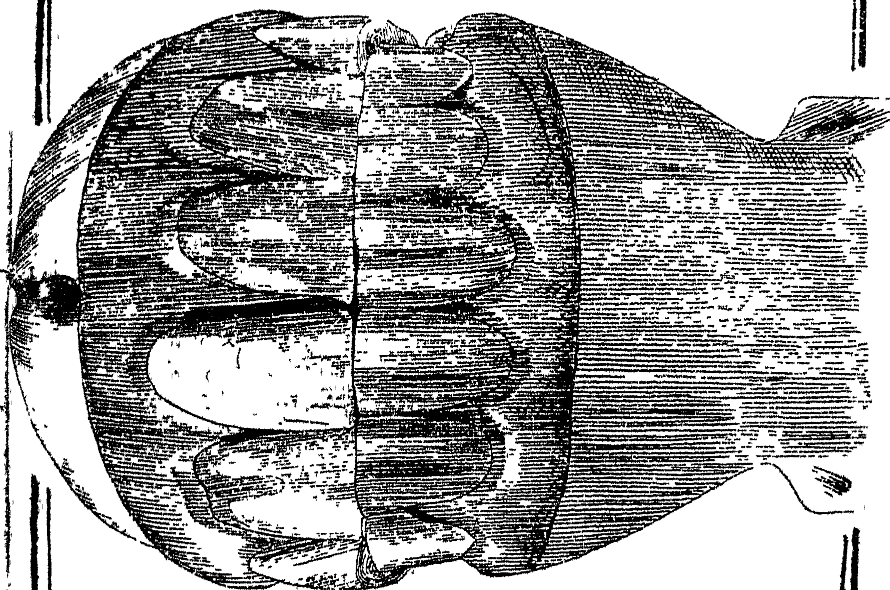
شکل نمبر ۸۶



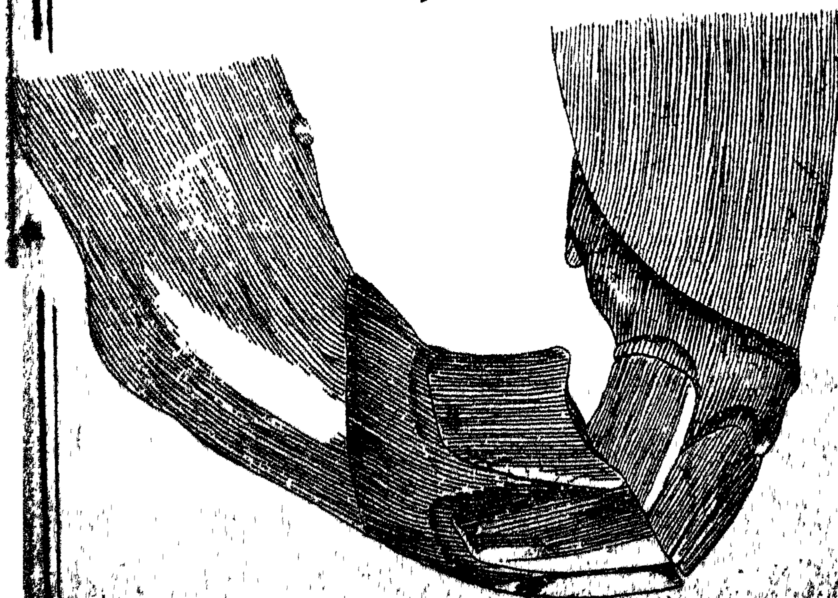


بارہ سال میں اشکال نمبر ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ - جبڑوں کی شکل بہ نسبت گیارہ سال کے زیادہ ترچھی ہو جاتی ہے - خانہ میں بالائی کونے والا دانت نسبتاً زیادہ ترچھا معلوم ہوتا ہے اور اُس کے پچھلے کنارہ پر ایک (ناچ) لگاؤ ہوتا ہے - جو کسی قدر جانشین والے دانت سے علیحدہ ہوتا ہے - زیرین (ٹیبلز) سطوح گول اور قریب قریب ہموار ہو جاتی ہیں اور اُن کے (کپ) نشیب برائے نام رہ جاتے ہیں - ڈنٹل سٹار ایک زرد داغ کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے - بالائی کونے والے دانت بالکل ہموار ہو گئے ہیں - ان سائنز محراب چھوٹی عمر کی نسبت زیادہ تنگ اور کم محدب ہوتی ہے ؎

شکل نمبر ۸۷

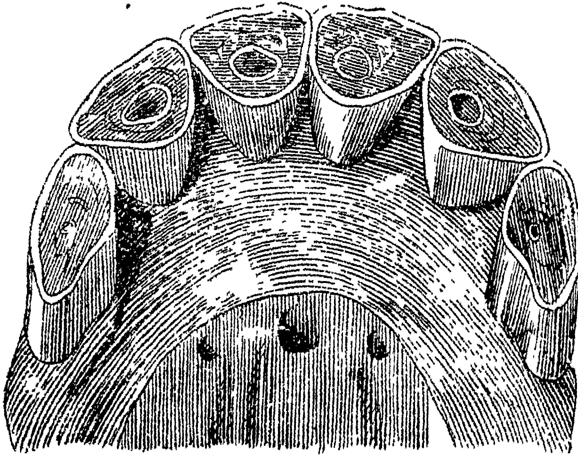


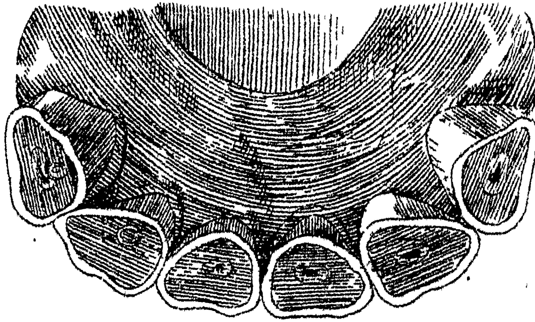
شکل نمبر ۸۸



سیزدہ سالہ بادہ کا چہرہ

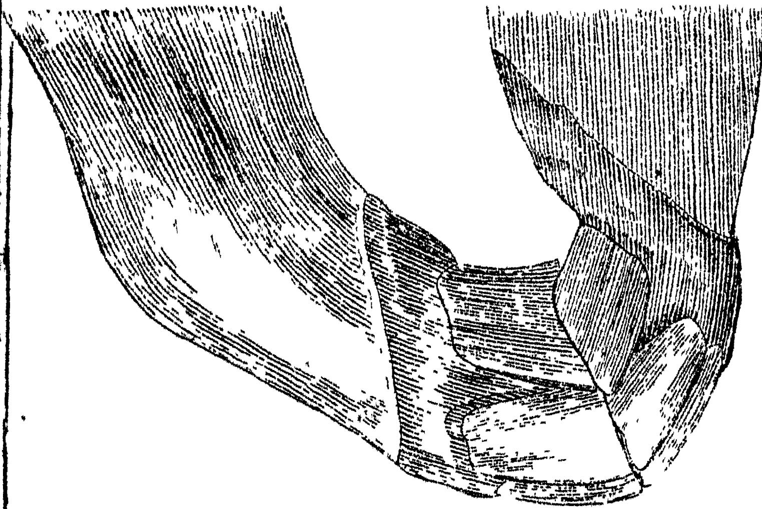
شکل نمبر ۸۹



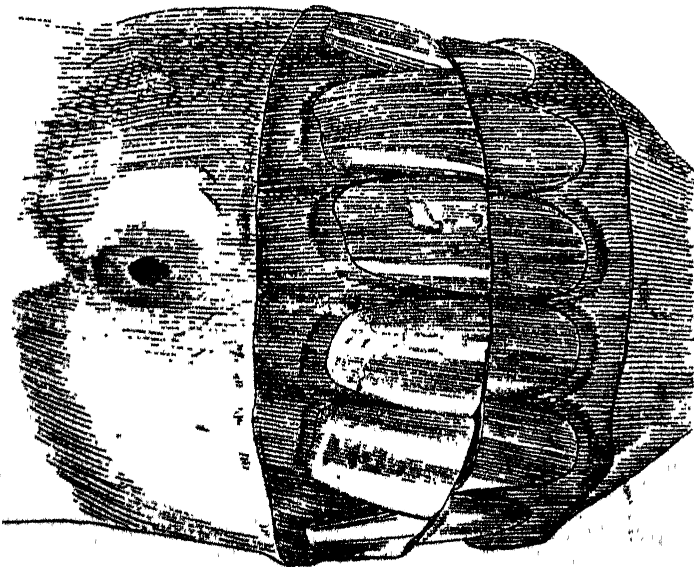


تیرہ سال میں اشکال نمبر ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ ۔ سامنے کی طرف دانتوں کی شکل بالکل ویسے ہی ہوتی ہے ۔ جیسیکہ بارہ سال میں تھی ۔ تصویر میں بالائی کونے والے دانت کا شگاف (ناچ) نسبتاً بڑا ہے ۔ زیرین ننگ اور اس کے کنارے متوازی معلوم ہوتے ہیں اس تصویر میں جو کہ گھوڑے کے جبڑوں کی ہے نیش (ریوڑی منٹری) برائے نام معلوم ہوتے ہیں زیرین سطوح گول اور ہموار ہیں ۔ بالائی کارنر ہموار ہو گئے ہیں بالائی درمیانی دانتوں میں سب گول ہو گیا ہے ۔

شکل نمبر ۹۰

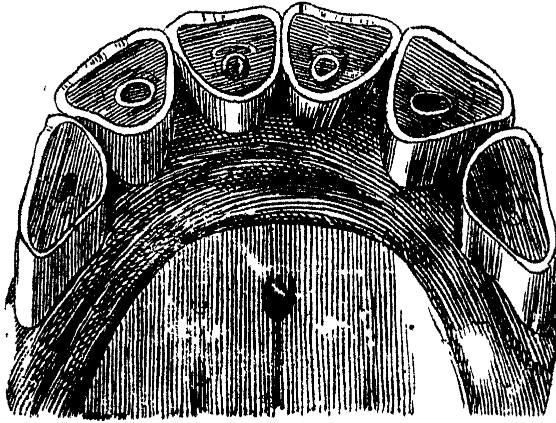


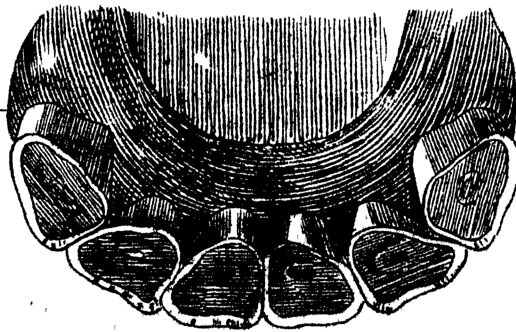
شکل نمبر ۹۱



پندرہ سالہ بالو کا جبڑہ

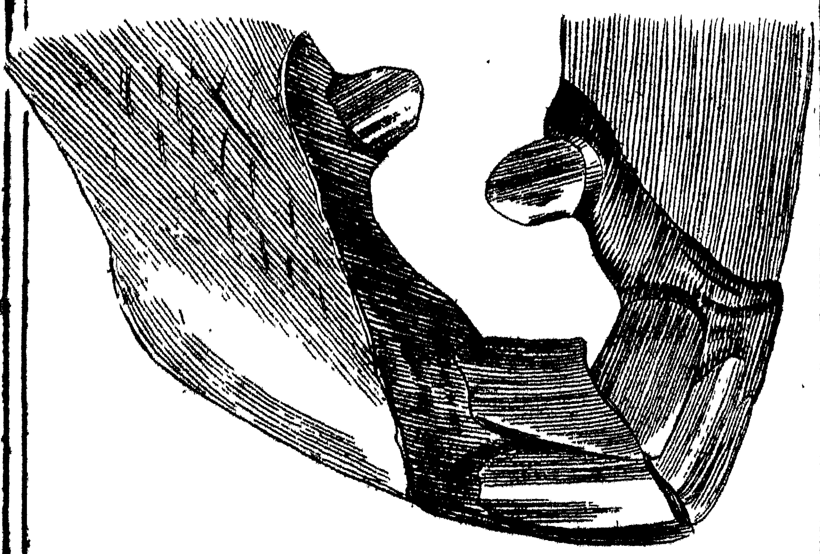
شکل نمبر ۹۲



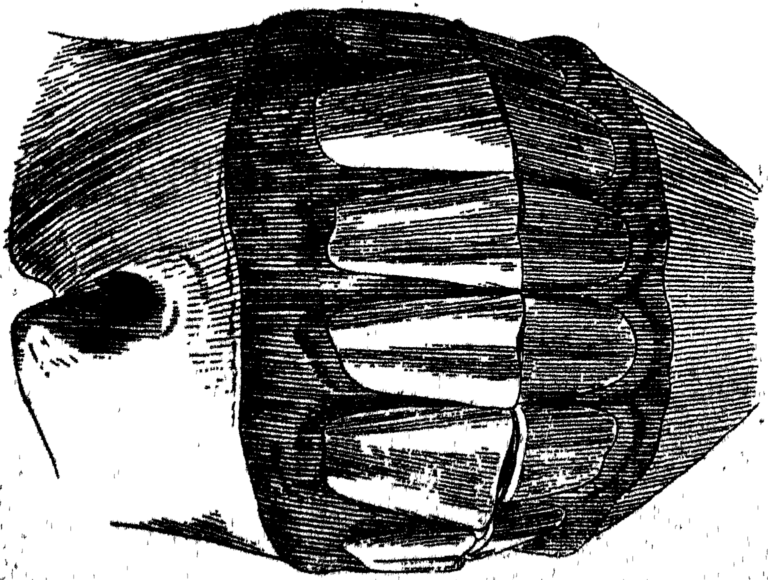


پندرہ سال میں اشکال نمبر ۹۰ و ۹۱ و ۹۲۔ سامنے کی طرف سے زیرین دانت بہ نسبت بالائی دانتوں کے چھوٹے معلوم ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جبڑہ کافی بلندی تک اونچا نہیں ہوتا ہے۔ خانہ میں وہ یکساں لمبے معلوم ہوتے ہیں بالائی کارنر میں (نابچ) شگاف بننا شروع ہوتا ہے۔ زیرین دانتوں کے (ٹیبلز) سطوح کے مرکز میں ایک نمایاں گول ڈنٹل سٹار ظاہر ہوتا ہے۔ درمیانی دانت تقریباً سہ گوشہ ہو گئے ہیں اور جانبین والے سہ گوشہ ہونا شروع کرتے ہیں۔ بالائی درمیان والے دانتوں کا درمیانی اینا کل تیرہ سال کی نسبت چھوٹا ہو جاتا ہے الساگز دانتوں کی محراب سامنے سے دب گئی ہے اور آرٹرے ڑخ تنگ ہو جاتی ہے اس شکل میں کپ مذکورہ بالائی کارنر یعنی گوشے کے دانتوں سے معدوم ہو گیا ہے۔

شکل نمبر ۹۳

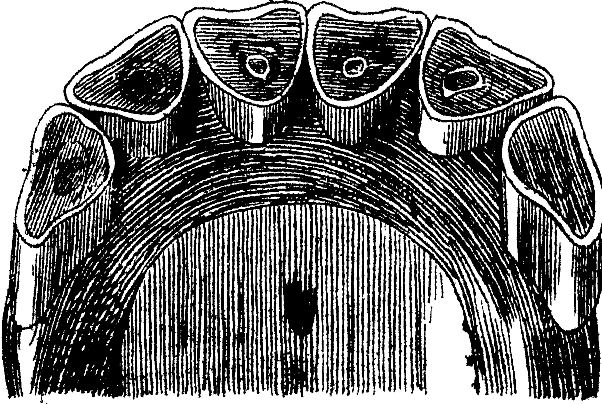


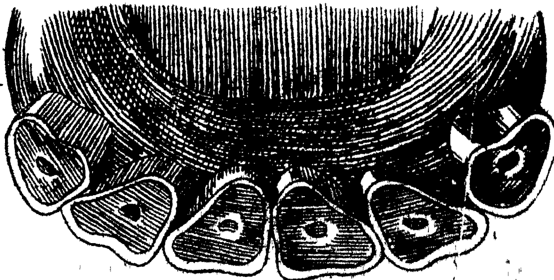
شکل نمبر ۹۴



سترہ سالہ بابو کا جبڑہ

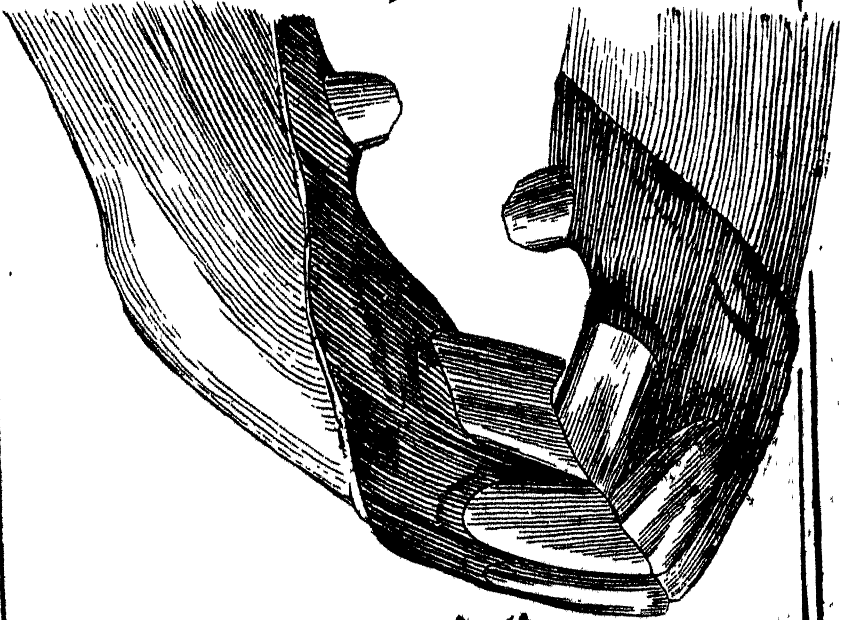
شکل نمبر ۹۵



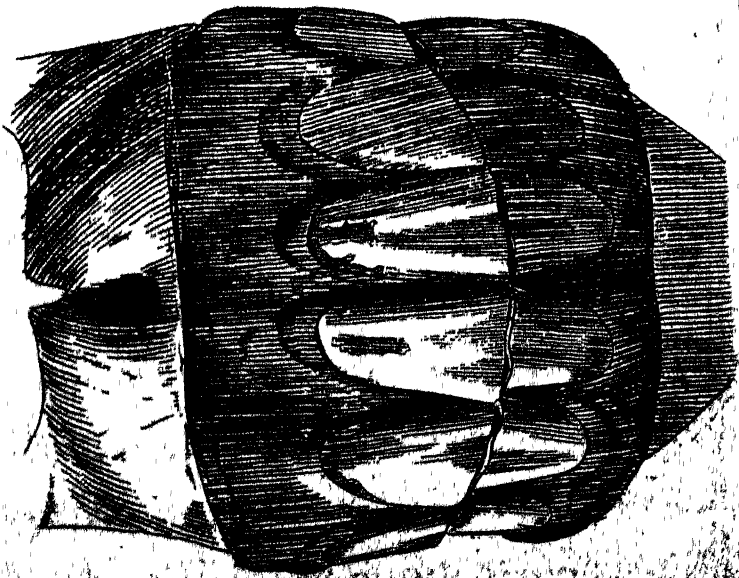


ستر و سال ہیں اشکال نمبر ۹۳ و ۹۴ و ۹۵ - سامنے کی طرف بالائی کونے والے دانت مرکز کی طرف ڈھلوان ہوتے جاتے ہیں دانتوں کے بالمقابل کی لکیر بحالت عمودی بہت ٹیڑھی ہوجاتی ہے۔ زیریں دانتوں کا صاف طور سے ملاحظہ کرنے کے لئے سر کو کافی اونچا کرنا چاہئے - زیریں دانتوں کی سطوح تمام سہ گوشہ ہوگئی ہیں۔ ڈنٹل سٹار کرنز میں ہوتا ہے اور نمایاں گول ہے - زیریں دانتوں کا محراب تنگ اور خفیف سا محدب ہوتا ہے اور پیشتر کی نسبت دانت ایک دوسرے سے علیحدہ علیحدہ معلوم ہوتے ہیں۔ خاص کر درمیان والے دانت درمیانی لکیر پر ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ بالائی دانتوں کی ٹیبلز سطوح سہ گوشہ ہیں۔ درمیانی دانتوں کے دکپ نشیب قریباً معدوم ہوجاتے ہیں۔

شکل نمبر ۹۶

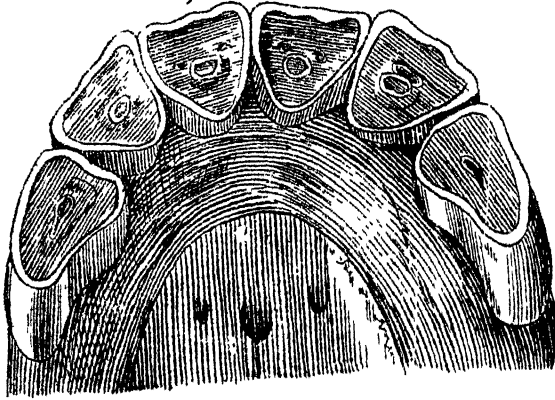


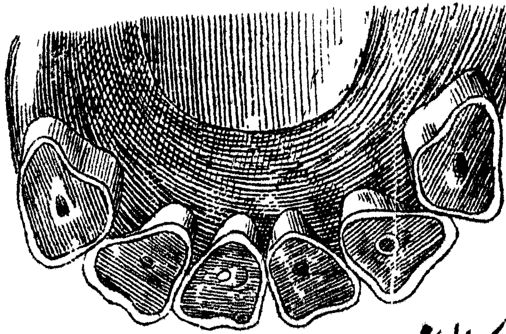
شکل نمبر ۹۷



تیس سالہ ٹٹو کا جبڑہ

شکل نمبر ۹۸





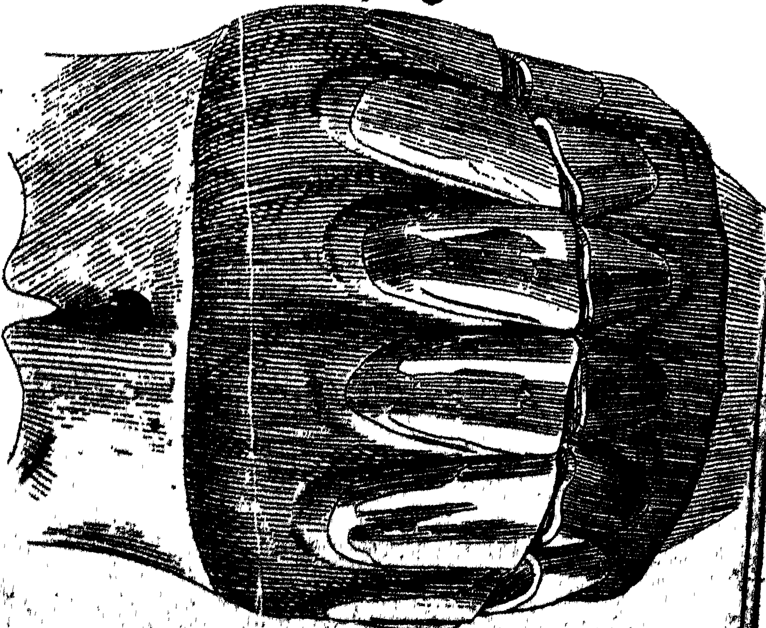
انیس سال میں اشکال نمبر ۹۶ و ۹۷ و ۹۸ ۔ سامنے سے بالائی کارنر دانت صاف طور پر درمیانی خط کی طرف ڈھلوان معلوم ہوتے ہیں جانبین والے دانت اسی طرح ڈھلوان ہونا شروع کرتے ہیں جس کی وجہ سے درمیانی اسوڑوں کے مقام پر ایک سہ گوشہ جگہ دکھائی دینے لگتی ہے ۔

خانہ میں جبڑوں کے بالمقابل وقوع ہونے سے پیدا شدہ محراب نسبتاً بہت تنگ ہو جاتی ہے بالائی کارنر دانتوں میں ابھی تک ناچ باقی ہے لیکن چونکہ زیریں کارنر دانتوں کی پوزیشن عموماً بڑھ جاتی ہے اسلئے ورناچ شگاف اس عمر میں نسبتاً کم دکھلائی دیتا ہے درمیانی اور جانبین والے زیریں دانتوں کی [illegible] سطح کے پچھلے کنارے آپس میں ملتے جاتے ہیں کیونکہ آگے کی طرف عروج ہوتے جاتے ہیں [illegible] کا قطر آگے سے پیچھے کو بڑھتا جاتا ہے زیریں کارنر بالائی جبڑہ میں ہمیشہ سہ گوشہ ہیں ۔ درمیانی دانت عموماً ہموار ہوتے ہیں ۔ اگرچہ ان میں بعض اوقات چند سال تک کپ (نشیب) رہ سکتے ہیں ۔

شکل نمبر ۹

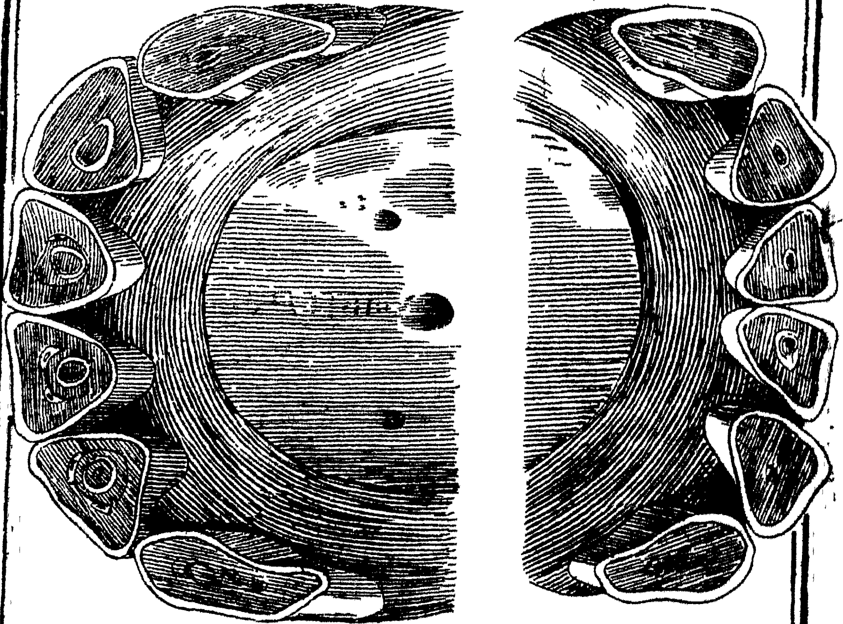


شکل نمبر ۱۰



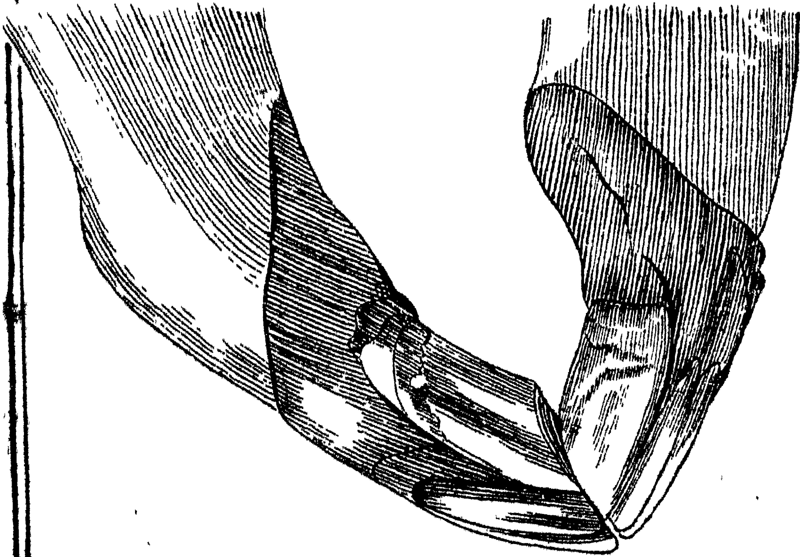
اکیس سالہ بابو کا جبڑہ

شکل نمبر ۱۰۱

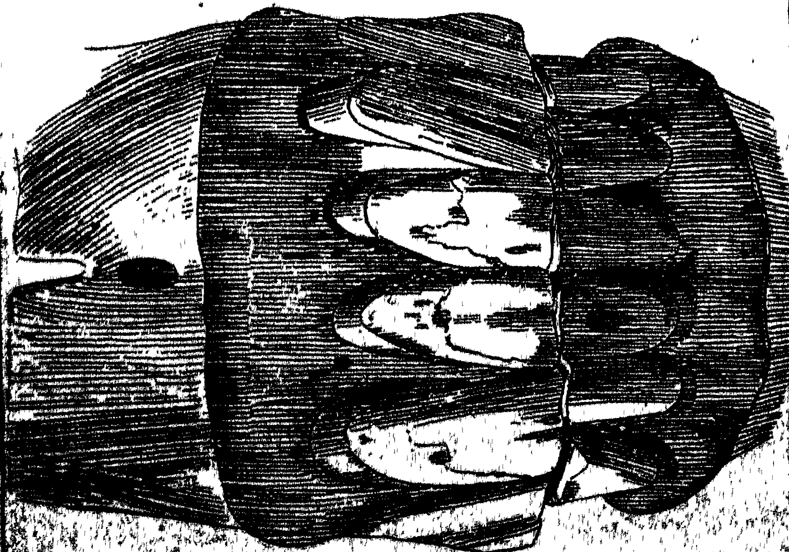


اکیس سال میں اشکال نمبر ۹۹ و ۱۰۰ و ۱۰۱ - دانت اس قدر عمودی ہوجاتے ہیں کہ سامنے کی طرف دیکھنے سے جب تک کہ سر اچھی طرح سے اونچا نہ کیا جائے زیرین دانت بشکل دکھلائی دیتے ہیں - بلائی انساشزرس کی جڑ کے مقام کی سہ گوشہ جگہ قد میں بڑھ جاتی ہے اور آزادانہ سروں کی ملاوٹ اچھی طرح ظاہر ہوجاتی ہے - تصویر ہذا میں جبڑوں کا قد چھوٹا معلوم ہوتا ہے - زیرین کارنر دانت بالکل عمودی ہوگئے ہیں - اور بالائی کاٹنے والوں پر (نارج) شگاف معدوم ہوجاتا ہے - ان دانتوں کی گھسنے والی سطحیں سہ گوشہ شکل کھو کر آگے سے پیچھے کے رُخ لمبی ہوجاتی ہیں بالائی درمیانی اور جانبین والے دانتوں کی رگڑنے والی سطوح سامنے سے پیچھے کو لمبی ہوجانے والی ہوتی ہیں اور نمایاں سہ گوشہ ہوتی ہیں - اور یہ عموماً ہموار ہوا کرتی ہیں - زیرین دانتوں کی سطوح ایک طرف سے دوسری طرف کو چپٹا ہونا شروع کرتی ہیں اور صاف طور پر علیحدہ علیحدہ ہوجاتی ہیں +

شکل نمبر ۱۰۲

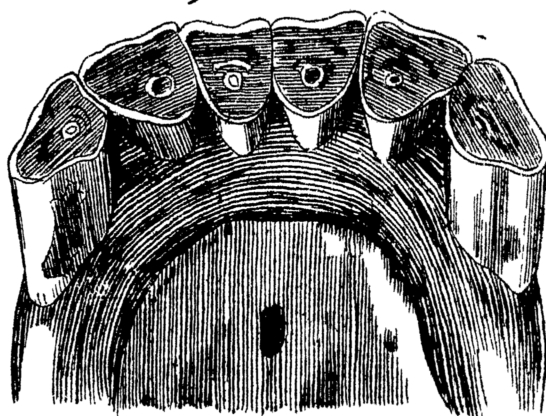


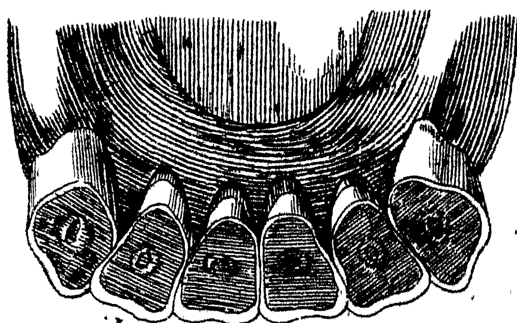
شکل نمبر ۱۰۳



تیس سالہ یابو کا چہرہ

شکل نمبر ۱۰۴





تیس سال اشکال نمبر ۱۰۲ و ۱۰۳ و ۱۰۴ - یہ تصویر بہت پرانی عمر کو ظاہر کرتی ہے سامنے کی طرف بالائی دانتوں کا محراب زیریں دانتوں کی محراب پر جو نمایاں طور پر تنگ ہو گیا ہے جھک جاتا ہے۔ کارنر اور جانبین والے دانتوں کی اوٹ زیادہ نمایاں ہو جاتی ہے خانہ بین الاسنان منزہ رس اور خاص کر کارنر دانت بالکل عمودی ہو گئے ہیں جبڑے پتلے پڑ گئے ہیں اور بازو کے مقام پر ایک دوسرے سے نسبتاً علیحدہ ہو گئے ہیں زیریں دانتوں کی سطح ایک جانب سے دوسری جانب کو چپٹی ہو گئی ہیں گر کا اینامل دانتوں کے پچھلے کنارے سے بالکل معدوم ہو گیا ہوا ہے بالائی جبڑہ میں ڈھیلا سطح ایک طرف سے دوسری طرف کو چپٹی ہو گئی ہیں اور اینامل تقریباً گھس گیا ہے بعض اوقات ایک یا دو نوکیں ڈریں میں دانت ایک خاص حد تک لمبے ہو جاتے ہیں ہموار نہیں ہوتے ہیں لیکن بعض حالات میں دانت بالکل جڑ تک گھس جاتے ہیں اور مسوڑھوں کے ساتھ ہموار ہو جاتے ہیں ان کے ہمراہ اگر دانت کی بڑی مقدار ہوتی ہے جبکہ نشانہ بین کو اطلاع دیتا ہے کہ اینامل بالکل گھس جاتا ہے

باب سوم

پچھلے دو ابواب میں گھوڑوں کے صحیح اُلبدنی وغیرہ معلوم کرنے کے طریق اور تشخیص عُمر کی بابت تو بہت کچھ ذکر کیا جا چکا ہے اور ان ضروری مضامین کو زیادہ عام فہم اور سہل تر کرنے کی غرض سے تصاویر بھی جہاں تک ممکن ہو سکا بہت ہی خرچ کثیر برداشت کر کے اچھی واضح اور مشرح ہنوا کر دی گئیں ہیں جن کا مطالعہ طلباء و دیگر شائقین فن ہٰذا کو بلاشبہ بہت مفید ہو گا۔

اب اس باب سوئم میں گھوڑوں کے مُختلف رنگ اُن کی ذات یا نسلیں و دیگر مبارک و نامبارک نشانات بھی (جو خصوصاً اس ملک کے باشندگان کی دلچسپی کے لئے دئے جاتے ہیں) مندرج کئے جائینگے تا کہ علاوہ اُن نشانات کے جو صرف حُلیہ نویسی کے لئے درکار ہوتے ہیں جن کا مختصر حال کچھ شروع کے باب میں بھی ہوا اور اس باب میں بھی بہت کچھ ذکر کیا جائیگا۔ علم ناظرین و شائقین کو بھی اس سے دلچسپی ہو۔

فصل اوّل

گھوڑوں کے مختلف رنگوں کی کیفیت معہ نشاناتِ حلیہ

بہت مختلف ہوتے ہیں یا ٹانگیں ہمیشہ نسبتاً گہرے رنگ کی ہوتی ہیں اور زیرین حصہ جسم و اندرون ٹانگ ہلکا ہوتا ہے۔ اور کبھی سارے جسم کا ایک ہی رنگ ہوتا ہے۔ اور کبھی مختلف رنگ آمیزی ہوتی ہے چنانچہ جب گھوڑا ایک رنگ ہو۔ تو اُسے اصطلاح میں "یونی فارم کلر" بولتے ہیں۔ اور جب مختلف رنگ کے بال باہم ملے جلے ہوں۔ تو اُسے "انٹر منگلڈ کلر" بولتے ہیں۔ اور جب ایک رنگ میں دوسرے رنگ کے بڑے بڑے دھبے یا نشان ہوں۔ تو اُسے "پارٹی کلر" یعنی ابلق کہتے ہیں۔

یونی فارم کلر حسب ذیل ہیں:-

(۱) وائٹ یعنی سفید یا نقرہ ایسے گھوڑے بعض اوقات ایلبینوز یعنی ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کے چمڑے میں کثیف رنگت دینے والے مادے (پگمنٹ) کی بہت کمی ہوتی ہے اور اُن کی لب و آنکھیں اور پپوٹے وغیرہ نازک اور گلابی رنگ کے ہوتے ہیں۔ تیز روشنی میں اُن کی بصارت کم ہو جاتی ہے۔ ان کا مزاج بلغمی اور بدن نازک اور سُم نرم ہوتے ہیں۔ اور بعضوں کے نتھنے اور ایڑیاں بھدے گلابی رنگ کے ہوتے ہیں۔

(۲) کریم کلرڈ یعنی سُرغہ یا ہلکا بادامی۔ اس رنگ کا گھوڑا اچھی نسل میں شمار کیا جاتا ہے۔

(۳) ڈن یعنی سمند یا بادامی گہرے رنگ کا۔ مارواڑ اور کاٹھیاواڑ کے گھوڑوں میں یہ رنگ زیادہ دیکھا جاتا ہے۔ اور اس رنگ کے گھوڑوں کے بعضوں کے گردن اور پیٹھ پر سیاہ بھورے رنگ کی لکیریں ہوتی ہیں [illegible] کبھی کندھوں پر بھورے رنگ کی دھاریاں [illegible]

ہیں۔ اس رنگ کے گھوڑے محنت اور مشقت کی اچھی برداشت رکھتے ہیں۔ اور یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ اصلی نسل اسپاں کا یہ رنگ تھا۔ کبھی کبھی ان کی ٹانگوں پر بھی سیاہ لکیریں ہوتی ہیں +

(۴) چسنٹ یعنی سُرنگ یہ چمکدار۔ خوبصورت سُرخ رنگ ہوتا ہے۔ جو کبھی ہلکا مثل سمند کے اور کبھی گہرا مثل مُشکی کے ہوتا ہے اس میں سارے جسم۔ اطراف دُم اور ایال کے بال لال ہوتے ہیں مگر جملہ مُشتبہ جانوروں کے رنگ بلحاظ اُن کی ٹانگوں خصوصاً ٹخنوں کے رنگ سے تمیز کئے جائینگے۔ ہلکے سُرنگ گھوڑے اکثر اچھی نسل کے ہوتے ہیں۔ مگر اُن کے خارگر ہو جا کر کم دمیاز ہو جانے کا خطرہ رہتا ہے +

(۵) سارل۔ سیاہی مائل سُرنگ یا تیلیا سُرنگ رنگ ہوتا ہے +

(۶) لبے یعنی کُمیت جو مائل بسُرخی رنگ کا گھوڑا ہوتا ہے اس کی دُم معہ ایال کے بال سیاہ ہوتے ہیں۔ اور رنگوں کی نسبت گھوڑوں میں یہ رنگ زیادہ دیکھا جاتا ہے +

(۷) براؤن یا سُورکا رنگ اس میں سارے جسم کے بال سیاہ و منزلی و اطراف کے اندر پیٹ کے نیچے کے بال بھورا یا بھوسلا رنگ رکھتے ہیں۔ کبھی کبھی اس میں اور کمیت رنگ میں تمیز نہیں ہوتی +

(۸) ماؤس کلر یعنی چوہے کا رنگ۔ یہ رنگ جو معمولی گدھے کے رنگ کے مشابہ سلیٹ کی مانند ہوتا ہے۔ اکثر دیسی نسلوں میں دیکھا

جاتا ہے +

۹- **بلیک** یعنی کالا یا مُشکی رنگ - یہ رنگ ہندوستان میں عام طور پر نہیں دیکھا جاتا گاڑی میں چلانے کے لئے اس رنگ کے گھوڑے بہت پسند کئے جاتے ہیں یہ صفراوی مزاج اور بلغمی طبیعت کے گھوڑے ہوتے ہیں - مگر بعض اچھے گھوڑے بھی اس رنگ کے ہوتے ہیں تاہم کُمیت - براؤن اور درمیانہ سُرنگ رنگ کو ترجیح دی جاتی ہے +

۱۰- علاوہ بڑے بڑے مشہور **انٹرمنگلڈ** یعنی مرکب رنگ مثلاً "گرے" یعنی سبزہ اور "رون" یعنی گرّہ بھی ہیں جن کی علیحدہ علیحدہ کئی قسمیں ہوتی ہیں - مثلاً "گرے" کے اقسام ذیل ہیں +

(ا) **سٹیل گرے** - یعنی فولادی رنگ کا سبزہ - اس میں تھوڑے سیاہ رنگ کے بال زیادہ سفید بالوں میں کہیں کہیں بکھرے ہوئے ہوتے ہیں اور جلد و ٹانگوں کی عام سطح سیاہ ہوتی ہے +

(ب) **فلے بٹن گرے** - یعنی مگس دار سبزہ جس کے سفید بدن پر سیاہ بھورے یا سُرخ دھبے ہوتے ہیں +

(ج) **آئی رن گرے** یعنی نیلا سبزہ - اس میں سیاہ بالوں کی نسبت سفید بال تھوڑے ہوتے ہیں +

(د) **ڈیپل گرے** یعنی گُلدار سبزہ - جس میں جسم اسپ پر سفید سفید حلقے سبزے رنگ کے ہوتے ہیں +

(ہ) **ماٹلڈ گرے** - یہ رنگ بھی "آئی رن گرے" کی طرح ہوتا ہے - لیکن اس پر گہرے رنگ کے حلقے پائے جاتے ہیں +

رون کے اقسام حسب ذیل ہیں +

(۱) **سلور روَن**۔ یعنی نیلا گرّہ یا بھورہ۔ اس میں سیاہ اور سفید بال جسم پر برابر ملے جلے ہوتے ہیں +

(ب) **گولڈن روَن**۔ یعنی نیلا گرّہ یا بھورہ۔ اس میں سفید اور سُرخ بال یکساں باہم ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کو "چسنٹ روَن" بھی کہتے ہیں۔ اور اس رنگ کے گھوڑے عموماً گلھ پاٹ ہوتے ہیں جن کو پنجابی میں جھّے اور پانچ کلیان بولتے ہیں +

(ج) **ریڈ روَن** یعنی رُمانی اس میں گہرے لال اور سفید بال یکساں ملے ہوئے ہوتے ہیں +

(د) **اسٹرابیری روَن**۔ اس میں سُنہرے اور سُرخ بال بے ترتیبی سے ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ جس میں عموماً کسی قدر دھبّے دکھائی دیا کرتے ہیں +

پارٹی کلرڈ۔ یعنی ابلق گھوڑے وہ ہوتے ہیں جن کے جسم پر مختلف رنگ کے دھبّے یا گُل ایک دوسرے سے متمیز پائے جاتے ہوں۔ اور یہ دو قسم کے ہوتے ہیں +

(ا) **پائی بالڈ** یعنی سیاہ ابلق۔ جس میں سیاہ اور سفید بڑے بڑے دھبّے ملے ہوئے ہوں +

(ب) **اسکیو بالڈ**۔ یعنی سُرخ ابلق جس میں سُرخ اور سفید بڑے بڑے دھبّے پائے جاتے ہیں +

مگر یہ دھبّے برابر اور تمام جسم پر پھیلے ہوئے ہونے چاہئیں ورنہ ہم ایسے گھوڑے کو اُس رنگ کی طرف منسوب کرینگے جو بہت زیادہ ہو۔ مع دیگر رنگوں کے دھبّوں کے مثلاً سفید مع براؤن رنگ ... کے

یا سرنگ معہ سفید عیال و دُم وغیرہ کے۔ حلیہ نویسی کی زیادہ تر خوبی یہ ہوتی ہے۔ کہ جانور کے وہ نشانات اور ساختیں بتلائی یا درج کی جائیں۔ جو بہت جلد اور واضح طور پر معلوم کی جا سکیں۔ ایک پُرانی مثل ہے کہ اچھے گھوڑوں کا خراب رنگ نہیں ہوا کرتا مگر سوداگر اسپاں اس مُلک میں بخوبی جانتے ہیں کہ بعض دفعہ گھوڑا اور سب طرح پسند کر لیا جاتا ہے۔ مگر صرف رنگ کی وجہ سے نہیں خرید کیا جاتا جس سے کبھی کبھی اُن کی قیمت میں بھی بڑا فرق پڑ جاتا ہے ہلکے رنگ کی مثلاً سمند (ڈن) یا سلور گرے رنگ کے گھوڑوں کی بابت عام خیال یہ ہے۔ کہ ایسے گھوڑے گہرے رنگ کے گھوڑوں کی نسبت کم طاقتور اور کم محنتی ہوتے ہیں۔ زین سواری کے لئے علی العموم ڈارک براؤن یا چمکیلے کمیت رنگ کے گھوڑے جن کی ٹانگیں۔ ایال اور دُم سیاہ ہوں پسند کئے جاتے ہیں۔ حلیہ کے نشانات صفحہ ۱۸ پر درج کر آئے ہیں مگر دیگر حصہ جسم کے نشانات کی بابت ذیل میں درج کرتے ہیں +

اطراف کے نشانات۔ (ا) جبکہ فٹلاک تک پیر سفید ہوں تو وہائٹ فوٹ یعنی سفید پاؤں والا کہتے ہیں +

(ب) سُم کا کُلاً یا جزاً سفید ہونا +

(ج) کارونٹ یا ایڑیوں کا سفید ہونا +

(د) جبکہ سفیدی کینن ہڈی کے درمیان تک پہنچے تو اُسے ساک یا ہاف سٹاکنگ کہتے ہیں +

(ہ) جبکہ گھٹنے یا ہاک تک ٹانگیں سفید ہوں تو اسٹاکنگ کہلاتی ہے

باقی جسم کے نشانات۔ (ا) سفید سُم

(ب)، سیڈل مارکس یعنی زین کی جگہ سفید نشانات ہونا +

(ج)، گرتھ مارکس یعنی فراخی کی جگہ سفید نشانات ہونا +

(د)، کولر مارکس یا حلقہ کی جگہ کے نشانات +

(ر)، ویدبلاک یا مدھو کے نشانات +

(س)، مارکس اور پاسٹرن پر رسی کے نشانات کو روپ مارکس کہتے ہیں +

(ط)، دُم کی جڑ میں گرے یا سبزے رنگ کے بال ہوں تو درج کر دینا چاہئے +

لہٰذا اگر گھوڑوں کا رنگ و حُلیہ اچھی طرح پر سمجھ میں آجائے تو ہم کسی خاص گھوڑے کا ذکر اچھی طرح پر کر سکینگے - نیز اُسے دیگر جانور سے تمیز کر لینا بھی آسان ہوگا +

مصنوعی یا حادثہ سے پیدا شدہ نشانات - علاوہ بریں اگر کسی پُرانے گھاؤ یا زخم کے التیام اور کھرنڈ کا نشان باقی ہو یا گھوڑے کو کسی جگہ پر داغ دیا گیا ہو - تو یہ نشانات بھی لکھ دینے چاہئیں اور اُن میں سے اکثر یہ بھی ہوتے ہیں جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں +

(۱)، ایرانی گھوڑوں کے نتھنوں کے بیرونی جانب کا داغ یا نشان +

(۲)، گدھوں کی فالس ناسٹرل کا شگاف +

(۳)، بیرونی کان میں شگاف یا سوراخ کا موجود ہونا +

(۴)، کسی سٹڈ کا نمبر یا خرید یا رجمنٹ یا توپخانہ وغیرہ سے خارج کرنے کا نشان بھی بغور دیکھنا چاہئے - کیونکہ جو گھوڑے بلا معز خیال

کر کے فوجی خدمات سے خارج کر دئے جاتے ہیں اُن کے پٹھے یا پیٹھ پر زیریں آر R کے حرف کا داغ دیا جاتا ہے +

(۵) ایرانی گھوڑوں کے کوارٹر پر کبھی فارسی یا عربی حروف بیں بھی داغ دئے جاتے ہیں +

(۶) عربی و ایرانی ہر دو نسل کے گھوڑوں کی پچھلی ٹانگوں کے اندرو نیا سفینا پر چھوٹے چھوٹے آڑے نشان ہوتے ہیں جن کو شرعی داغ بولتے ہیں۔ ہمارے ملک کے تازیدار۔ زمیندار اور گھوڑوں کی نسل کشی کرنے والے لوگ یہ شرعی لکیریں جیسے کھونچ کے اوپر آڑی شکل میں لگاتے ہیں۔ ویسی ہی گھٹنوں سے اوپر اگلی ٹانگ کے اندر کی طرف بھی بنا دیتے ہیں۔ چنانچہ فی ٹانگ پر یہ لکیریں تعداد میں تین ہوتی ہیں +

(۷) علاج کے داغوں کے نشان اور گھٹنے کے نشان کو بھی بغور دیکھنا چاہئے +

(۸) گھوڑے کی چاروں گامچوں پر رسا یا زنجیر یا مچہ کا نشان بھی ضرور دیکھنا چاہئے۔ کیونکہ وہ لوگ اس خوف سے کہ گھوڑا چوری نہ ہو جائے۔ اس کے اگلے دونو پیروں کو ایک زنجیر یا سنکل کے ذریعہ باہم باندھ دیتے ہیں اور زنجیر کے ایک طرف قفل لگا دیا جاتا ہے۔ جو چابی کے سوا نہیں کھل سکتا۔ عربی اور ایرانی گھوڑوں میں یہ نشان اُن کی کھونچ سے اوپر ہوتے ہیں +

(۹) سیڈل مارکس یعنی زین کے نشان عموماً بوڑھے یا دُبلے

گھوڑوں میں دیکھے جاتے ہیں جو کبھی رگڑ یا زخم کے درجہ پر پہنچے ہوئے اور کبھی فقط بال سفید ہوتے ہیں - اور اس قسم کے نشان چھاتی کے سامنے بہ سبب حلقہ کی رگڑ کے - دُم کی جڑ کے ہر دو جانب بہ سبب دُمچی لگنے کے اور چھاتی کے نیچے یا جانبین پر بہ سبب تنگ یا فراخی لگنے کے بھی پیدا ہو جاتے ہیں +

علاوہ بریں نشانات ذیل بھی ملاحظہ کرنے چاہئیں +

(الف) لسٹ یعنی پیٹھ کے درمیان کی گہرے رنگ کی دھاری یا لکیر جو خاص کر کاٹھیاواڑ کے گھوڑوں میں دیکھی جاتی ہے اور گدھوں و خچروں میں تو ہمیشہ موجود رہتی ہے +

(ب) زیبرامارکس یعنی گورخر کے مشابہ خال یا نشان - خاص کر کھونچ یا گھٹنے کی بیرونی طرف ٹانگوں پر دیکھے جاتے ہیں ہلکے سُرنگ - کمیت اور سمند گھوڑوں میں یہ نشان اکثر پائے جاتے ہیں +

(ج) اور گہرے قسم کی دھاریاں یا ضرب چوٹ کے نمایاں نشانات اور نیز ایسے عارضی نشانات بھی جیسکہ سُم پر داغنی کے ذریعہ حروف کندہ کئے جاتے ہیں بیان کر دینے چاہئیں یاد رکھو کہ سُم کو صرف زیادہ سے زیادہ آٹھ ماہ تک

نشانات سعد و نحس

اس مُلک ہندوستان کے باشندے گھوڑوں کے نشانات سے بڑی دلچسپی رکھتے ہیں - حتٰے کہ بعض دفعہ صرف نشانات

کے باعث ہی گھوڑوں کی قیمت میں کمی بیشی ہو جاتی ہے اور اسی لئے گھوڑے کے پسند کرنے میں بہ نسبت دیگر خواص کے اُس کے نشانات اور رنگ کو بہت غور سے اور بار بار دیکھا جاتا ہے چنانچہ ممکن ہے کہ ایک اچھے اور عمدہ گھوڑے کی قیمت اس وجہ سے بہت کم ہو جائے۔ کہ اُس میں ہندوستانیوں کے خیال کے مطابق) نشانات نحس پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح جس گھوڑے میں نیک بختی کے سعید نشانات ہوں وہ بے بہا سمجھا جاتا ہے پنج کلیاں گھوڑا (جس کا منہ اور چاروں ٹانگیں سفید ہوں) اس ملک کے باشندگان کے نزدیک بہت بیش قیمت اور مبارک سمجھا جاتا ہے۔ نیز مختلف حصص جسم پر کے بالوں کی سمت اُن کی چھوٹائی بڑائی کی بابت بھی طرح طرح کا وہم کیا جاتا ہے اور ایسے نشانات کو فیدمارکس یعنی بھونرا یا بھونری (صیغہ تذکیر وتانیث) کی جانب منسوب کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ذیل میں ایسے بالوں کے بنے ہوئے بھونری والے نشانات کی بابت مختصراً قلمبند کرتے ہیں +

بھونریوں کے مبارک نشانات۔ (۱) گوشہائے چشم کے اوپر ایک آنکھ سے دوسری تک ایک ہی سیدھ میں بھونری ہونا تورن کہلاتا ہے +

(۲) گلے اور سینے کے درمیان تنفس کی نالی پر ایک بھونری والا جانور دیو بند یعنی بھوتوں اور دیوں پر قبضہ رکھنے والا سمجھا جاتا ہے اور یہ بھونرا بہت ہی سعید سمجھا جاتا ہے جسے کہ اس

کی موجودگی میں اگر دیگر نشانات ہوں بھی تو کچھ نہیں کر سکتے +

(۳) کمیت رنگ کے سیاہ یا دیگر گہرے رنگوں کے گھوڑوں میں اگر ستارہ کا نشان یا ریچ یا سنپ یا بلیز کا نشان (دیکھو صفحہ ۱۸) ہو اور چاروں ٹانگیں یا پاسٹرن بھی سفید ہوں۔ تو ایسا گھوڑا بہت ہی سعید اور مبارک سمجھا جاتا ہے۔ جیسے پنج کلیاں کہتے ہیں +

نامبارک یا نشانات نحس۔ (۱) پیشانی پر اگر دو بھونری طولاً ایک دوسرے کے اوپر واقع ہوں تو نحس خیال کی جاتی ہیں +

(۲) نیز اگر پیشانی پر کی دو بھونری ایک دوسرے کے اوپر تو ہوں مگر اوپر والی بھونری کا رخ اگر جانب چپ یا راست کو ہوگا تو بھی نحس ہی ہے +

(۳) ہر دو گوشہائے چشم کی لکیر سے کسی قدر یا قریباً ایک انچ نیچے واقع شدہ بھونری آنسو دھار کہلاتی ہے +

(۴) جبکہ گردن کے صرف ایک جانب بھونری ہو اور دوسری طرف بالکل نہ ہو یا جبکہ ایک جانب تو دو بھونری ہوں اور دوسری طرف صرف ایک ہو تو ایسی حالت کو سانپن کہتے ہیں +

(۵) جب گردن کے ہر دو طرف بھونری ہوں۔ تو ٹھاٹھری کہلاتی ہے۔ جسے چند آدمی نحس خیال کرتے ہیں +

(۶) جبکہ سینے کے مرکز میں یا اس کے ایک جانب بھونری ہو۔ تو آردابیل کہلاتی ہے +

(۷) جبکہ مدھو پر بھونری ہو۔ تو پُشت پر سانپن کہلاتی

ہے ÷

(۸) جبکہ سینے سے نیچے فراخی کی جگہ بھونری ہو۔ تو اُسے ایلیگیٹر یعنی مچھ بولتے ہیں۔ یہ بہت ہی نحس خیال کی جاتی ہے ÷

(۹)۔ جبکہ شکم پر مقامات سٹرنم وشیتھ کے مابین واقع ہو۔ تو گنگا پاٹ کہلاتی ہے ÷

(۱۰) جبکہ ایک اگلے بازو کے بیرونی جانب بھونری ہو اور اگلی ٹانگ پر نہ ہو یا جبکہ ہر دو ٹانگوں پر بھونری موجود ہوں اور اگر بالوں کا رُخ نیچے سے اوپر کی طرف ہو۔ تو اسے خلارو یعنی ڈسٹرکشن کہتے ہیں ÷

مندرجہ بالا نشانات نحس اگر گھوڑے کے جسم پر ہوں۔ تو کچھ تاثیر دار نہیں سمجھے جاتے ÷

نشانات جو نہ سعد سمجھے جاتے ہیں نہ نحس

(۱) گوشہائے چشم کے اوپر پیشانی پر ایک بھونری کی موجوگی راج بھمرو کہلاتی ہے ÷

(۲) گردن کے ہر دو جانب کلغی کی طرف کو پول اور ویدرس (مد ہو) کے مابین بھونری کی موجودگی دو باگا کہلاتی ہے ÷

(۳) اگر ہر ایک اگلے بازو کے بیرونی جانب ایک ایک بھونری ہو اور اُن کے بالوں کا رُخ اوپر سے نیچے کو ہو تو اُسے کھلا کر کہتے ہیں ÷

فصل دوئم

گھوڑوں کی مختلف نسلیں

انگریزی اصطلاح میں نسل کو بریڈ کہتے ہیں۔ اور گھوڑے یا عدبا نسل کے بہت قسموں کے ہوتے ہیں +

قریب قریب ہر ایک ملک اور دیس کے گھوڑوں کی نسلیں ایک دوسرے سے متفاوت ہوتی ہیں۔ اور شکل و شباہت کی خصوصیت اور تعارف سے پہچانی جاتی ہیں۔ اپنے ملک کی دیسی نسل کو کنٹری بریڈ کہا جاتا ہے۔ اور جو گھوڑے ایک ملک سے دوسرے ملک میں لے جائے جائیں۔ انہیں امپورٹیڈ ہارس کہتے ہیں +

اچھی نسل کا گھوڑا پیدا کرنے کے واسطے عمدہ اور صحیح البدن گھوڑی اور گھوڑے کو منتخب کر کے باہم جفت کرایا جاتا ہے۔ چنانچہ اسی غرض سے محکمہ سول وٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ کے افسر اضلاع میں دورہ کر کے ہر ایک جگہ زمینداروں اور تازیداروں کی گھوڑیوں کا ملاحظہ کر کے جو اُن میں سے عمدہ تندرست اور پشتینی امراض سے بری ہوتی ہیں اور جن سے اچھی نسل کے گھوڑوں

کی پیدائش کی توقع ہو سکتی ہے منتخب کرکے اُن کی پیٹھ یا بائیں شانہ پر اس غرض سے اپنا خاص مجوزہ داغ لگا دیتے ہیں۔ کہ ان گھوڑیوں کے مالک جب سرکاری سانڈ سے چاہیں۔ اپنی گھوڑی ملا سکیں۔ اور اسی غرض سے سرکار نے ہر ایک ضلع۔ تحصیل اور قصبہ جات میں عمدہ نسل کے تندرست سانڈ مہیا کرائے ہیں کہ گھوڑوں کی نسل کشی کرنے والے انہیں سانڈوں سے اپنی گھوڑیاں ملاویں اور معیوب ورذی نسل کے سانڈ گھوڑوں سے نسل کشی نہ کرائیں۔

پس یاد رکھو۔ کہ گھوڑے کی عمدہ نسل پیدا کرنے کے لئے منتخب شدہ بے عیب سانڈ اور بے عیب گھوڑیاں رکھنی چاہئیں۔ عمدہ اور اصلی نسل کی تمثیل عربی۔ انگریزی۔ ایرانی ترکمان وغیرہ۔ اور امریکن ٹراٹر یعنی امریکہ کے دُلکی چلنے والے گھوڑوں سے لی جا سکتی ہے۔ لیکن تاہم موجودہ زمانہ میں اکثر عمدہ اور دیگر قسم کی نسلیں قریب قریب ہر ایک ملک میں مل جل گئی ہیں۔ اور غیر ملک سے چیدہ سانڈ لا کر دیسی گھوڑیوں سے ملائے جاتے ہیں۔ اور بعض مقامات پر خصوصاً ہمارے ملک میں ایسی مرکب نسلیں گھوڑوں کی پیدا ہو گئی ہیں۔ کہ جن کا پہچاننا اور اُن کی نسل کی نسبت قطعی رائے ظاہر کرنا دشوار ہو گیا ہے۔ گھوڑوں کی مختلف نسلوں کا بیان اور ان کی شناخت ایک بڑا طویل مضمون ہے جس کو مفصل طور پر اس موقع پر بیان نہیں کر سکتے۔ تاہم جو گھوڑے اس ملک میں ملتے ہیں

ان میں جو چند خصوصیتیں اور عادتیں دیکھی جاتی ہیں بیان کرونگا +

کنٹری بریڈ یعنی دیسی نسل کے گھوڑے ہندوستان

کے مختلف حصوں میں پائے جاتے ہیں۔ دیسی ٹٹو بھی بعض حصوں میں بافراط پائے جاتے ہیں جو بہت مضبوط اور سختی جھیلنے کی تعجب خیز عادت رکھتے ہیں۔ چنانچہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے۔ کہ جہاں دوسرے گھوڑے فاقہ اور مشقت سے مرجائیں یہ بھوک کی برداشت کرکے زندہ رہ سکتے ہیں +

ٹٹو گو تربیت پذیر مگر کسی قدر بدلگام اور بدمزاج ہوتے ہیں ان کا رنگ مختلف لیکن زیادہ ترکمیت یا سُرنگ ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں سبزے۔ چینے اور ابلق وغیرہ بھی شمالی ہندوستان۔ پنجاب اور بڑی بڑی ریاستوں مثلاً حیدرآباد۔ میسور۔ کوٹھاپور وغیرہ میں بڑے بڑے گھوڑے دیکھے جاتے ہیں جو سخت محنت کی برداشت رکھتے ہیں۔ لیکن ان کی شکل۔ مزاج۔ تناسب اعضاء میں جو غالباً مالکوں کی غفلت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ عموماً نقص پائے جاتے ہیں۔ اگلے زمانہ میں مسلمان۔ گوجر۔ راجپوت اور مرہٹے۔ علے العموم اپنے ہی شوق سے رفتار زمانہ کے مطابق گھوڑوں کی بہت خبرداری اور احتیاط سے نسل کشی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ جنگ و جدل کے موقع پر ہمیشہ لاکھوں گھوڑے اسی ملک سے مہیا ہوجایا کرتے تھے۔ بڑے بڑے زمینداروں۔ رئیسوں۔ اور جاگیرداروں کو بھی گھوڑوں کے پالنے پوسنے کا پشتینی شوق تھا۔ لیکن انقلاب زمانے سے یہ

لوگ اس مُفید کام کو اب کچھ چھوڑ بیٹھے ہیں۔ لہذا گورنمنٹ انگریزی نے اپنی عملداری کے آغاز ہی سے اپنی ضروریات پورا کرنے کے لئے یعنی فوجی رسالوں اور توپ خانوں کے لئے گھوڑے مہیّا کرنے کی غرض سے ہندوستان کے مُختلف صوبجات میں گھوڑوں کی نسل کشی کا انتظام باقاعدہ کر کے اس کا ایک علیحدہ محکمہ قائم کیا ہے جس کے افسر اعلےٰ کرنیل ہائیلین صاحب بہادر سی۔ آئی اِی۔ جنرل سُپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے۔ اور اُن کے ماتحت ملک کے ہر ایک صوبہ میں ایک یورپین اسسٹنٹ سُپرنٹنڈنٹ مقرر کیا گیا۔

کرنیل صاحب بہادر ممدوح جنہیں ہندوستان میں اس پروفیشن کا باپ یا بانی کہنا بجا ہے۔ بڑے بڑے سرکاری بچہ کش گھوڑیوں کے گلوں کو موقوف کر کے ملک عرب ایران۔ اور ولایت سے مختلف نسلوں کے سانڈ سرکاری خرید کرے آئے اور ان سانڈوں کو ملک کے ہر ایک صوبہ و ریاست میں اضلاع اور تحصیلوں و دیگر بڑے بڑے قصبات میں تقسیم کیا۔ تاکہ زمیندار اور دیگر لوگ جو گھوڑوں کی نسل کشی کرتے ہیں۔ ان سانڈوں سے اپنی بچہ کش گھوڑیاں بغیر ادائیگی فیس کے ملایا کریں۔

الغرض اس انتظام سے بلاشک ہندوستان کے گھوڑوں کی نسل کشی میں واقعی بہت کچھ ترقی ہوئی ہے۔

سٹڈ بریڈ گھوڑے آجکل معدوم ہوتے جاتے ہیں لیکن جو معدودے چند اس نسل کے گھوڑے دیکھے بھی جاتے ہیں رسالوں کی عمدگی مثال کے طور پر پیش کی جاسکتی ہے۔

سٹڈ کے گھوڑے عمدہ دیسی نسل کی گھوڑیوں اور بے عیب چیدہ
سانڈوں کی پیداوار ہوتے ہیں۔ دیسی نسل کے گھوڑوں میں
جو نقص ہوا کرتے ہیں۔ اکثر سرکاری سانڈوں سے نسل کشی
کرانے پر رفع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس خیال سے کہ دیسی
گھوڑوں میں اطراف عمدہ اور مضبوط ہوں اور تناسب اندام
بھی موزوں ہو۔ دیسی اور عربی نسل کو ملایا جاتا ہے۔ اور دیسی نسل
کے گھوڑوں کی ہڈیوں کو مضبوطی دینے کی غرض سے انگریزی سانڈ
گھوڑے منگائے جاتے ہیں +

نارفاک ٹراٹر سانڈ۔ خاص کر اسی غرض کے لئے منتخب
کئے جاتے ہیں۔ نارفاک ٹراٹر گھوڑا دلکی تیز چلتا ہے۔ چنانچہ تھوڑے
تھوڑے فاصلہ پر ۱۴ سے ۱۷ میل فی گھنٹہ رفتار کے حساب سے
مسافت طے کر سکتا ہے۔ لیکن بعض لمبے سفروں میں بہ سبب بوجھل
ہونے کے سخت سڑکوں پر تیز قدم چلنا اس کے لئے ناممکن ہوتا
ہے۔ ان کا قد عموماً ۱۵-۲ سے زیادہ اونچا نہیں ہوتا۔ ہندوستان
کے اکثر حصوں میں خصوصاً پنجابی گھوڑوں کی نسل پر نارفاک ٹراٹر
گھوڑوں کا بلاشک مفید اثر پڑا ہے۔ عموماً ممالک ذیل سے
مختلف مطالب کے لئے گھوڑے خرید کر اس ملک میں لائے
جاتے ہیں +

(۱) یوروپ سے نارفک ٹراٹر انگریزی۔ تھارو برڈ اور
ہنگیرین یعنی ملک ہنگری کی نسل وغیرہ کے گھوڑے +

(۲) براعظم ایشیا سے۔ عرب۔ ایرانی۔ کابلی۔ بلوچی ترکمان

(۳) انگریزی نوآبادیوں سے۔ آسٹریلیئن یا ویلز اور نیوزیلینڈ نسل کے گھوڑے ✣

(۴) امریکہ سے جنوبی امریکہ کے گھوڑے ✣

(۵) افریقہ سے مصری اور کیپ کالونی کے گھوڑے ✣

ان میں سے چند نسلوں کی کچھ تفصیل کی جاتی ہے ✣

تھارو بریڈ سے وہ گھوڑا مُراد ہے۔ جس کا شجرہ نسب انگریزی سانڈ اور ماں کی طرف سے کئی پشتوں تک خالص انگریزی نسل میں چلا جائے۔ اور عرب یا بربین نسل سے جو انگریزی اسٹڈبک میں درج ہو ملے ✣

انگلش تھارو بریڈ کی نسل عرب اور انگریزی نسلوں کے باحتیاط باہم ملانے سے پیدا ہوئی ہے۔ اور یہ امر واقعہ ہے۔ کہ ولایتی تھارو بریڈ گھوڑا دیگر نسل کے گھوڑوں سے افضل ہوتا ہے۔ جو عُمدہ اور محتاط نسل کشی کا نتیجہ ہے۔ اس میں ملک کی آب و ہوا کا بھی بہت اثر ہوتا ہے۔ اور اسی باعث سے ولایتی نسل کا گھوڑ دوڑی گھوڑا دُنیا کے جس کسی حصّہ میں پہنچتا ہے۔ وہیں تعریف کے ساتھ گھوڑ دوڑ جیتتا ہے۔ اس کا قد تخمیناً ۱۵ سے ۱۶½ مُٹھی ہوتا ہے۔ اور اس کے خاص وصف یہ ہیں کہ سر ہلکا گردن لمبی اور ہلکی۔ پیشانی چوڑی اور محدّب۔ تھوتھنی چھوٹی اور خوبصورت۔ کان عمدہ۔ اور نوکیلے موزون۔ کرسٹ یعنی گردن کا بالائی کنارہ پتلا جسم کا ڈھانچہ لمبائی میں موزون پیٹھ مضبوط گوشت دار۔ اور کولہے کشادہ اور عمیق۔ چھاتی خوب کشادہ

اگلے اطراف چھاتی کے جانبین پر متناسبت سے لگے ہوئے لیکن شانہ کے بالائی سروں کے درمیاں بہت موٹے نہیں ہوتے بازو لمبے اور مضبوط۔ کہنی سیدھی اور چھاتی میں دبی ہوئی نہیں ہوتی۔ پنڈلی بازو بھی مضبوط اور عضلاتی۔ گھٹنے بھی کشادہ اور مضبوط ہڈیوں کے ابھار پیچھے کی طرف خوب نمایاں۔ ٹانگیں چھوٹی اور لمبی۔ اور پاسٹرن یعنی گامچیاں کسی قدر ڈھلوان اور سم درست ہوتے ہیں۔ پچھلی اطراف کی ہڈیاں لمبی اور کھوچ مضبوط ہوتی ہے۔ اور آزادی سے اسے سیدھا کرتے اور خم دے سکتے ہیں۔ کمر موٹی عضلات کے سبب چوڑی اور ہموار اونچا اور پیچھے دور تک چلا گیا ہے۔ دُم و ایال کے بال ریشم کے موافق دکھائی دیتے ہیں اور سیدھے ہوتے ہیں۔ چمڑا ملائم اور ہموار مثل مخمل کے ہوتا ہے ایسے گھوڑے کی ہڈیاں اور عضلات بہت مضبوط ہوتے ہیں ✣

عرب۔ عربی نسل کا گھوڑا علے العموم ۱۴½ مُٹھی سے اونچا نہیں ہوتا۔ اس کی شکل و شباہت دیکھنے میں خوبصورت اور تازہ بداروں کے لئے نہایت دلفریب ہوتی ہے۔ عربی نسل بھی چند قسم رکھتی ہے۔ لیکن عام شکل و شباہت قریب قریب یکساں ہوتی ہے۔ اگرچہ گھوڑ دوڑ کے لئے یہ گھوڑے کارآمد نہیں۔ تاہم زین سواری۔ گاڑی اور فوجی رسالہ کے کام کے لئے نہایت عمدہ اور سب قسم کے گھوڑوں پر فائق ہوتے ہیں ✣

صحرائے عرب کے گھوڑوں کا عمدہ نمونہ یہ ہے کہ سر خوبصورت

اور پُر شعور۔ پیشانی کشادہ بڑی اور حلیم آنکھ۔ چہرہ کا خط سیدھا یا
قدرے مجوّف۔ چوڑے نتھنے۔ خوبصورت تھوتھنی۔ موزوں
اور خوبصورت کان اور جبڑے چوڑے ہوتے ہیں۔ اس کی گردن
سر سے کمال خوبصورتی کے ساتھ لگی ہوئی ہوتی ہے۔ اور
عمدہ کرسٹ یعنی بالائی کنارہ رکھتی ہے۔ گردن لمبی اور بہادرانہ
انداز سے کسی قدر خمیدہ ہوتی ہے۔ شولڈر یعنی شانے اچھی طرح
ڈھلوان ہوتے ہیں۔ پیش بازو خوبصورت اور نمایاں۔ اطراف
مضبوط۔ دھو موٹا اور چھوٹا۔ کمر چپٹی چوڑی اور مضبوط ہوتی ہے
دھڑ کی گولائی۔ پچھلی پسلیوں کی لمبائی۔ گردن کی خوبصورتی
اور کروپ کی ہمواری اور خوبصورت چال ڈھال اور خوبصورتی
اور خصوصیت سے دُم کی جڑ بلند ہو کر شروع ہوئی ہے فی الحقیقت
ان باتوں میں کوئی گھوڑا بھی عربی گھوڑے کی برابری نہیں کر سکتا
اس کا کروپ دھو کی نسبت اکثر اونچا ہوتا ہے۔ اس کی کھونچ
اور گیسکن یعنی چھوٹی ران انگریزی تھارو برڈ اور دیگر گھوڑوں
کی طرح عمدہ نہیں ہوتے۔ چونکہ اس کے اگلے اطراف اور کمر کے
عضلات بہت مضبوط ہوتے ہیں۔ اسلئے وہ اپنے قد کے مطابق
بہت بوجھ لے جا سکتا ہے۔ عربی گھوڑے کی خوبصورتی اور
بڑے ڈھانچہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے دم لینے کی
قوت بہت اچھی ہوتی ہے۔ بدن مضبوط اور عمدہ کام کرنیوالا
ہوتا ہے۔ کسی نسل کے گھوڑے کا بدن عربی گھوڑے کے بدن
کی مضبوطی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور نہ ہی کوئی گھوڑا ایسی تیز و تندل

یا برسات و گرما کی اس قدر برداشت رکھتا ہے۔ جس قدر کہ عربی گھوڑا۔

زیریں جبڑے کے گوشوں کی باریکی اصل صحرائی نسل کے عربی گھوڑے کی یقینی علامت ہے۔ باشندگان عرب اور اُن کے گھوڑوں سے محبّت رکھنے کے متعلق بہت عمدہ اور دلچسپ داستان بیان کئے جاتے ہیں چنانچہ کہتے ہیں کہ جب گھوڑی بچہ دیتی ہے۔ تو مالک اسے اپنے ہاتھ پر لیتا ہے۔ اور زمین پر گرنے نہیں دیتا۔ بچھیرا گھر میں بچّوں کے ساتھ کھیلتا پھرتا ہے اور اپنے مالک کے ساتھ کھاتا پیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عربی گھوڑے اصیل اور وحشیانہ بدعادات سے بری ہوتے ہیں۔ اور یہ بالکل سچ ہے۔ کہ عربی گھوڑا آدمیوں میں پرورش پانے اور اپنے حواس اور اعضاء کے آزادانہ استعمال کرنے کی وجہ سے انگلستان کے بند اصطبلوں میں رکھے رہنے والے گھوڑوں کی نسبت زیادہ حلیم اور زیادہ باشعور ہوتا ہے۔ کوئی عربی تازیدار اپنے گھوڑے کو گردن یا سر سے نہیں باندھتا۔ بلکہ پچھلی ایک گامچی پر ایک قفل دار آہنی حلقہ لگا دیتے ہیں جس کے ساتھ دو تین فٹ لمبا زنجیر ہوتا ہے۔ اور زنجیر کے ساتھ ایک لمبا رسا باندھ دیتے ہیں جو لوہے کی میخ کو زمین میں گاڑ کر اس سے اٹکا دیا جاتا ہے یہ بات مشہور ہے۔ کہ عربی گھوڑے دیگر نسلوں کے گھوڑوں کی نسبت بہت کم شریر اور کم اڑیل ہوتے ہیں۔ اور عموماً کچھ بدمعاشی ہی نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کو اختہ کرنے کی کبھی

شاذو نادر ضرورت پڑتی ہے۔ بلکہ اگر عربی گھوڑے کو اختہ کر دیا جائے تو اس کی قیمت میں فرق آجاتا ہے۔

پرشین۔ یعنی ایرانی نسل کے گھوڑے بھی شکیل مضبوط اور خوبصورت ہوتے ہیں۔ ان کا قد ۱۴ سے پندرہ ۲ تک ہوتا ہے سینہ چوڑا اور اطراف مضبوط۔ کوائف خوب نمایاں۔ عضلات اور نسیں مضبوط۔ لیکن کسی قدر لمبے اور ڈھیلے ہوتے ہیں اور سم بھی باعتبار باقی جسم کے مضبوط ہوتا ہے۔ ایرانی گھوڑا غالباً عربی نسل کے دوسرے درجہ پر ہے۔ تیزی اور پھرتی میں تو اس کے برابر ہے۔ لیکن تکان اور دور و دراز سفر کی برداشت کے اوصاف عربی جیسے نہیں رکھتا ہمیشہ سے اس نسل کی قدر ہوتی چلی آئی ہے۔ اور زمانۂ قدیم میں جب ایرانی رسالہ دنیا بھر میں عمدہ تھا تو بادشاہوں کے لئے بطور نہایت قیمتی اور نایاب تحفہ کے دیا جاتا تھا۔ مگر گذشتہ چند سالوں سے علے العموم ایرانی گھوڑوں کی نسل روبہ تنزل ہے۔ گو ملک کے بعض حصوں میں نسل کشی اسپاں کی طرف بہت کچھ توجہ دی گئی ہے۔ اور وہاں کے رؤسا و شرفاء کے پاس خاص دیسی نسلیں موجود ہیں۔ یہ لوگ بچپن ہی کی حالت میں گھوڑے کے اوپر داغ لگا دیتے ہیں جس سے پہچانا جاتا ہے۔ کہ یہ گھوڑا خاص عمدہ نسل کا ہے۔ رسالے توپ خانہ اور معمولی سواری کے لئے یہ گھوڑے عمدہ محنت کش ہوتے ہیں۔ اور معمولی قسم کے عربی گھوڑوں کی نسبت زیادہ طاقتور۔ ان کی بناوٹ کسی قدر بھدی۔ اور آنکھیں عربی

کی طرح اُبھری ہوئی ہیں اور خوبصورت نہیں ہوتیں۔ گردن بھاری کرسٹ کا بالائی کنارہ خوب نمایاں۔ ٹانگیں چھوٹی اور مضبوط اور پُٹھے پر عموماً فارسی حروف کے داغ ہوتے ہیں +

ویلر۔ اس نسل کے گھوڑے ملک اسٹریلیا سے آتے ہیں ان کا قد بڑا۔ جسم موٹا اور مضبوط ہوتا ہے۔ نہایت عمدہ نسل کے انگریزی سانڈ ولایت سے ملک اسٹریلیا کو بھیجے گئے۔ اور ان سے نسل کشی کرا کر ویلر گھوڑے حاصل کئے گئے ہیں اس نسل کے گھوڑوں کے قد آور ہونے میں طریق پرورش و بچّہ کشی اور ملک کی آب و ہوا کا بہت دخل ہوتا ہے۔ اور گذشتہ چند سالوں سے عُمدہ قسم کے قد آور عربی گھوڑے بھی اسٹریلیا میں ترقیٔ نسل کی غرض سے لائے گئے ہیں +

ویلر گھوڑوں کی تجارت ہندوستان میں بمقام بمبئی اور کلکتہ بہت ہوتی ہے اور سرکار انگریزی فوج رسالہ اور توپ خانہ وغیرہ جنگی اغراض کے لئے اُنہیں بہت خرید کرتی ہے +

جب یہ گھوڑے ہندوستان میں آتے ہیں۔ تو ایک سال تک اس ملک کا موسمی تغیر اور گرمی و سردی کی شدت کی برداشت اچھی طرح نہیں کر سکتے۔ اسلئے بالکل ٹھنڈے وقت ان سے کام لیا جاتا ہے۔ لیکن جب ایک دفعہ یہاں کی آب و ہوا کے عادی ہو جائیں۔ تو سب قسم کی مشقت کی برداشت ظاہر کرنے لگتے ہیں +

زین سواری میں ویلر گھوڑا خاص خاص عمدہ باتیں رکھتا

ہے۔ مثلاً ان کے شولڈر یا شانے نہایت عمدہ اور چوڑے گردن سبک۔ اطراف خوبصورت اور سُم مضبوط ہوتے ہیں۔ ان کے جسم کا ڈھانچہ کمر اور کروپ عموماً ایسا اچھا نہیں ہوتا جیسا کہ تھارو برڈ یا عرب گھوڑوں کا ہوتا ہے۔ تاہم وزن اٹھا کر محنت کی خاص برداشت رکھتے ہیں۔ ان کے اگلے اطراف ہلکے اور شولڈر نہایت عمدہ ہونے کے سبب یہ خوب کودنے والے ہوتے ہیں۔ لیکن ان میں ایک شرارت بھی ہوتی ہے جسے بک جمپ یا ہرن چھلانگ کہتے ہیں +

اس نسل کے گھوڑے عرب کی طرح حلیم المزاج نہیں ہوتے اور نہ ہی وحشیانہ سلوک برداشت کرتے ہیں +

ویلر گھوڑے کے شولڈر۔ گردن۔ پٹھا یا زین کے نیچے نسل یا گلہ کا داغ ہوا کرتا ہے۔ اور یہ ہمیشہ اختہ کر دئے جاتے ہیں۔ تاکہ خاص خاص سانڈوں کے سوا کسی اور نر گھوڑے سے نسل کشی نہ کرائی جائے۔ ویلر گھوڑے کا پٹھا ڈھلوان پر بھاری اور دُم نیچے ہوتی ہے۔ جلد اور بال موٹے۔ کھردرے۔ مدھوا و نیچے۔ سُم بڑے اور کشادہ ہوتے ہیں۔ اور یاد رکھو کہ اس نسل کا گھوڑا عربی کی طرح پُر شعور نہیں ہوتا +

ترکمان۔ اس نسل کے گھوڑے جو ملک ترکستان سے آتے ہیں۔ عرب یا ایرانی نسل کی نسبت بڑے ہوتے ہیں۔ ان کا قد ۱۵ سے ۱۶ مٹھی تک اونچا لیکن شکل بہت خوبصورت نہیں رکھتے۔ چنانچہ ٹانگیں لمبی۔ سر بڑا اور بھدا اور اکثر میش

گردن ہوتے ہیں۔ مگر ان ہیں ایسے عمدہ اوصاف ہوتے ہیں۔ کہ ان کی اپنے ہی وطن ہیں بڑی قیمت ہوتی ہے +

زمانہ قدیم سے وہ اپنی حیرت انگیز قوت برداشت محنت کے باعث مشہور ہیں۔ مگر وہ ظاہرا خوبصورتی جو عمدہ نسلوں کی پہچان ہے ان ہیں نہیں پائی جاتی۔ ترکمان گھوڑا عرب کی طرح حلیم مزاج اور نرم ہوتا ہے۔ اور بہادری وچالاکی ہیں بھی عرب کے برابر ہوتا ہے۔ لیکن شکل و شباہت ہیں انگریزی تھارو برڈ سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔ ان کے کان عجیب چھوٹے نکیلے اور اندر کی طرف لوٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور کانوں کی یہ خصوصیت بہت سے پنجابی نسل کے گھوڑوں ہیں بھی دیکھی جاتی ہے +

کاٹھیاواڑ۔ اس نسل کے گھوڑے ملک کاٹھیاواڑ سے جو ہندوستان کے مغربی گھاٹ پر بمبئی کے شمال ہیں ایک صوبہ ہے آتے ہیں۔ یہ صوبہ دیسی راجاؤں کے زیر حکومت ہے جو گھوڑوں سے بہت دلچسپی رکھتے ہیں اور جہاں عام لوگ بھی عمدہ سوار ہوتے ہیں۔ اس صوبہ کے بعض راجاؤں نے اپنی ریاستوں ہیں سٹڈ قائم کئے ہیں۔ اور اپنے دیس کی ترقئے نسل اسپاں ہیں قابل تقلید کوشش کر رہے ہیں +

کاٹھیاواڑ کے گھوڑوں کا رنگ ڈن۔ کمیت اور ابلق ہوتا ہے۔ اور جسم پر مختلف نشان ہوتے ہیں۔ ان کا چہرہ لمبا اور بھدا۔ کان ایک دوسرے کے قریب اور سیدھے اور ان کی نوکیں اندر کو مڑی ہوئیں۔ یہ محنت اور مشقت کے سخت

عادی ہوتے ہیں۔ جن گھوڑوں کا رنگ ڈن اور جمپیئی ہو (جو اکثر ہوا کرتا ہے) اُن کی پشت پر سیاہ لکیر اور اطراف و شانے وغیرہ پر زیبرا مارکس ہوا کرتے ہیں۔ ان کے کوار ٹرز اور کروپ ڈھلوان دُم کی جڑ دبی ہوئی اور گھٹنوں کے نیچے ٹانگیں لمبی ہوتی ہیں یہ بڑے صبار فتار گھوڑے ہوتے ہیں۔ اور گھوڑیاں بہت تیز رفتاری کے سبب بہت قیمت پاتی ہیں۔ لہٰذا اس ملک کے بروا بینہ ڈاکو۔ قزاق انہی گھوڑوں کے ذریعہ سے دور دراز اضلاع میں جاکر ڈاکہ مارتے ہیں۔ چنانچہ ایک دن ضلع میں غارت گری کرنے کے بعد دوسرے دن سینکڑوں میل کا فاصلہ طے کرکے اپنے تعاقب کرنے والوں سے نکل جاتے ہیں +

برما پونی۔ اس قسم کے یابوؤں کی خاص کر ریاستہائے شان کے پہاڑوں میں نسل کشی کی جاتی ہے۔ اسی واسطے ان کو پیگو پونی بھی کہتے ہیں۔ ان کا قد ۱۳۔ ۲ سے اوپر بہت کم ہوتا ہے۔ بہت بوجھ اُٹھاتا ہے۔ اچھا کودتا ہے۔ اور بڑا محنتی جانور ہے چھوٹے قدموں میں نہایت عمدہ دُلکی کرتا ہے۔ جو بھلی معلوم ہوتی ہے اس کا سر چھوٹا۔ گردن موٹی۔ ایال بڑے پٹھے گول اُبھرے ہوئے اور نیچے کو ڈھلوان۔ چھوٹے اور سیدھے سُم۔ بال موٹے اور کھُردرے اور عموماً اختہ ہوتا ہے +

بلوچی۔ اس نسل کے گھوڑے ملک بلوچستان سے آتے ہیں۔ یہ بہت تیز قدم اور چالاک قدمیں چھوٹے یا متوسط اطراف پتلے۔ لمبی گردن اور کان پتلے اور کسی قدر اونچے رکھتے ہیں نا ہموار

زمین اور پہاڑی ملک میں چلنے کے زیادہ قابل ہوتے ہیں۔ تفریح طبع کی سواری کے لئے بلوچی اور وزیری نسل کے گھوڑے نہ فقط بلحاظ اپنی خوبصورتی اور تیز روی کے بلکہ بلحاظ کمی خرچ کے بھی مفید اور موزون ہوتے ہیں +

وزیری نسل کے گھوڑے۔ سرحد وزیرستان میں پیدا ہوتے ہیں اس قسم کے گھوڑے بھی متوسّط قد اور خوبصورت شکل رکھتے ہیں۔ خاص کر مادیں بہت خوبصورت اور تیز رو ہوتی ہے جسم صاف۔ ڈھانچہ لمبا۔ کان قدرے اونچے اور نکیلے ہوتے ہیں +

یارقندی یابو۔ کا دُم اور ایال بہت لمبے اور گھنے بال رکھتے ہیں۔ یہ مُتوسط یا چھوٹے قد کے جسیم ٹٹو ہوتے ہیں ان کا جسم بہت مضبوط ہڈی سخت اور موٹی۔ گردن فربہ۔ چھاتی چوڑی۔ اور اکثر راہ دار ہوتے ہیں +

کاشمیری۔ تبتی۔ لداخی۔ ٹٹو بھی مضبوط اور بہت محنتی ہوتے ہیں۔ ان کا قد چھوٹا۔ گردن موٹی اور پچھلے اطراف کسی قدر خمدار ہوتے ہیں۔ ہمارے ملک میں ان کو پہاڑی گوٹ کہتے ہیں +

پنجابی گھوڑے۔ پنجاب کے ہر ایک دوآبہ و اضلاع کے گھوڑوں کی شکل و شباہت میں کچھ نہ کچھ فرق ضرور ہوتا ہے مگر عموماً ان کی نلیاں لمبی پتلی اور چھاتی تنگ ہوتی ہے ضلع جھنگ۔ شاہپور۔ گجرات کے گھوڑے خوبصورت ہوتے ہیں

ان کی گردن لمبی محرابدار۔ کان نوکیلے اور اونچے۔ اور چھاتی اور پٹھے چوڑے ہوتے ہیں۔ زین سواری میں ان کی چال ڈھال اور انداز قابل دید ہوتا ہے۔ ضلع راولپنڈی اور علاقہ دھنی کے گھوڑے چالاک اور تیز قدم ہوتے ہیں۔ ڈیرہ غازی خاں۔ ڈیرہ جات مظفر گڈھ اور علاقہ سنگھڑ کے گھوڑے گو دیکھنے میں بہت خوبصورت نہ ہوں۔ مگر عرصہ تک نہایت عمدہ مشقت دیتے ہیں ان میں سے بعض گھوڑے بلوچی نسل کی شمولیت سے انہیں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ آجکل خالص پنجابی نسل کی نازک اونچی خوبصورت گھوڑیاں بہت کم دیکھنے میں آتی ہیں *

فصل سوئم

ہائیٹ یا قد

گھوڑوں کا قد معلوم کرنا بڑا ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ سرکاری مطالب یا گھوڑ دوڑ یا پولو وغیرہ کے لئے گھوڑے خریدنے کے وقت اُن کے قد سے اُن کی طاقت کا تخمینہ اور اندازہ کیا جاتا ہے *

گھوڑے کے مدہو کے سب سے اونچے مقام سے زمین تک

کے میانہ فاصلہ کی جس قدر اونچائی ہوتی ہے۔ وہی اُس کا قد ہے ۔

گھوڑا ناپنے کے لئے ایک خاص پیمانہ یا آلہ ہونا ہے جس کو میبزرنگ سٹینڈرڈ بولتے ہیں۔ اس آلہ کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک تو چوبرس تریب چھ فٹ لمبی اور ایک انچ موٹی چوبی چھڑی ہوتی ہے۔ جس پر بارہ مٹھی نیچے سے چھوڑ کر بارہ سے اٹھارہ تک ہائینڈ یا مٹھی کے نشان کئے جاتے ہیں فی ہائنڈ یا مُٹھی چار انچ کی ہوتی ہے۔ چُنانچہ یہ چار حصوں پر منقسم ہوتی ہے۔ اور فی انچہ کے پھر چار حصّے کئے جاتے ہیں۔ اس لمبی چھڑی کے اوپر ایک ڈیڑھ فٹ لمبی ایک انچ موٹی اور قریب ۱-۲ انچ چوڑی آڑے رُخ ایک مُتحرّک جوڑ اور پیچ کے ذریعے اس طرح پر جوڑ دی جاتی ہے۔ کہ جوڑ کے ڈھیلا کر دینے سے بلا تکلیف اور بغیر آواز کے گھوڑا ناپنے کے وقت اسے اوپر نیچے پھرایا جا سکے۔ ایک مکمل پیمانہ گھوڑا ناپنے کا سات سے اٹھارہ ہاتھ تک درجے رکھتا ہے۔ لیکن تمام عملی مطالب کے لئے ایسا پیمانہ جس پر بارہ سے سترہ ہاتھ تک درجے بنے ہوئے ہوں اچھا کام دے سکتا ہے۔ فی درجہ کو ۱۴ - اور انچ کو ۴ پاؤ انچ میں تقسیم کرنے سے یہ فائدہ ہوتا ہے۔ کہ گھوڑے کے ناپنے میں اُس کے قد کی ذرا سی کسر بھی معلوم ہو جاتی ہے فی ہائینڈ یا مٹھی کے زیرین سرے پر نمبر دیا جاتا ہے۔ پس نمبر و مٹھی و انچوں کی لکیریں ایسی صاف اور نمایاں ہوں کہ ان

کے دیکھنے و پڑھنے ہیں کوئی شک و شبہ نہ رہے اور آڑی لکڑی
بھی ایسی عُمدہ شکنجہ اور پیچ کے ذریعہ عمودی لکڑی سے لگائی
جائے۔ کہ تھوڑے سے اشارے سے اوپر نیچے حرکت کر سکے
اور جس جگہ پیچ کو کس دیا جائے۔ وہیں ٹھہر سکے۔ اس آڑی
لکڑی کے عین وسط میں اس کی ہمواری و ناہمواری معلوم
کرنے کے لئے ایک لیول بھی لگایا جاتا ہے۔ جب یہ لیول بگڑ
جائے تو اسے درست کر لینا چاہئے۔ پُرانے پیمانہ کی عمودی لکڑی
کا نچلا سرا اگر گھِس جائے تو اُسے بھی درُست کر لینا چاہئے
اس غرض سے لکڑی کے نچلے سرے پر لوہے یا پیتل کی شام
بھی چڑھا دیا کرتے ہیں۔

ریماؤنٹ کے آفیسر۔ گھوڑوں کے سوداگر اور سرجن کبھی
ہاتھ کی چھڑیوں اور لکڑیوں ہیں بھی گھوڑے کا پیمانہ رکھتے ہیں
اور ایک تجربہ کار آدمی کے لئے گھوڑا ناپنے کا عُمدہ اور آسان
طریق یہ بھی ہے۔ کہ گھوڑے کے مدھو کے پاس سیدھا کھڑا
ہو کر اندازہ کرے کہ گھوڑا کس قدر اونچا ہوگا۔ پھر گھوڑے کی
ناپ کرے اور اپنی چھاتی تک بھی اونچائی کا پیمانہ کر کے اطمینان
کرلے کہ اس کا اندازہ قریب قریب ٹھیک ہے یا نہیں چُنانچہ
رفتہ رفتہ کُچھ تجربہ کے بعد اس قدر مشق ہو جاتی ہے۔ کہ گھوڑے
کے مدھو کے پاس کھڑا ہو کر ایک ہی نظر دیکھنے سے اس کی
بلندی کا پورا پورا اندازہ کر سکینگے۔ اور جن کو اس میں معقول
تجربہ اور مشق ہو۔ ایک انچ کی غلطی بھی نہیں کر سکتے۔

گھوڑے کو اُس کے چھوٹے بڑے قد کے مطابق مختلف نام دیتے ہیں۔ مثلاً جو گھوڑا ۱۳-۳ قدر رکھتا ہو۔ اسے ٹونی یا پانو کہتے ہیں۔ اور ۱۳-۲ سے ۱۴ تک کے گھوڑے کو قاب یا گیلوے بولتے ہیں۔ اور جو ۱۴ سے اوپر قدر رکھتا ہو۔ اُس کو ہارس کہا جاتا ہے +

گھوڑا ناپنے کے وقت اُسے خوب ہموار زمین پر کھڑا کرنا چاہئے پھر سٹنڈرڈ یا ناپ کی لکڑی کو بھی زمین پر گھوڑے کی بغل اور عضلات شانہ کے متوازی سیدھا رکھتے ہوئے اُس کی سیدھ معلوم کرنے کے لئے اس کا لیول دیکھ لینا چاہئے۔ گھوڑے کے چاروں پیر برابر کرکے اُس کی گردن اور سر کو نہ بہت اونچا اور نہ ہی زور سے نیچے کھینچنا چاہئے۔ بلکہ برابر رکھیں +

اگر گھوڑے کے اطراف ناہموار۔ سر اونچا یا نیچا اور ناپ کی لکڑی ٹیڑھی رکھی جائے تو گھوڑے کے ناپ میں بہت فرق آجاتا ہے +

نیز نعل لگانے۔ سُم تراشی کرنے اور خصوصاً جبکہ نعل کے نیچے ربڑ یا چمڑے کا حلقہ بھی رکھا جائے۔ تو اس سے بھی کچھ تفاوت ہو جاتا ہے +

جو ٹٹو پولو کے لئے خرید کئے جاتے ہیں۔ اُن کا قد آج کل ۱۳-۳ مقرر کیا گیا ہے۔ ریماؤنٹ یعنی فوجی رسالہ کے گھوڑوں کا قد کم از کم ۱۴-۲ ہونا چاہئے۔ لیکن عرب کے قیمتی اور مضبوط گھوڑے جن کا قد عموماً چھوٹا ہوتا ہے اگر

کچھ کم قد بھی رکھتے ہوں۔ بھرتی کر لئے جاتے ہیں۔ پولیس یا فوج
کے لئے بھی یہی قد مقرر ہے۔ لیکن آجکل گھوڑوں کے نایاب
ہونے کی وجہ سے چھوٹے قد کے گھوڑے بھی منظور کر لئے جاتے ہیں +

یہ بات ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بعض عمدہ نسلی گھوڑے گو
قد اونچا نہیں رکھتے لیکن قد و جسامت میں پورے ہوتے ہیں۔ اور
بعض نسلوں کے گھوڑے جیسے کہ تجربہ و مشاہدہ سے تم کو معلوم
ہو جائیگا۔ گو جسم پتلا۔ دُبلا اور کمزور رکھتے ہیں۔ لیکن قد اونچا رکھتے
ہیں۔ اسلئے گھوڑے کی جسامت اور قوت کا اندازہ فقط اس کے
قد ہی سے نہیں ہو سکتا +

نیز یہ بھی یاد رکھنا چاہئے۔ کہ گھوڑا پانچ برس کی عمر تک قد
میں بڑھتا اور ترقی کرتا رہتا ہے۔ لہذا جب تین یا چار سال کے
گھوڑے کا ناپ لیا جائے۔ تو ہمیشہ کے لئے صحیح رہیگا۔ لہذا
سارٹیفکیٹ میں اس بات کا ظاہر کر دینا ضروری ہے پانچ برس
کی عمر میں بھی اگر جانور سے کام تھوڑا لیا جائے۔ اور پرورش کا
نہایت عمدہ بندوبست ہو۔ یا آب و ہوا کی تبدیلی۔ مثلاً منطقہ معتدلہ
سے گھوڑے کو منطقہ حارہ میں تبدیل کر دیا جائے تو کسی قدر قد بڑھ جاتا ہے

آخر میں یہ تبلا دینا بھی ضروری ہے۔ کہ بعض دفعہ گھوڑے
پیمانہ دیکھ کر بھڑک جاتے ہیں اور ناپ نہیں لینے دیتے اس وقت
اس کا سائیس یا خدمتگار گھوڑے کے منہ کے پاس کھڑا رہنا
چاہئے۔ جو جہاں تک ہو سکے گھوڑے کو پیار دلاسا دیکر اپنی طرف
متوجہ کرے۔ لیکن پیمانہ کی لکڑی یا گھوڑے کا سر کسی ایسے شخص

کو نہ پکڑانا چاہیئے۔ جو گھوڑے کے ناپ سے کچھ غرض رکھتا ہے اگر
گھوڑا پیمانے کو اپنے قریب نہ آنے دے۔ تو اُسے آرام سے گھوڑے
کی ناک کے پاس لے جاؤ۔ تاکہ وہ اُسے سونگھ کر سمجھ لے۔ کہ یہ کوئی
نقصان دہ چیز نہیں ❖

ناپ لینے والا شخص اپنے دہنے ہاتھ میں پیمانہ کی لکڑی پکڑ کر
گھوڑے کی بائیں جانب اُس کے شولڈر کے پاس سیدھا کھڑا ہو جا
بائیں ہاتھ سے مدھوؤ کے بالوں کو علیحدہ کر کے مدھو کو دباتا رہے
تاکہ گھوڑا پیمانہ کے دباؤ کا عادی ہو جائے۔ پھر پیمانہ کی لکڑی گھوڑے
کے کندھے کے پاس سیدھی کر کے آرام سے زمین پر رکھے۔ اور
آڑی لکڑی کا پیچ ڈھیلا کر کے اُسے بہت اونچا کرنا چاہئے
پھر درست کر کے آڑی لکڑی کا پیچ ڈھیلا کویں۔ اور اسے آہستہ
آہستہ نیچے لے آویں۔ حتیٰ کہ مدھو پر آجائے اور آسانی سے اُس
پر آگے پیچھے حرکت کر سکے۔ اس وقت یہ باتیں دیکھنی چاہئیں
کہ گھوڑا سیدھا چاروں پیروں پر کھڑا ہو۔ پیمانہ سیدھا ہموار ہو
نیز گھوڑے کا سر اصلی حالت پر ہو۔ تب آڑی لکڑی کا پیچ
کس دینا چاہیئے۔ اور ناپ کو ہٹا کر درجہ پڑھ لینا چاہیئے گھوڑا
وڈری گھوڑوں کی پیمائش کے وقت خصوصاً بہت محتاط
ہونا چاہیئے۔ اور ہمیشہ اپنی صائب رائے کے مطابق بغیر کسی
کی رورعایت کے شاہدوں کے روبرو بہت احتیاط اور دور اندیشی
سے ناپ لینا چاہیئے۔ ایسے گھوڑوں کا ناپ لینے کے وقت
ذیل کی دغابازیوں کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔

(۱) ٹم اس قدر تو نہیں کاٹا گیا۔ کہ اس کا جاندار حصہ تقریباً برہنہ ہونیوالا ہو۔
(۲) کوئی ایسی دوائی تو نہیں دی گئی۔ (بھنگ۔ کلورل وغیرہ)۔
جس سے گھوڑا سست اور مضمحل ہو کر کھڑا ر ہے +
(۳) کبھی پیمائش سے پہلے گھوڑے کو سرپٹ دوڑا کر تھکایا جاتا ہے۔ یا کئی گھنٹوں تک ٹہلایا جاتا ہے۔ ان ساری تدبیروں سے اگر گھوڑوں کا ناپ کرنے والا آدمی تجربہ کار محتاط ہو۔ تو دغا بازوں کو کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا +

جنس

نر گھوڑے ہارس یا اسٹائر اور جس سے سانڈ کا کام لیا جائے انہیں سٹیلیئن یا سائیر بولتے ہیں۔ آختہ گھوڑے کو گلڈنگ اور ایک خصیہ والے گھوڑے کو ریگ بولتے ہیں چار سال کے اندر بچھیرے کو کولٹ اور بچھیری کو فلی بولتے ہیں۔ چھوٹے بچوں کو خواہ بچھیرے ہوں یا بچھیریاں فولز کہتے ہیں۔ جب گھوڑے کو آختہ کرکے اس کے خصیۃ الرحم نکال دئے جائیں۔ تو اسے سپینگ کہتے ہیں۔ جو جانور نہ نر ہو نہ مادہ بلکہ خنثہ یا مخنث ہو اسے ہرما فروڈٹیزم کہتے ہیں۔ جب گھوڑا یا گھوڑی بغرض نسل کشی خرید کئے جائیں۔ تو ان باتوں کا خیال رکھا جاتا ہے نر گھوڑے۔ پھرتی۔ طاقت۔ محنت۔ دانتوں کی لمبائی۔ سینہ کی کشادگی دم اور ایال کی لمبائی۔ گردن۔ اطراف بیٹھ کمر

اور گوار ٹرز کی مضبوطی میں مادین سے بڑھے ہوئے ہوتے ہیں
مگر مادیں کی بو سے ہنہنانا اور لڑنے کے وقت ایسا از خود باہر ہو جانا
کہ سوار کے بھی اوسان خطا ہو جائیں۔ یہ اُس کے بُرے وصف
ہیں۔ اور فوجی خدمات کے ناقابل کر دیتے ہیں۔ مادیں اگر متواتر
گرم رہے جس سے وہ کبھی بھی سڑیل مزاج ہو جاتی ہے۔ کمزور
ہوتی ہے۔ اختہ گھوڑا نر اور مادیں دونوں کی نسبت کم پھرتیلا
لیکن زیادہ تربیت پذیر اور خاموش ہوتا ہے۔ فوج کی صف
بندی اور گاڑیوں میں عمدہ چلتا ہے۔ اور شہوانی خواہشات
سے آزاد اور کام کے لئے عمدہ وضع رکھتا ہے۔ ریگ گھوڑا
بالکل ردّی ہوتا ہے۔ اور گو اس میں کچھ قوت تناسل ہو یا نہ
ہو مگر شرارت ہمیشہ کرتا رہتا ہے +

تمت شد

URDU

SOUNDNESS AND AGE ASPAN

SECOND EDITION

FOR

STUDENTS AND PRACTITIONERS,

WITH 104 ILLUSTRATIONS

BY

HENRY T. PEASE,

PUNJAB VETERINARY COLLEGE,

LAHORE.

TRANSLATED, INTO URDU,

BY

LALA PRABHU LAL,

Translator and Head Clerk, Punjab Veterinary College,

LAHORE.

PRINTED AT THE GULZAR MAHOMADI PRESS

1916.